عرفان خودی
عرفان خدا

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

ترجمہ: اور ہم اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ اسکے قریب ہیں۔ سورۃ ق آیت نمبر ۱۶

وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِی

اور جب میں اس میں اپنی روح سے پھونک دوں۔ سورۃ ص آیت نمبر ۲۷

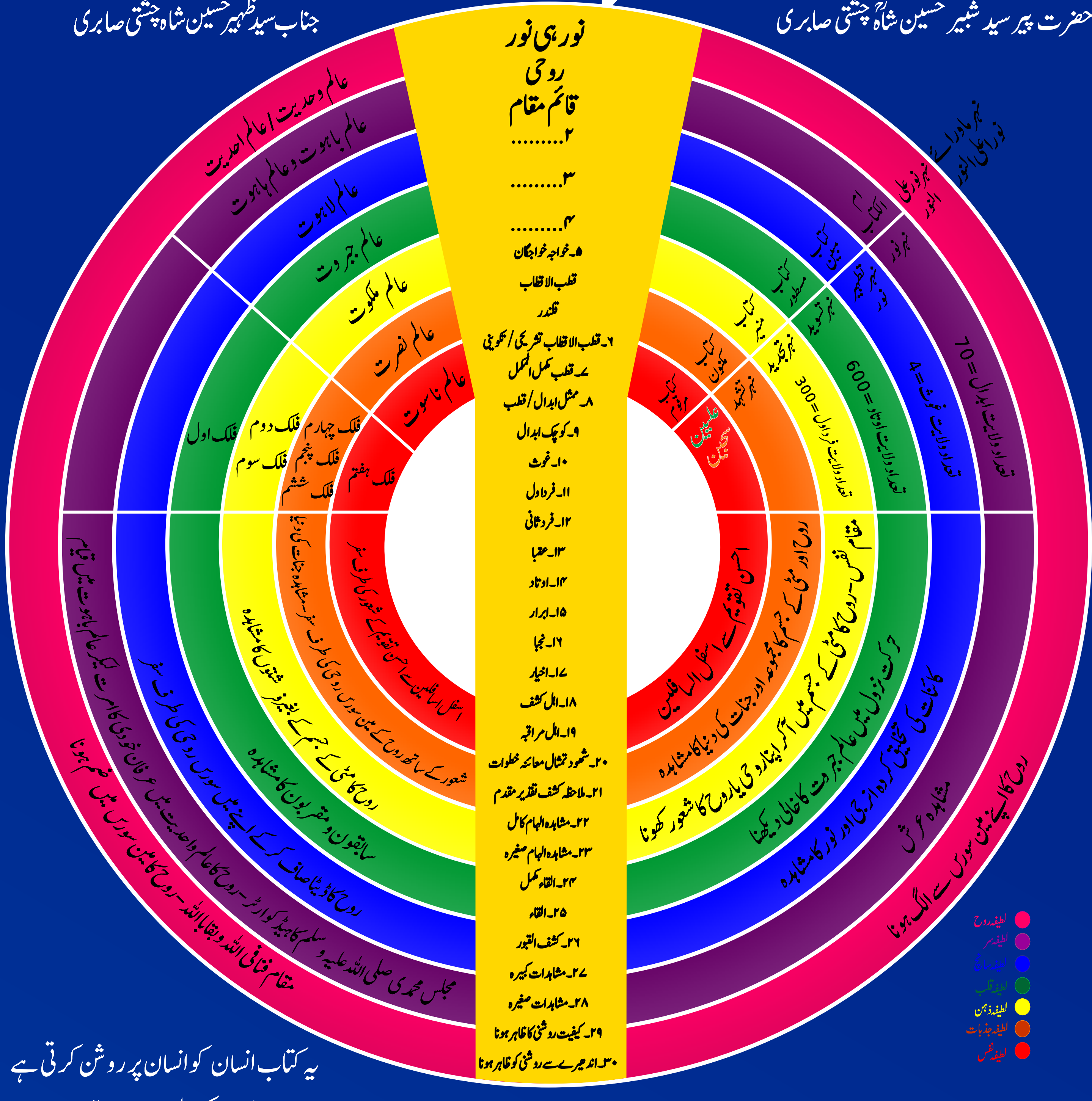
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہُ

جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔

الله جل جلالہ

قائم مقام
جناب سید ظہیر حسین شاہ چشتی صابری

حضرت پیر سید محمد صدیق شاہؒ چشتی صابری
حضرت پیر سید شبیر حسین شاہؒ چشتی صابری



یہ کتاب انسان کو انسان پر روشن کرتی ہے
اور انسان کو اللہ سے ملا دیتی ہے۔

آستانہ عالیہ دربار حضرت پیر سید محمد صدیق شاہ صاحبؒ
ڈیرہ عبداللہ۔ رسول نگر۔ تحصیل علی پور چٹھہ۔ ضلع وزیر آباد پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرفان خودی

اپنی روح کی پہچان کا سفر

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

ترجمہ: اور ہم اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ اسکے قریب ہیں۔ سورۃ ق آیت نمبر ۱۶

وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوحِی

اور جب میں اس میں اپنی روح سے پھونک دوں۔ سورۃ ص آیت نمبر ۷۲

وَفِی أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ

ترجمہ: اور خود تمہارے اندر، تم دیکھتے کیوں نہیں؟ سورہ الذاریات آیت نمبر ۲۱

اس کتاب کے زریعے آپ اپنی روح کا سفر کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اپنی شخصیت اور حالات کے مطابق زائچہ بنا سکیں گے۔

اپنے اوپر جادو ٹونہ و تعویزات کے اثرات خود دیکھ سکیں گے اور اسکا حل نکالیں گے۔

روحانی انرجی کے عمل سے جادو، جنات اور تعویزات سے مکمل نجات ممکن ہے اور یہ عمل اولاد کے لئے بھی کارگر ہے۔

طریقہ کار۔ اس عمل و طریقہ کی فیس و ہدیہ مبلغ =/10,000 روپے ہے۔ فیس ہدیہ کے بعد اس عمل کا پی ڈی ایف طریقہ آپکو بھیج دیا جائے گا اور عملی طور پر زوم کلاس میں سیکھایا جاتا ہے۔

روحانی زوم کلاس: جمعہ شب 8:00 تا 10:00 اور اتوار دن 10:00 تا 12:00

03436012894 Irfan Khudi or Rohani ilaj

آستانہ عالیہ دربار حضرت پیر سید محمد صدیق شاہ صاحبؒ
ڈیرہ عبداللہ۔ رسول نگر۔ تحصیل علی پور چٹھہ۔ ضلع وزیر آباد پنجاب



اِلَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ
ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ۚۛ اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِہٖ خَبِیۡرًا(۵۹)

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کر دیا ہے، پھر عرش پر مستوی ہوا وہ رحمان ہے، آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں۔-سورۃ الفرقان آیت نمبر(59)

بس ہر انسان پر فرض ہوا کہ اپنے وقت کے باخبر انسان سے پوچھے.

سرکار ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔۔۔!

علم مومن کی گمشدہ میراث ہے جہاں سے ملے لے لو۔

علم حاصل کرو چاہے تمہیں صین / چین جانا پڑے۔

بس ہر انسان پر علم حاصل کرنا فرض ہوا۔ باقی ہر انسان کی اپنی مرضی ہے کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا حکم مان کر علم حاصل کرتا ہے یا خود ساختہ سوچوں اور خیالات میں رہ کر اپنی زندگی برباد کرتا ہے۔ یاد رہے عزازیل / شیطان کے پاس علم مکمل نہیں تھا وہ نہیں سمجھ سکا تھا کہ روحی سے زندگی آدمؑ میں آئی ہے اور نہ اس نے اللہ پاک کی طرف رجوع کیا تھا کہ اللہ پاک میری رہنمائی کریں کہ میں آدمؑ کو کیوں سجدہ کرو۔ اگر اللہ پاک سے رجوع کر لیتا کہ اللہ پاک میری رہنمائی کریں کہ میں آدمؑ کو کیوں سجدہ کروں؟ تو آج عزازیل شیطان نہ بنتا۔ ایسے ہی ہر انسان کی مرضی ہے کہ اللہ پاک کی طرف رجوع کر کے علم و معرفت لیتا ہے یا شیطان کی طرح ضد کر کے اکڑ جاتا ہے۔

ہر انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔

ہر باشعور انسان کا فرض ہے کہ علم و معرفت حاصل کرے تا کہ اللہ پاک کے ہاں بلند درجہ پائے۔



نوٹ:

ہم نے حد درجہ کوشش کی ہے کتاب کو غلطیوں سے پاک رکھنے کی، لیکن اگر کسی جگہ کوئی لفظی غلطی نظر آئے تو اسکے لئے پیشگی معذرت کرتے ہیں اور اسکی نشاندہی کے لئے آپکے تعاون کے طلبگار رہیں گے تا کہ اس غلطی کو دور کیا جاسکے۔ شکریہ

فہرست

حصہ "ج"

حصہ "د" تعارف روحانی ھستی

حصہ "ذ"

انتساب

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمُ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمُ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

تمام رحمتیں، برکتیں اللہ پاک کی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم وانکی آل پاک پر درود وسلام اور اسلام کی ان تمام نیک ہستیوں کو سلام جنہوں نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا۔

یہ کتاب میرے دونوں بیٹوں سید محمد ساحل اور سید محمد ارمان اور ان عظیم روحوں اور انسانوں کے نام ہے جو انسانوں میں نور اور انرجی کا لیول بڑھائیں گے۔ جنکی وجہ سے انسانیت، حقیقی عدل وانصاف، خوشحالی، امن وسکون کا دن دیکھے گی۔

علم لدنا میں انسانوں کے اعمال پر قدرت والے کے احکامات کے تحت کام کیا جاتا ہے۔ علم لدنا سکھانا فرض نہیں ہے۔ جیسے جب حضرت موسی علیہ السلام علم لدنا سیکھنے کے لیے علم لدنا والے شخص کے پاس علم سیکھنے گئے لیکن شرائط پوری نہ کر سکے اور علم نہ سیکھ سکے۔

دادا حضور جناب حضرت پیر سید محمد صدیق شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور اپنے والد محترم جناب حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی زیر نگرانی میں نے اپنی تعلیمات سلسلہ عالیہ چشتی صابری کی طریقت پر مکمل کی۔ فنافی اللہ اور بقاباللہ کے بعد عالم باھوت میں قائم ہو کر اپنے والد محترم جناب حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے سلسلہ کا نور حاصل کیا اور تمام سلاسل کی طریقت حاصل کی۔

حقیقی روحانی بندے ہمیشہ حقیقی انصاف پر مبنی نظام کی کوشش کرتے رہے لیکن حقیقی انصاف اور فلاح معاشرہ و فلاح انسانیت کے لیے ضروری ہے کہ انسانوں میں 1/10 کا تناسب رہے۔ جو پوری دنیا میں کبھی نہ ہوا لیکن اب انسان باشعور ہوتے جا رہے ہیں اور عین ممکن ہے کہ 2033 سے 2040 تک انسانوں کا شعور فلاح معاشرہ و فلاح انسانیت کے لیے یہ تناسب حاصل کر لے۔

بعد وصال والد صاحب جب سلسلہ کی تعلیمات کو عام کرنے کی اجازت ملی تو قدرت والے نے SOULTRIBE یعنی ایک شعور کے لوگ عطاء کیے۔ ان میں چند لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں۔

ایس ایچ شاہ صاحبہ۔ یاسر کامران۔ سیدہ مہوش حسنین۔ کاشفہ الطاف۔ حارث عمران۔ سید محمد طفیل شاہ۔ سید امجد حسین شاہ۔ سید توقیر حسین شاہ۔ یاسین۔ عنبرین یاسین۔ غلام مصطفیٰ موروجو۔ عمران۔ قرۃ العین۔ تنویر لودھی۔ ظل حسنین۔ صوفیہ کمال۔ سیدہ کرن۔ محمد شان۔ محمد سجاد۔ عمیر الحسن۔ محمد شعیب۔ سلیم جمال۔ محمد آصف۔ جمیلہ۔ محمد طاہر۔ عظمت اللہ۔ نوشین نجمی۔ سبدزر۔ علام عباس۔ محمد سلیم۔۔ محمد عرفان۔ شاہد اکرام۔ محمد ندیم۔ فیروزہ۔ محمد وسیم۔ مرزا ظفر۔ محمد شان۔ عبدالرزاق۔ فیصل صعود۔ عبدالشکور۔ محمد سرور چھٹہ۔ حسن رشید اور باقی لوگوں کی کاوش قابل تحسین ہیں۔

ہمارے ہاں اندھی عقیدت بہت زیادہ ہے اور ایک بھیڑ چال کی سی کیفیت ہے۔ ہمیں ان تعلیمات کو فلاح معاشرہ اور فلاح انسانیت کے پیش نظر عام کرنے کے لیے مختلف مشکلات کا سامنا رہا۔ جس میں خاص طور پر دو نمبر پکھنڈی پیروں اور انکے چیلوں کی طرف سے منفی طرز عمل کا

سامنا رہا۔

دکھ اس بات کا ضرور ہوا کہ لوگوں میں روحانی تعلیمات کو COMPARE کرنے تک کا شعور نہیں۔ لوگوں کی اکثریت نے نہ خود قرآن پاک مکمل ترجمہ کے ساتھ پڑھا ہے اور نہ تمام احادیث وروایات کی کتابیں پڑھی ہیں لیکن فتوی بہت جلد لگاتے ہیں۔

یہ کتاب حقیقی روحانیت وجعلی روحانیت کے فرق کو واضح کردے گی اور آپکو آپ پر روشن کر کے آپکی پہچان کروائے گی۔ میں نے اپنی کتاب میں آسان ترین مشقوں اور ہائی لیول تمام مشقوں کو شامل کیا ہے تاکہ ہر انسان اس سے مستفید ہو اور ہدایت دینا اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارا کام صرف کوشش کرنا ہے اور یہ کوشش بھی اللہ پاک کے فضل سے ہے۔ امید کرتا ہوں کہ تمام لوگ اس کتاب کو مکمل پڑھیں گے اور کسی تعصب کے بغیر یہ کتاب انکو حقیقی راستہ دکھائے گی۔ اللہ پاک کا فرمان ہے:

اللہ پاک علم والوں کے درجات بلند کرتا ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

"علم مومن کی گمشدہ میراث ہے۔ جہاں سے ملے لے لو۔"

"علم حاصل کرو چاہے تمہیں صین/ چین جانا پڑے۔"

اب یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس کتاب سے علم حاصل کرتے ہیں اور شیطان کے جبڑوں سے اپنی خلافت واپس لیتے ہیں یا اپنی ضد وہٹ دھرمی پر قائم رہ کر اپنی خلافت کو حاصل کیے بغیر مر جاتے ہیں۔ اس کتاب میں حقیقی روحانی سفر پر مبنی سوالات ہیں۔ اللہ پاک قرآن پاک میں بار بار غور وفکر کا حکم دیتا ہے۔ اکثر سوالات قرآن پاک کی آیات پر مبنی ہیں۔ جو

حقیقی روحانیت اور جعلی روحانیت کو الگ الگ کر دیں گے۔

اسم کے ورکنگ کی معرفت الگ ہے۔ اسم کے اپنے نور کی معرفت الگ ہے اور اسم کی اپنی ذاتی معرفت الگ ہے۔ اسی طرح نور کی ورکنگ کی معرفت الگ ہے۔ نور کی اپنی معرفت الگ ہے اور نور کے مین سورس کی معرفت الگ ہے لیکن سب سے سپریم معرفت وہ ہے۔ جب کوئی اسم نہ تھا۔ جب کوئی نام نہ تھا۔ جب کوئی تصور نہ تھا۔ جب کوئی خیال نہ تھا۔ تب کیا اور کیسے تھا؟ یہ EXPERIENCE سپریم معرفت ہے۔ یہ معرفت کسی تصور، کسی سوچ، کسی مشق، کسی ذکر، کسی مراقبہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ یہ معرفت ایک ایسی امرت ہے۔ جو الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتی ہے۔

انسان کی اپنی حقیقی معرفت و عرفان یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا EXPERIENCE ہو کہ انسان جب کسی بھی تخلیقی ڈیٹا میں نہیں تھا اور جب روح اپنے مین سورس روحی میں تھی۔ تب کیا اور کیسا تھا؟

سید ظہیر حسین شاہ

قائم مقام سلسلہ چشتی صابری

آستانہ عالیہ دربار حضرت پیر جناب سید محمد صدیق شاہؒ صاحب

ڈیرہ عبداللہ، رسول نگر، تحصیل علی پور چٹھہ، ضلع وزیرآباد پنجاب

هُوَ الۡاَوَّلُ وَ الۡاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الۡبَاطِنُ

جب کچھ نہ تھا تب بھی اللہ پاک کی ذات تھی۔ جب کچھ نہ ہوگا تب بھی اللہ پاک کی ذات ہوگی۔ اللہ پاک نے چاہا کہ کائنات بنائی جائے اور کائنات مکمل چھ دن میں بن گئی۔ زمین، آسمان، پہاڑ، فرشتے، جنات تمام مخلوقات بن گئیں لیکن ان میں سے کوئی بھی اللہ پاک کا خلیفہ نہ بن سکا۔ اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً۔

ترجمہ: "اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۰)

تو فرشتوں نے جب اعتراض کیا تو اللہ پاک نے اسکا جواب دیا:

قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ

"فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔" (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۳۰)

انسان کی مٹی کو عالم ملکوت میں لے جایا گیا کیونکہ بات فرشتوں کی ہو رہی ہے۔ قومِ جن سے ایک جن جسکا نام عزازیل تھا یعنی شیطان بھی ملکوتی صفات پا کر فرشتوں میں شامل ہو گیا تھا۔ سورۃ ص بڑی غور طلب ہے۔ اللہ پاک سورۃ ص میں فرماتے ہیں:

فَاِذَا سَوَّیۡتُہٗ وَ نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ فَقَعُوۡا لَہٗ سٰجِدِیۡنَ.

ترجمہ: "جب اسکو درست کرلوں اور اس میں اپنی روح سے پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔" (سورۃ ص آیت نمبر ۷۲)

تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان اکڑ بیٹھا اور کافروں میں ہو گیا۔ اللہ پاک نے پوچھا

کہ ابلیس جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اسکے آگے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے منع کیا؟ کیا تو غرور میں آ گیا؟ غور کریں اللہ پاک فوراً شیطان کو سزا نہیں دیتے۔ مالک ہو کر انصاف کے تقاضے پورے کیے جا رہے ہیں۔

انسان کی حاکمیت کو شیطان کی طرف سے چیلنج کر دیا گیا۔ جب آدمؑ اور اسکی بیوی جنت میں تھے اور پر سکون زندگی گزاری جا رہی تھی، نہ کوئی ڈر تھا نہ کوئی خوف اور شیطان نے آدمؑ اور اسکی بیوی کو شجرِ ممنوعہ کھانے پر ورغلا لیا۔ آدمؑ اتنا علم ہونے کے باوجود شیطان کے بہکاوے میں آ گیا۔ حکم ہوا کہ اترو یہاں سے! یہ عالم جہاں ابھی آپ رہ رہے ہو، یہ عالم آپکا نہیں، آپکو اس عالم کے لیے نہیں بنایا گیا تھا، آپ اس عالم ناسوت میں بطور سزا آئے ہیں۔ اللہ پاک سورۃ التین میں ارشاد فرماتے ہیں:

سورۃ الذاریات
آیت نمبر-۲۱

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْم.ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ.

ترجمہ: ہم نے انسان کو بہترین بنایا پھر اسکو اسفل سافلین میں (غلطی کرنے کی وجہ سے) پھینک دیا۔ (سورۃ التین آیت نمبر ۴،۵)

لیکن اللہ پاک نے انسان کو کوئی چیز دے کر واپس نہیں لی۔ جنت میں سکون تھا روشنی کا جسم غالب تھا اور مٹی کا جسم مغلوب۔ اسفل سافلین جانوروں کے عالم، یعنی عالم ناسوت میں روشنی کا جسم مغلوب ہے اور مٹی کا جسم غالب۔ یہاں غالب اور مغلوب سے مراد حواس ہیں یعنی جو مٹی اور روشنی کے جسم کے حواس ہیں۔ اب آپ یہاں موجود ہیں لیکن آپکے تمام شعور:

شعور اول روحی کا شعور

شعور دوئم روح کا شعور

شعور سوئم خلیفہ والا شعور

شعور چہارم انسان والا شعور

شعور پنجم بنی آدم والا شعور

شعور ششم عالم نصرت والا شعور

شعور ہفتم اس عالم یعنی عالم ناسوت کا شعور ہے۔

یہ تمام شعور آپکے پاس ہیں جو آپ لیکر آئے ہیں۔ اب آپکو اس اپنے ازلی دشمن شیطان سے اپنی حاکمیت واپس لینا ہے اور حاکمیت کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے ان شعوروں یعنی بنی آدمؑ والا شعور، انسان والا شعور، خلیفہ والا شعور حاصل کریں۔ ان شعوروں کے بعد آپکو ہر صورت میں وہ شعور حاصل کرنا ہے جو روح کا شعور ہے اور روح کو اپنے مین سورس روحی (اپنی روح) کا شعور لینا ہے جس میں شیطان کا عمل دخل نہ ہو۔

اس کو جاننے کے لئے اب اپنے وجود میں دھیان کریں۔ ہم اپنے ہاتھوں کو اوپر نیچے دائیں بائیں حرکت دے سکتے ہیں۔ کیا ہم اپنے دل کو بھی اوپر نیچے دائیں، بائیں حرکت دے سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب ہے نہیں۔ لیکن کوئی طاقت/انرجی ہمارے دل کو حرکت دے رہی ہے۔ وہ کیا چیز ہے؟ ہم کھانا کھاتے ہیں پانی پیتے ہیں فروٹ کھاتے ہیں کیا ہم نے کبھی خون پیا ہے؟ جواب ہے نہیں۔ تو ہمارے اندر خون کیسے بن رہا ہے؟ آپ عام طور پر کہہ سکتے ہیں ہمارا معدہ، جگر، خون بناتے ہیں۔ لیکن ایک مرے ہوئے شخص کا بھی معدہ جگر ہوتا ہے وہ کھانا کیوں نہیں کھاتا ہے؟ اس میں خون کیوں نہیں بنتا ہے؟ اس کا مطلب ہے ہمارے اندر ایک عقل مند طاقت /انرجی کام کر رہی ہے۔ اس انرجی /طاقت کو آپ روح کہہ لیں روشنی کا جسم کہہ لیں یا ایک

طاقت۔ وہ انرجی، وہ روح ہمیں ایک لمحے کے لیے بھی چھوڑ دے تو لوگوں نے ہمارا نام بھی نہیں لینا ہے بلکہ لوگ بولیں گے میت کو غسل دو، میت کو دفنا دو تو ہم اصل میں وہ انرجی وہ روح ہیں جو اس مٹی کے جسم کو چلا رہی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم دو چیزوں کا مجموعہ ہیں مٹی کا جسم اور روح لیکن ہمیں یہ بھی پتہ ہے جب تک روح ہے ہم ہیں، جیسے ہی روح انسان کو چھوڑتی ہے انسان کی حیثیت ختم ہو جاتی۔ ہر لفظ ہر حرکت روح کے تابع ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم صرف اپنے مٹی کے جسم سے واقف ہیں روح سے نہیں۔

اگر آپ حقیقت تک رسائی چاہتے ہیں تو اس کتاب کو پورا ضرور پڑھیں خاص طور پر پوچھے گئے روحانی سوال ضرور پڑھیں۔ حقیقت تک رسائی کے لیے آپکو اپنے مندرجہ ذیل شعور لینا ہونگے:

ا۔ بنی آدم کا شعور (حوالہ سورۃ اعراف آیت نمبر 172، سورۃ یٰسین آیت نمبر 60 میں بنی آدمؑ کے شعور کا ذکر ہے۔)

2۔ انسان کا شعور (حوالہ سورۃ احزاب آیت نمبر 72)

3۔ خلیفہ کا شعور

4۔ روح کے الگ ہونے کا اپنا شعور

5۔ روح کو اپنے مین سورس روحی کا علم ہونا (حوالہ سورت ص آیت نمبر 71، 72، 73)

اکثر جگہوں پر جب کسی انسان کی جان نہیں نکلتی تو خواتین سورۃ یٰسین کو پڑھتی ہیں کہ جان آسانی کے ساتھ نکلے۔ کاش ہم لوگ قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ سمجھ کر پڑھتے۔ سورۃ یٰسین میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَیۡکُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ.

ترجمہ: "اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تم سے وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔" (سورۃ یٰسین آیت نمبر ۶۰)

بات کسی ایک انسان یا مخصوص وقت کے لوگوں کے لیے نہیں ہوئی، بات پوری آدمؑ کی اولاد کی ہوئی ہے۔ اب پرسکون ہوکر بیٹھ جائیں اور خود سے سوال کریں کہ **"یا بنی آدم"** کیا میں بنی آدمؑ یعنی آدمؑ کی اولاد ہوں یا نہیں؟ ہم ظاہری شکل وصورت سے تو کہہ سکتے ہیں کہ ہم انسان ہیں لیکن کیا آپکو یاد ہے آپ نے کس جگہ کھڑے ہوکر، کس جگہ۔ کہاں اور کیسے یہ وعدہ کیا تھا؟ اگر یاد نہیں تو کس نے یاد کرنا ہے؟ جواب ہے ہم نے خود یاد کرنا ہے، تو کیا کبھی یاد کیا؟ اس سوال کا اصل جواب سورۃ ص میں ہمیں مل جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِیۡنٍ ﴿﴾ فَاِذَا سَوَّیۡتُهٗ

ترجمہ: "جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں۔ جب اسکو درست کرلوں۔" (سورۃ ص آیت نمبر ۷۱،۷۲)

یہاں غور کریں مٹی کا جسم بن گیا، درست کر دیا گیا، انسان مٹی کا جسم تیار ہے لیکن کیا اس میں کوئی حرکت ہے؟ کیا وہ بول رہا ہے؟ کیا وہ سمجھ رہا ہے؟ کیا اسے اپنے بالوں، اپنے ہاتھوں کا پتہ ہے یا نہیں، کیا یہاں تک فرشتے سجدہ کر رہے ہیں یا نہیں؟ جواب ہے نہیں، اب اس سے آگے بڑھتے ہیں:

وَنَفَخۡتُ فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ

ترجمہ: "اور اس میں اپنی روح سے پھونک دوں۔" (سورۃ ص آیت نمبر ۷۲)

ان آیات پر غور کریں! یہاں اللہ کی طرف سے روح مٹی کے جسم میں آ رہی ہے اور روح کو اللہ پاک نے صرف روح نہیں کہا اپنی روح کہا ہے عربی میں لفظ روح نہیں روحی ہے، غور کریں روحی۔ یعنی اپنی روح سے، اب جب روح جسم میں آ گئی تو جسم میں حرکت ہوئی اور مٹی کے جسم کو اپنا پتہ لگ گیا آگے ارشاد ہوا:

فَقَعُوا لَهُ سَـٰجِدِينَ.

ترجمہ: " تو اسکے آگے سجدے میں گر پڑنا۔" (سورۃ ص آیت نمبر ۷۲)

لیکن توجہ کریں، غور کریں۔ اس روح کو جو کہ آپکی اصل ہے، مٹی کے جسم سے واپس لے کر جائیں اپنی توجہ وہاں مرکوز کریں! جب روح یعنی آپکی اصل یعنی آپ خود مٹی کے جسم میں نہیں آئے یعنی آپ روح ہیں، ہم نے یہ یاد کرنا ہے۔ روح کو پتہ ہے کہ وہ مٹی کے جسم میں آنے سے پہلے کہاں تھی کیا تھی کیا کرتی تھی روح کو یہ سب پتہ ہے، واپس اس مقام تک جائیں! اس وقت اپنی حقیقت کو یاد کریں! آپ یعنی روح مٹی کے جسم کے بغیر کیا تھی؟ کہاں تھی؟ کیا کرتی تھی؟ اس کو یاد کر لینا، **یہ جان لینا عرفان خودی ہے۔**

یہ سننے سے سمجھ نہیں آتی، یہ تو آپ نے ذائقہ چکھنا ہے، اپنے خود کو یاد کرنا ہے، کہ آپ مٹی کے جسم میں آنے سے پہلے کیا تھے، کیا کرتے تھے، کیا سوچتے تھے، کوئی کچھ بھی کہے، کوئی کچھ بھی سمجھائے سمجھ نہ آئے گی جب تک آپکے اوپر حقیقت نہ کھلے۔ وہ آپکو خود یاد نہ آئے کہ مٹی کے جسم سے پہلے آپ کیا تھے، کہاں تھے، کیا کرتے تھے۔ یاد رکھیں کہ کچھ کہنے سے / سمجھنے سے بات نہ بنے گی۔ جب تک مشاہدہ نہ ہو، یعنی تجربہ نہ ہو، یعنی آپ خود کو خود محسوس نہ کر لیں کہ مٹی کے جسم سے پہلے آپ کیا تھے؟ مقام ارواح بھی بعد میں شروع ہوا۔ پھر آپ مٹی کے جسم میں

آ گئے یہاں مٹی کے جسم میں قید ہو گئے، مائنڈ نے سو طرح کے پردے بن دیئے، ان سے آزاد ہونا ہے آپکو یہ ہی **عرفان خودی** ہے۔ خود کو اس پرے کے مقام تک لے کر جائیں! جہاں آپ صرف روح تھے، روح بھی کسی چیز سے بنی، روح کس سے بنی روح کو ہی پتہ ہے، وہاں تک واپس جانا، اس مقام کو یاد کرنا عرفان خودی ہے۔

اکثر لوگ اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ یہ چیز ایسے یا یہ پہلے وہ بعد میں۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ بھائی! آپ خود یعنی آپکی اصل یعنی آپکی روح کب سے کس چیز سے بنی ہے مٹی کے جسم سے پہلے کیا تھی کہاں تھی کیسے تھی تو چپ ہو جاتے ہیں۔ اصل چیز آپکی اپنی روح ہے۔ اس وقت کو یاد کرو جب تم مٹی کا جسم نہیں تھے، آپ مٹی کا جسم ہے ہی نہیں۔ یاد کرو! اس مقام تک چلو تب بتانا کیا کیا ہے اور کیا کیا تھا؟

یہ ہی ہے عرفان خودی

عرفان خودی

﴿وَفِی أَنفُسِکُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ﴾

ترجمہ: اور خود تمہارے اندر، تم دیکھتے کیوں نہیں؟ سورہ الذاریات آیت نمبر ۲۱

روحانی استاد نے فرمایا: کیا کمال آیت ہے کہ انسان کو اسکی حقیقت سے آشکار کر رہی ہے کہ انسان کو خود اپنے اندر دیکھنا چاہیے۔ تبھی اس پر حقیقت کھلے گی کہ وہ اصل میں ہے کون؟ روحانی استاد نے ارشاد فرمایا کہ انسان کی اصل حقیقت سورۃ ص میں ہے:

إِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلَـٰٓئِکَةِ إِنِّی خَـٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِینٍ. فَإِذَا سَوَّیْتُهُۥ.

ترجمہ: " جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں۔ جب اسکو درست کر لوں۔ " سورۃ ص آیت نمبر ۷۱، ۷۲

فرمایا کہ اس وقت تک انسان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے جب تک کہ اللہ پاک کے فرمان **وَنَفَخْتُ فِیهِ مِن رُّوحِی** کے تحت روح اس میں نہ آجائے اسی وجہ سے روحانی استاد نے قرآن پاک پر غور و فکر کرنے کی تلقین کی ہے۔

انسان دو چیزوں کا مجموعہ ہے۔ مٹی اور روح۔ مٹی کے جسم کی حیثیت روح کے بغیر کچھ نہیں۔ ہم اپنے مٹی کے جسم کو تو جانتے ہیں لیکن اپنی روح جو کہ حقیقی اور لافانی ہے جسے سائنس مانتی ہے کہ انرجی نہ تو پیدا کی جاسکتی ہے نہ فنا لیکن اسکو ایک قسم سے دوسری قسم میں بدلا جاسکتا ہے۔ کہا: روح لافانی ہے اب اس کو سورۃ الذاریٰت کے ساتھ پڑھو "**وفی انفسکم - اور خود تمہارے جسم میں**"، بات یہاں ختم نہ ہوئی آگے سوال ہے "**افلا تبصرون - پھر تم دیکھتے کیوں نہیں؟**" کہا: اس سوال پر غور کرنا اور اپنے اندر انسان کو دیکھنا چاہیے۔ سوال ہوا کہ اپنے اندر

انسان کیسے دیکھے؟ ارشاد فرمایا انسان مکمل کتنا ہے؟ انسان سر سے شروع ہوتا ہے اور پاؤں پر ختم۔ اب انسان کو اپنے سر سے پاؤں تک ہی دیکھنا چاہیے۔ عرض کی مزید وضاحت کریں ارشاد فرمایا: انسان کو اپنا ذہن یا توجہ سر سے لے کر پاؤں پر باری باری لے جانی چاہیے اور اگر انسان آرام دہ حالت میں بیٹھ جائے، اپنی ظاہری آنکھیں بند کر دے اور باطن کی آنکھ سے اپنی توجہ پہلے اپنے سر کے اندر، پھر اپنی گردن کے اندر، پھر اپنے دائیں بازو، پھر بائیں بازو، پھر اپنے سینہ اور دل کے اندر، پھر اپنے پیٹ میں، پھر اپنی دائیں ٹانگ اور پھر اپنی توجہ بائیں ٹانگ سے پاؤں تک لے کر جائے تو انسان عرفان خودی حاصل کر لے گا۔ سوال کیا اسکا فائدہ کیا ہے ارشاد فرمایا انسان اللہ پاک کا خلیفہ ہے انسانی روح اس جہاں کی نہیں۔ سورۃ الاعراف میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ.

ترجمہ: اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان کی جانوں پر اقرار کرایا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، انہوں نے کہا ہاں، ہم اقرار کرتے ہیں، (یوں نہ ہو کہ) کہیں قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں تو اس کی خبر نہ تھی۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۲

انسانی روح اللہ پاک کی آواز سن چکی ہے، اللہ پاک سے ہم کلام ہو چکی ہے اور یہ آسمانوں سے گزر کر آئی ہے۔ جیسے جیسے انسان اپنی روح سے واقف ہوتا جاتا ہے روح کی صلاحیتیں مٹی کے جسم میں بھی منتقل ہوتی جاتی ہیں۔ انسانی جسم میں نیگیٹو انرجی ہوتی ہے وہ آہستہ آہستہ ختم ہو

جاتی ہے۔انسان کوشروع میں اپنے جسم میں وزن ،گرمی ،سردی اور درد محسوس ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے۔انسان سکون محسوس کرتا ہے اور انسانی جسم ہلکا اور پرسکون ہوتا جاتا ہے۔ انسانی بیماریاں جوکسی نیگیٹو انرجی کی وجہ سے ہی ہوتی ہیں،ختم ہو جاتی ہیں اور انسان اپنی روح کا مکمل عرفان حاصل کرلیتا ہے۔فرمایا:اکثرلوگ کسی روحانی استاد کی ضرورت نہیں سمجھتے جبکہ ہمارا عام مشاہدہ ہے کہ سادہ الف ب پڑھنے کے لیے کسی زندہ استاد کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ جو روحانی علم ہے کیا اسکے لیے کسی زندہ اور حقیقی استاد کی بھی ضرورت نہیں ہونی چاہیے؟ حقیقی اور زندہ استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ارشادفرمایا:اکثر جاہل لوگوں نے فراڈ لگا کرلوگوں کولوٹنا شروع کردیا،کوئی کہیں جھوم رہا ہے کوئی کہیں۔جب کہ حقیقی استاد اپنے شاگرد کواسکی اپنی روح سے آشنا کرتا ہے۔کہا: کوئی فراڈیہ سوالاکھ جن کھانے کا دعویٰ کرتا ہے اگراسکو بندہ کہے کہ بھائی ایک وقت میں بیس روٹی کھا کر دکھاؤ! وہ بیس روٹی نہیں کھا سکے گا لیکن دعویٰ سوالاکھ جن کھانے کا کرے گا۔

اصل بات روحانی علم کی تھی،اپنی روح سے روشناس ہونے کی تھی،جسے لوگوں نے فراڈ کے ساتھ کیا سے کیا بنا دیا۔اسکے علاوہ لوگ خود بھی ذمہ دار ہیں۔محنت نہیں کرتے اور کوئی کسی پیر کے آسرے پر ہے،کوئی کسی پیر کے آسرے پر کہ فلاں پیر نے ایسے فیض دے دیا فلاں نے ایسے فیض دے دیا تھا۔جب عملی طور پر پوچھوتو جواب صفر۔فرمایا: بھائی ہر انسان کا اپنا سفر ہے کوئی کسی کا سفر کیسے کرے؟ میری روح میرے اندر ہے تمہاری روح تمہارے اندر،اب میں کیسے تمہاری روح میں جاؤں؟ سفر تو اپنا اپنا ہے،کسی ایک دعویٰ کرنے والے سے روحانیت کے چند سوال پوچھ لو ایک بھی جواب نہیں دے گا بس آئیں بائیں شائیں کرنے لگے گا اور اگر کسی سے کہو بھائی

اتنے سال ہو گئے کیا پایا خالی دعوے۔ خود سے خدا تک ایک سفر ہے جو ہر انسان کو خود کرنا ہے، ہر انسان مکمل اور پرفیکٹ ہے، روحانی استاد سبق دیتا ہے۔ یہاں بھی نام نہاد پیروں نے فراڈ لگایا، اکثر نے ایسے ایسے مشکل سبق بتائے کہ کوئی کامیاب ہی نہ ہو۔ کسی نے اشرف المخلوقات انسان کو مانگنے پر لگا دیا تا کہ پوری زندگی نذر و نیاز ملتی رہے اور اکثر مرید پیر کے گن گاتے رہے۔

اصل روحانی استاد اپنے روحانی طالب علموں کو جلد سے جلد انکی اپنی روح سے واقف کرواتا ہے۔ سب کچھ تو پہلے ہی روح میں موجود ہے، مرشد اپنی نظر سے مٹی کے جسم، ایموشنل جسم، مینٹل جسم کو صاف کرتا ہے لیکن اگر کوئی یہ بھی کہے کہ مرشد اب اسکی روح کا سفر بھی کرے تو صرف ہنسا ہی جا سکتا ہے۔ اب دیکھو اکثر لوگ ایسے بھرم میں ہوتے ہیں کہ فلاں گزرے ہوئے بزرگ سے فیض ملے گا یا مل رہا ہے، بھائی یہ اسکا اپنا خیال ہے اور کچھ نہیں اور ایسے ہی وہ لوگ ذہنی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یاد رکھو! کسی استاد کی صرف تعریفوں سے کچھ نہ ملے گا، جب تک سبق یاد نہ کرو گے۔ استاد کو وہ ہی شاگرد پسند ہوتا ہے جو اپنا سبق ٹھیک یاد کرے اور صرف وہ ہی کامیاب ہوا جس نے خود سے خود کو ڈھونڈا۔ کسی ایک دن بھی مراقبہ نہ چھوڑنا! ایک دن کے مراقبہ نہ کرنے سے سات دن کی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ فرمایا: جو بھی چند دن اپنے اندر اپنی روح کی تلاش کرے گا، وہ سکون پائے گا، جس کا نام نہاد پیر اور بڑے بڑے فیض کے دعویٰ کرنے والے سوچ بھی نہیں سکتے اور اس سے آسان کوئی طریقہ ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ انسان نے اپنے اندر اپنے آپکو دیکھنا ہے کونسا مشکل کام ہے؟ پھر بھی کوئی محروم رہے اور اپنے بھرم اور خیالات میں رہے، تو بھائی رہے۔ میں نے ان تمام باتوں میں سچائی پائی اور روحانی استاد بنا دیا گیا۔ عمل یا مراقبہ اللہ پاک کا حکم ماننا ہے اور تمہارے اندر۔ پھر تم دیکھتے کیوں نہیں۔ تو پھر دیکھو

اپنے اندر! کہ آپ کے اندر کونسی انرجیز کام کر رہی ہیں، آپکی روح کیسے آپکے اندر کام کر رہی ہے، غور کریں اور اسی کو جناب سلطان باہوؒ صاحب نے کہا ہے:

ایہہ تن تیرا رب سچے دا حجرا، وچ پا فقیرا جھاتی ھو،

ناں کر منت خواج خضر دی، تیرے اندر آب حیاتی ھو۔

اور جناب بابا بلھے شاہؒ صاحب نے کہا ہے:

﴿آسمانیاں اڈ دیاں پھڑ دا جیہڑا گھر بیٹھا اونوں پھڑیا ای نہیں﴾

کہ اے انسان تم آسمانوں میں تو دیکھ رہے ہو اپنے اندر نہیں دیکھتے، اے انسان اپنے اندر دیکھ وہاں سے ہی تجھے گوہر نایاب ملے گا۔ اسے سلسلہ عالیہ چشتی صابری کے عظیم بزرگ جناب میراں جیؒ کہتے ہیں:

سورۃ الذاریات
آیت نمبر-۲۱

﴿ہر کی گٹھری لعل گراں کھول نی جاندے اس لیے بدھے کنگال﴾

یعنی ہر ایک کے پاس ایک لعل یعنی ہیرا ہے لیکن اس کو پانے کا طریقہ نہیں اس لیے کنگال ہیں۔ اور اسے میرے دادا ابو جناب حضرت پیر سید محمد صدیق شاہؒ صاحب نے کہا تھا:

﴿"اصل چیز تو انسان کے اندر ہی ہے اور ہر انسان کو وہ چیز ڈھونڈنا چاہیے، انسان اپنی پہچان کے لیے آیا ہے۔"﴾

مراقبہ کا طریقہ

سب سے پہلے آرام دہ طریقہ سے کسی چٹائی یا کپڑا یا کرسی پر بیٹھ جائیں! کمر سیدھی رکھیں تا کہ چکراز جو انرجی سینٹرز ہیں وہ سیدھے رہیں۔ آنکھیں بند کرلیں! سر یا آنکھوں کو نہیں ہلانا! اب آپ کی ظاہری مٹی کی آنکھیں بند ہیں اور وجدان کی آنکھ یعنی تیسری آنکھ کام کر رہی ہے تھوڑی دیر جو کم از کم دس سکینڈ اور زیادہ سے زیادہ جتنا آپکا دل چاہے ہوسکتی ہے، توجہ ریلکس ہو کر کریں تا کہ تیسری آنکھ پر وزن نہ پڑے۔ کسی قسم کی کوئی شکل نہیں بنانی ہے آپ نے کسی سر، سینے، دل، پیٹ، معدہ کی شکل نہیں بنانی صرف اپنی توجہ ادھر لے کر جانی ہے اور اسکو محسوس کرنا ہے کیونکہ آپ کے پورے جسم میں انرجی کام کر رہی ہے۔

طریقہ کار:

آسان ترین مراقبہ کی فیس/ہدیہ مشن مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے

فیس/ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کار پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور رانز مراقبہ کا ہدیہ مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے ہے۔ ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس/ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جاسکتا ہے

ا۔ ایزی پیسہ اکاؤنٹ: اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ /اکاؤنٹ نمبر **03436012894**

اکاؤنٹ نمبر۔/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ جاز کیش اکاؤنٹ **03059906066**

بنک اکاؤنٹ نمبر/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ نیشنل بنک اکاؤنٹ

IBAN: PK89NBPA1981004182334170

آسان ترین مراقبہ کی فیس /ہدیہ مشن **مبلغ ۱۰۰۰۰** روپے

فیس /ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کار پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور رانز مراقبہ کا ہدیہ مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے ہے۔ ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس /ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جاسکتا ہے

۱۔ ایزی پیسہ اکاؤنٹ: اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ /اکاؤنٹ نمبر 03436012894

اکاؤنٹ نمبر۔/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/جاز کیش اکاؤنٹ 03059906066

بنک اکاؤنٹ نمبر/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ نیشنل بنک اکاؤنٹ

IBAN: PK89NBPA1981004182334170

Short Account No: 19814182334170

یہ مراقبہ خود کیا جا سکتا ہے بہتر طریقہ یہ ہے کہ موبائل میں الارم لگا لیا جائے کم از کم بیس منٹ کے لئے اگر دونوں سیشن بیس منٹس سے پہلے مکمل ہو جائیں تو تیسرا سیشن کر لیا جائے اور انسان دوسرے یا تیسرے سیشن پر ہو سیشن مکمل نہ ہو تو الارم بند کر کے سیشن پورا کرنا چاہیئے بہتر ہے کہ سیشن مکمل پاؤں تک کیا جائے سیشن کو پاؤں سے پہلے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ دنیا میں اس سے آسان اور کامیاب مراقبہ کوئی بھی نہیں۔

آسان ترین طریقہ:

شروع میں اگر کسی دوست کو طریقہ کی سمجھ نہ آئے تو آپ کسی بھی طریقہ سے پر سکون ہو کر بیٹھ جائیں یا لیٹ جائیں اور پر سکون ہو کر اپنے جسم کا مساج کریں! اور اس مساج کو محسوس کریں، باتیں نہ کریں، صرف اس مساج کو محسوس کریں۔ سہولت کے لیے طریقہ لکھا جا رہا ہے بہتر ہے آنکھیں بند کر لیں لیکن اگر آنکھیں بند نہ کر سکیں تو کچھ دن آنکھیں کھلی رکھیں۔

آسان ترین مراقبہ کی فیس / ہدیہ مشن مبلغ ۱۰۰۰ روپے

فیس / ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کا پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور رانز مراقبہ کا ہدیہ مبلغ ۱۰۰۰ روپے ہے۔ ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس / ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جا سکتا ہے

ا۔ ایزی پیسہ اکاؤنٹ : اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ / اکاؤنٹ نمبر **03436012894**

اکاؤنٹ نمبر۔/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ جاز کیش اکاؤنٹ 03059906066

بنک اکاؤنٹ نمبر/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ نیشنل بنک اکاؤنٹ

IBAN: PK89NBPA1981004182334170

Short Account No: 19814182334170

یہ مساج آپکی جگہ کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔آپ نے بس پرسکون ہو کر اس مساج کو محسوس کرنا ہے۔ بتائیں کونسا مشکل کام ہے؟ اس مراقبہ میں اصل میں ہوتا کیا ہے؟ جیسے ہی آپ اپنی آنکھیں بند کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ اور جسم کو محسوس کرتے ہیں، یہ کام اب آپکی تیسری آنکھ کر رہی ہوتی ہے اور اندھیرا اس لیے نظر آتا ہے کہ تیسری آنکھ پتہ نہیں کب سے بند تھی مسلسل کوشش کرنے سے روحانی آنکھ کھلنا شروع ہو جاتی ہے اور ایک وقت پر روحانی آنکھ پوری اوپن ہو جاتی ہے۔اس کے بعد انرجی مزید روشنی اور نور کے جسموں پر کام کرنا شروع کر دیتی ہے۔

فوائد:

- خیالات کی یلغار کم ہوتی ہے۔
- اس سے جسم اور روح کا کنکشن ٹھیک ہو جاتا ہے۔
- تمام بیماریاں آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہیں۔
- اسکے بعد سکون، اسکے بعد ہمارے اوپر ہمارے دوسرے جسموں کی طاقت ظاہر ہو جاتی ہے۔سات جسم ہیں پھر انسان پر کائنات کے سارے راز کھل جاتے ہیں کشف القبور، دل کے راز جاننا وغیرہ۔لیکن کسی کے اندر دیکھنا گناہ ہے کیونکہ روحانی طور پر دوسرے کا پردہ رکھنا فرض ہے۔

o اور پھر روحانی پرواز آسان ہو جاتی ہے۔ روحانی پرواز سے انسان روحانی طور پر کہیں بھی جاسکتا ہے اور آخر میں انسان اپنے رب کو پالیتا ہے۔

نقشہ چکراز/ کنیکشن لطائف

بمعہ لطائف/ انرجی باڈیز



نمبر 1: اِیتھر جسم یا پرت: یہ پہلا پرت ہے جو مٹی کے جسم کے ساتھ جڑا ہوتا ہے اسکا پوائنٹ پہلا چکرا یعنی جو ریڑھ کی پہلی ہڈی کے ساتھ جڑا ہوتا ہے، اسکا کام زندگی کی پرورش کرنا ہے۔

نمبر 2: ایموشنل جسم یا پرت: یہ دوسرا پرت ہے جو ہمارے تمام جذبات، خوشی اور غم کے اظہار کو کنڑول کرتا ہے۔ اسکا پوائنٹ دوسرا چکرا ہے جو ریڑھ کی چوتھی ہڈی کے ساتھ جڑا ہوتا ہے۔

نمبر 3: مینٹل جسم یا پرت - ذہنی جسم: یہ تیسرا جسم یا پرت ہے جو ناف کے پاس ریڑھ کی ہڈی سے جڑا ہوتا ہے۔

نمبر 4: آسٹرل جسم - روحانی پرواز: یہ چوتھا پرت ہے جو دل کے مقام پر ریڑھ کی ہڈی سے

جڑا ہوتا ہے اور اس حصے کو ریگولیٹ کرتا ہے۔

نمبر 5: لطیفہ سانچ: یہ پانچواں پرت ہے جو گلے میں جڑا رہتا ہے۔

نمبر 6: آسمانی جسم: جسے تیسری آنکھ بھی کہتے ہیں، یہ چھٹا پرت ہے جو پیشانی پر واقع ہوتا ہے۔

نمبر 7: نورانی جسم: جسے ڈیوائن جسم بھی کہتے ہیں۔ یہ ساتواں پرت ہے جو عین سر کے اوپر ہوتا ہے۔ چکراز انرجی سینٹرز ہوتے ہیں، انکو اس لئے چکراز کہتے ہیں کیونکہ یہاں روشنی کے پرتوں کی انرجی گھومتی ہے۔ انرجی کے گھومنے کی وجہ سے انکو چکراز کہتے ہیں۔ یہ بطور ٹرانسفارمر انسانی جسم میں کام کرتے ہیں اور انرجی کو انسانی جسم میں ریگولر (REGULAR) کرتے ہیں۔ کچھ لوگ تیسری آنکھ کی جگہ نفس کو لکھتے ہیں جو غلط ہے کچھ لوگ انرجی سینٹر دائیں سے بائیں کہتے ہیں وہ بھی غلط ہے یا انرجی سینٹر بائیں سے دائیں کہتے ہیں وہ بھی غلط ہے۔ انرجی سینٹرز ہمیشہ ایک ایک کر کے کھولنے چاہیے۔ سات پرت ہے، سات ہی چکراز، سات ہی آسمان ہیں اور سات ہی شعور ہیں۔ جبکہ عرفان خودی تمام پرتوں، تمام انسانی شعوروں سے اوپر ہے۔

لا إله إلا الله محمد رسول الله
کی روحانی وضاحت

"اے ایمان والوں اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔" القرآن

بہت غور طلب بات ہے کہ ایمان اور اسلام لانے کے بعد کہا جا رہا ہے کہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔ یعنی تمہارا ہر ایک عمل مکمل اسلام کے مطابق ہو جانا چاہیے۔

اب ہر انسان نے دیکھنا ہے کہ کیا پورا کا پورا اسلام میں داخل ہو گیا ہے یا نہیں۔ اگر تو وہ پورے کا پورا اسلام میں داخل ہو گیا۔ یعنی اس نے اسلامی اصول اپنے اوپر لاگو کر لیے ہیں۔ تب تو اللہ پاک کے حکم پر عمل کر لیا اور نہیں کیا تو پھر اسے سوچنا ہے کہ ابھی اللہ پاک کے عمل پر پورے کا پورا عمل نہیں ہوا۔ کتاب میں روحانی پر فیکشن ایمان کے عنوان میں مومنوں کی چند نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔

ہر انسان کو پڑھ کر اپنا موازنہ کر لینا چاہیے کہ وہ مومن ہے یا نہیں۔ اکثر لوگ کسی وسیلہ یا مرشد یا گرو کی ضرورت نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ قرآن میں لکھا ہے سب اللہ ہی کرتا ہے۔

بالکل صحیح لکھا ہے۔

لیکن یہ بات آپکو کس نے بتائی؟ کیا آپکے سامنے اللہ پاک خود آئے اور آ کر آپکو بتایا کہ میں اللہ ہوں؟ یا میں نے یہ کائنات تخلیق کی ہے؟

آپکا جواب ہو گا نہیں۔

یا آپ جواب دیں گے ہمیں یہ بات ہماری سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائی اور اللہ نے

ان پروحی کی۔لیکن سوال پھر بھی قائم ہے۔آپکوکس نے بتایا؟ ہمارا ہرایک کا مشاہدہ ہے کہ ہمیں ڈائریکٹ نہ اللہ پاک نے بتایا ہے اور نہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہمارے ماں باپ یاکسی زندہ استاد نے بتایا۔انکوانکے ماں باپ اورکسی اورزندہ انسان نے بتایا۔

اس طرح اپنا پیغام بھی انسانوں تک پہنچانے کے لیے اللہ پاک نے ایک نظام تشکیل دیا ہے۔ایسے ہی اللہ پاک خالق ہے۔ہمیں پیدا کرنے والااللہ ہے لیکن کیا موجودہ دور میں کوئی انسان ماں باپ کے بغیر پیدا ہورہا ہے؟ کیااللہ پاک نے آپکی پیدائش کے لیے آپکے ماں باپ کووسیلہ بنایا ہے یانہیں۔تخلیق کاراللہ پاک ہے۔لیکن ظاہری طور پر ماں باپ کا وسیلہ ضروری ہوا۔ یہ بات سمجھانے کے لیےتھی۔

اب ہم اپنے اصل موضوع

لااله الا الله محمد رسول الله کی روحانی تشریح پر چلتے ہیں۔

جناب سلطان باھوؒ کہتے ہیں۔

زبانی کلمہ ہرکوئی پڑھدا
دل داکلمہ پڑھدا کوئی ہو۔

علامہ محمداقبال صاحبؒ کہتے ہیں

زبان سے کہہ بھی دیالاالہ تو کیاحاصل
جب تک زبان ودل مسلمان نہیں ہےتو کچھ بھی نہیں ہے۔

مومن وحقیقی ولی کہتے ہیں کہ لاالہ الااللہ ایسے پڑھ کہ اللہ کے علاوہ کوئی نہ باقی رہے۔بس اللہ رہ جائے۔

یہاں بھی جب کلمہ طیبہ کو حقیقی معنوں میں پڑھنا شروع کیا جاتا ہے۔ درجات سے گزرنا ہوتا ہے۔ پہلے کہ صرف اللہ پاک کے احکامات رہیں گے کہ اللہ پاک کے یہ احکامات ہیں اور ان احکامات پر عمل کرنا ہے۔ یعنی اپنی زندگیوں کو اللہ کے احکامات کے مطابق بنایا جائے۔

لیکن جب سالک و مومن حقیقی طور پر کلمہ کی معراج پر پہنچتے ہیں تو جیسے ہی لا الــہ کہتے ہیں انکے سامنے سے تمام تخلیقات ختم ہو جاتی ہیں۔ یعنی جو کچھ بھی تخلیق ہے ساتوں زمینوں، ساتوں آسمانوں کی تخلیقات کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور جس لمحے روحانی بندے الا اللہ کہتے ہیں یعنی بس اللہ۔ تب بس اللہ ہی انکے سامنے ہوتا ہے اور جب بس اللہ ہی اللہ ہو۔ تب روحانی بندوں کو سکون ہوتا ہے۔

روحانی بندے کہتے ہیں کہ اپنی ہستی کا خاتمہ کر۔ یعنی جو آپ نے اپنے اوپر اپنے ہونے کا لیبل لگایا ہوا ہے۔ یہ تیرا خود کا پردہ ہے۔ یہ جو مٹی کا جسم ہے۔ اس مٹی کے جسم کی اپنی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ تبدیل ہو رہا ہے۔ اس مٹی کے جسم کو چلانے والی چیز جو روح ہے وہ اصل ہے۔ جب تک روح اس مٹی کے جسم کو حرکت دے رہی ہے یہ حرکت کر رہا ہے جیسے ہی روح اس مٹی کے وجود سے منہ موڑے گی یہ بیکار ہو جائے گا اور روح روحی سے بنی۔

جیسے اللہ پاک فرماتے ہیں۔

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي

جب اسکو ٹھیک بنالوں۔ اور اس میں اپنی روح میں سے ڈال دوں۔

اللہ پاک نے روحی یعنی اپنی روح سے مٹی کے جسم میں کیا پھونکا۔ ہم عام طور پر کہہ دیتے ہیں روح ڈالی۔ لیکن دوبارہ آیت پر غور کریں۔

ونفخت فیہ من روحی

اپنی روح سے ڈال دوں۔

روح کا دوبارہ لفظ نہیں ہے

کیا ڈال دوں؟ یہ ہمیں تلاش کرنا ہے۔

اس کو ہی تو ڈھونڈنا ہے۔ اسکا مشاہدہ کے بعد EXPERIENCE ہی تو اصل چیز ہے۔ جو آپکو کرنا ہے۔ اکثر لوگ اپنی زندگی بس جانوروں کی طرح جی رہے ہیں۔ کھایا پیا۔ مر گئے۔ جب کہ چند وہ روحیں جو اپنی کھوج کرنا چاہتی ہیں۔ اور اسفل السافلین ڈیٹا اعمال بد سے جاگ کر احسن تقویم شعور چاہتی ہیں۔ وہ ہی امر ہیں۔ وہ ہی کمال ہیں۔

سورۃ الذاریات
آیت نمبر۔۲۱

کلمہ طیبہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ ہر عربی جاننے والا پڑھ لے گا لیکن اصل بات تو اسکو قائم کرنا ہے۔ اب سوال کہ کلمہ کو قائم کیسے کریں۔ یہ تب قائم ہوگا۔ جب آپ لا الہ الا اللہ کا EXPERIENCE کروگے۔

اور یہ EXPERIENCE کون کروا سکتا ہے صرف وہ شخص جس نے خود کسی کامل گرو/ استاد سے یہ کلمہ پڑھا ہو اور یہ سلسلہ/لڑی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جاتی ہو اور پھر اس نے کلمہ پڑھ کر اسکا EXPERIENCE کر کے اسکو قائم کیا ہو۔ حقیقی روحانی بندے جنہوں نے کلمہ طیبہ کو قائم کیا ہوتا ہے جب وہ کہتے ہیں۔

لا الہ یعنی کوئی الہ نہیں۔ کوئی معبود نہیں۔ جب کوئی معبود نہیں تو کوئی تخلیق نہیں ہو سکتی ہے۔ یعنی تمام تخلیقی ڈیٹا ختم ہو جاتا ہے۔ بس جب الا اللہ ہے

کہ بس اللہ۔ تو حقیقی روحانی بندوں کے آگے بس اللہ رہتا ہے۔ کچھ لوگ سمجھے بغیر فوراً وحدت الوجود کہہ دیتے ہیں حالانکہ اللہ پاک نے اپنی ذات کے بارے کہا:

لیس کمثلہ ۔اسکی کوئی مثال نہیں۔ تو پھر وجود کہاں سے آ گیا۔ جب وجود نہیں تو نہ وحدت الوجود کا نظریہ اور EXPERIENCE رہا۔ نہ وحدت الشہود کا نظریہ و EXPERIENCE رہا۔ کیونکہ اللہ پاک کی کسی بھی طرح کوئی مثال نہیں بن سکتی ہے

وہ تو بس وہ ہے

اور

وہ ہی بس کل ہے۔

اور یہ تمام الفاظ بھی ہم اپنے سمجھنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ تو اب خود سے سوال کرو کہ جب تم لا الہ کہتے ہو کیا تمہارے سامنے سے ہر تخلیقی چیز کی نفی ہوتی ہے یا نہیں۔ یعنی تمہارے اپنے وجود اور جو کچھ بھی تخلیق ہے۔ ساتوں زمینیں۔ ساتوں آسمانوں اور جو کچھ بھی ہے اس سب تخلیق کی نفی ہوتی ہے یا نہیں اور جب تم الا اللہ کہتے ہو۔ تو کیا بس اللہ ہی اللہ رہتا ہے یا نہیں۔ یعنی تم اس لمحہ کا EXPERIENCE کرتے ہو یا نہیں۔ جب کچھ بھی تخلیق نہیں تھی اور تمہاری روح اپنے مین سورس روحی کا حصہ تھی۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو بس تم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا حقیقی EXPERIENCE کیا اور تمہارا کلمہ قائم ہو گیا۔ ورنہ سب زبانی جمع خرچ ہے۔ اب پرسکون ہو کر بیٹھ جاؤ اور خود سے سوال کرو کہ کیا جب میں لا الہ الا اللہ کہتا ہوں۔ کیا سب کچھ ختم ہو کر جو حقیقت ازل ہے وہ سامنے آتا ہے یا نہیں۔

اور اگر کوئی دعوی کرے کہ میں نے کلمہ لا الہ الا اللہ قائم کر لیا ہے تو پکی بات ہے وہ تخلیقی

ڈیٹا سے پہلے کے مقام پر پہنچا ہے۔ کیا وہ سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ۔ اسکا فیصلہ بھی قران پاک کرے گا۔ اب کیونکہ حرکت نزول کا خاتمہ ہو رہا ہے تو سب سے پہلے سورت اعراف آیت نمبر 172۔

"جب تیرے رب نے بنی آدم (آدم کی اولاد) کی پشت سے انکی اولاد نکالی۔"

تو اسے ضرور پتہ ہوگا کہ یہ بنی آدم کہاں سے آگئے۔ اور خود سے بھی سوال کرو کہ کیا آپکو اسکا EXPERIENCE ہوا ہے کہ آپ کہاں اور کیسے کھڑے تھے اور آپ نے الست بربکم سنا۔ اور جواب دیا جی ہاں

اور پھر

سورت انبیاء کی آیت نمبر 30 سے تصدیق ہوگی۔

جیسے سورت انبیا آیت نمبر 30 میں اللہ پاک فرماتے ہیں۔ "زمین و آسمان ملے ہوئے تھے۔ ہم نے انکو جدا جدا کر دیا۔"

اللہ پاک ہی فرماتے ہیں کہ اسکا ہر کام حکمت سے ہوتا ہے۔ جب زمین و آسمان اللہ پاک نے ملا کر بنائے تھے تو لازمی بات ہے۔ اس میں اللہ پاک کی حکمت تھی۔ اب سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ زمین و آسمان کو ملا کر بنانے کی کیا حکمت تھی۔ کچھ لوگ یہاں مفہوم لاتے ہیں کہ اسکا مطلب زمین و آسمان بند تھے۔ یعنی آسمان بارش نہیں برساتا تھا۔ زمین پر بارش نہیں ہوتی تھی۔

انکی یہ بات اس دلیل سے غلط ہو جاتی ہے کہ چاند اور سورج بادلوں سے اوپر ہیں۔ وہاں کیسے بارش ہوتی ہے۔ جبکہ بات پورے زمین و آسمان کی ہوئی ہے۔

بلفرض انکی یہ بات گفتگو کے لیے مان بھی لی جائے تو سوال پھر بھی قائم ہے کہ آسمان و

زمین پر جب بارش نہیں ہوتی تھی تو اس وقت انکو بغیر بارش کے بنانے کا مقصد کیا تھا اگر کوئی عشق کا دعوی کرتا ہے تو عشق سے پوچھ کر بتا دے۔ کسی کا قلندر تکوینی نظام کا سربراہ ہے تو وہ اس سے پوچھ کر بتا دے۔

کسی کو تجلی پڑی ہے تو وہ تجلی سے پوچھ کر بتا دے۔ جو علم بس کریں او یار کہتے ہیں اکو الف تیرے درکار وہ الف سے پوچھ کر بتا دیں۔ جو تصور اسم ذات کرتے ہیں وہ تصور اسم ذات سے پتہ کر کے بتا دیں۔ جو ذکر قلب کرتے ہیں۔ وہ ذکر قلب سے پوچھ کر بتا دیں۔ جن کے مرشد اک نگاہ سے انسان کو تمام عالمین کراس کروا دیتے ہیں وہ اس نگاہ سے پوچھ کر بتا دیں۔ جنکو اللہ مل گیا ہے۔ وہ اللہ پاک سے پوچھ کر بتا دیں کہ زمین و آسمان کو ملا کر بنانے کی کیا حکمت تھی۔ بحث نہیں بس حکمت بتا دیں۔ اگر حکمت نہ بتا سکیں تو پھر خود سوچ لیں اور اگر انکا جواب نفی میں ہے تو بس پھر سب زبانی جمع خرچ کے کچھ نہیں۔

بس پھر میرے آستانے پر آؤ۔ اور اپنی پہچان کرو۔ اور خود پر خود روشن ہو کر حقیقت میں لاالہ الا اللہ کو قائم کر کے اسکا EXPERIENCE کرو۔ جب حقیقی طور پر دل سے کلمہ پڑھو گے اور لاالہ الا اللہ قائم کرو گے تبھی حقیقی مسلمان اور جنتی ہو سکتے ہو اور پھر درود شریف کو تمام عالمین میں حرکت نزول میں سمجھ سکو گے۔ اور درود شریف کی سمجھ کا EXPERIENCE کرو گے اور یہ سارا عمل ہی اللہ پاک کی معرفت کہلاتا ہے۔

جیسے مولانا جلال الدین رومیؒ کہتے ہیں:

جس نے اللہ کی معرفت حاصل کیے بغیر زندگی گزاری۔ اگر چہ وہ کتنا ہی قابل اور ہوشیار ہو۔ اس نے دنیا کی زندگی بھی فضول گنوائی اور آخرت کا توشہ بھی حاصل نہیں کیا سادا الفاظ میں

جو اپنے اندر جا کر خود پر خود روشن ہوئے بغیر مر گیا۔ جس نے نہ اپنی پہچان کی اور نہ اللہ کی پہچان کی وہ جانوروں سے بدتر مرا۔ چاہے پوری زندگی چھوٹا گوشت ہی کیوں نہ کھاتا ہو۔

کیا چھوٹا گوشت کھانے سے اور مزیدار کھانے سے کوئی جنتی بن جاتا ہے۔ آپ تو ہفتہ میں ایک یا دو۔ تین بار چھوٹا گوشت کھاتے ہو۔۔ شیر اور چیتا تو روز ہی چھوٹا گوشت کھاتے ہیں۔ تو کیا تمام شیر چیتے جنتی ہیں۔ جواب ہے نہیں۔ بس جو خود کی پہچان کیے بغیر مرا۔ وہ جانوروں سے بھی بدتر مرا۔ اور دوزخی ہوا۔

اب آپ نے خود فیصلہ کرنا ہے کہ اپنے اندر جا کر خود پر خود روشن ہونا ہے۔ یا بس خالی ہی دنیا سے جانا ہے۔ جس دن انسان **لا الہ الا اللہ** قلب یعنی مرکزہ عقل کے ساتھ قائم کر لیتا ہے۔ بس اسی دن اسے وہ چیز ملتی ہے۔ جو تمام الفاظ۔ تمام خیالات۔ تمام سوچوں سے اوپر ہے

کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کو قلب یعنی مرکزہ عقل کے ساتھ پڑھنے اور قائم کرنے کا طریقہ مرشد کسی قابل طالب علم کو عطا کرتا ہے۔ جو ہر طرح اسفل السافلین ڈیٹا۔ اعمال بد سے جاگ چکا ہو۔

اور جو مرشد پر اپنا تن من دھن وارنے کو تیار ہو۔ یہ طریقہ ہمیشہ عشق ثبوتی کے بعد ہی عطا کیا جاتا ہے۔

محمد رسول اللہ

"اور تمہارے لئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔"

اور پھر انسان کی زندگی خود بخود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو جاتی ہے۔ اور سرکار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو اپنا کر ہی ہم جنتی زندگی کا دنیا اور

آخرت میں EXPERIENCE کر سکتے ہیں۔

مرشد نہ جب تک کھولے راز کھلتا نہیں ہے
کوئی لاکھ جتن کرے حجاب اٹھتا نہیں ہے۔

کیونکہ اسفل السافلین ڈیٹا / اعمال بد انسان کو گھیرے رکھتے ہیں۔ وہ عظیم روحیں جو اس خالق ازل کی محبت میں مر کر امر ہوئیں وہ ہی حقیقت تک لے جاتی ہیں۔ یاد رہے اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بس ہر ولی کی اولاد بھی ولی ہی ہوتی ہے۔ اور بس وہ آستانوں پر جا رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں ولی وہ ہے۔ جو خود پر خود روشن ہوا ہو اور اس نے حقیقت میں لاالہ الا اللہ قائم کیا ہو۔ بس وقت کے کسی کامل کی تلاش سے وہ گر اور موتی حاصل کرو۔ میری روحانی آنکھ نے 98٪ مزار خالی دیکھے اور موجودہ 99% گدی نشین خالی اور صرف باتوں والے دیکھے۔

یہاں تو اکثر لوگوں و پیروں اور گدی نشینوں کا حال یہ ہے اگر پوچھ لیں کہ کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو حرکت نزول وصعود میں کیسے پڑھتے اور کیسے قائم کرتے ہیں۔ وہ حیرانگی سے آپکو دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اکثریت کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ حرکت نزول و حرکت صعود کیا ہے۔ حرکت نزول اوپر سے نیچے اور حرکت صعود نیچے سے اوپر۔

تو اب بتاؤ لاالہ الا اللہ محمد رسول کو حرکت نزول و حرکت صعود میں کیسے پڑھنا اور قائم کرنا ہے۔ پتہ لگا یا نہیں۔ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دونوں حرکات نزول وصعود میں کیسے پڑھنا اور قائم کرنا ہے۔ اگر نہیں پتہ تو بس پھر ایسا کامل مرشد ڈھونڈو جس نے کامل مرشد سے کلمہ طیبہ حرکت نزول وصعود میں پڑھ کر قائم کیا ہو۔ اور جو تم سے بھی کلمہ طیبہ حرکت نزول وصعود میں پڑھا اور قائم کروا سکے۔

کامل گرو/ مرشد وہ ہے جو تمہیں تمام تخلیقی ڈیٹا سے باہر لے جائے۔اور لاالــہ الاالــلــہ محمد رسول الله حرکت نزول وصعود میں تم کو پڑھا اور قائم کر کے آپ کو آپ پر روشن کر سکے

یہ پوسٹ صرف علمی مقصد کے لیے خیر نیتی سے شائع کی جا رہی ہے۔کوئی لفظی غلطی ہو تو نشاندہی کریں تاکہ درست کیا جا سکے۔

روحانی کامیابی کا گر

کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ آپ دل اور خوشی سے مراقبہ و مشق کریں۔ پورے دل اور خوشی سے، دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ پورے دل اور خوشی سے مراقبہ اور مشق کریں۔ مسلسل مشق ہو، مسلسل مشق ہی کامیابی ہوتی ہے۔ اس راستہ میں شیطان اور آپکا اپنا اسفل السافلین ڈیٹا بار بار آپکو روکے گا اور روحانیت میں زبردستی نہیں ہوتی۔ اگر شیطان اور اسفل السافلین ڈیٹا سے جیت جاؤ گے تو کامیابی تمہاری ہوگی اور اگر ہار جاؤ گے تو تب بھی ناکامی تمہاری۔ حقیقی روحانی بندے ان چیزوں سے بہت اوپر ہوتے ہیں۔ حقیقی روحانی بندے اللہ پاک کی طرزِ فکر پر چلتے ہیں اور بس آپکو سمجھاتے ہیں۔ سمجھ جاؤ گے تو ٹھیک۔ اور اگر نہیں سمجھو گے تو پھر بھی ٹھیک۔ تمہارے پاس قرآن پاک ہے۔ تم اسکو ترجمہ کے ساتھ کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ ہدایت اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔ کوشش تو کرو۔ اللہ پاک نے خود کہا ہے کہ:

انسان کے لیے وہی کچھ ہے جسکے لیے اس نے کوشش کی۔

جس نے ہدایت کے لیے کوشش کی اسے ہدایت ملے گی۔ اور جس نے کوشش ہی نہیں کی اسے کچھ بھی نہیں ملنا ہے۔ روحانی بندے بس اپنا فرض پورا کرتے ہیں۔ باقی تو ظنی باتیں ہیں۔ جتنی مرضی کرو۔ جو بھی حقیقی امرت و معرفت پاتا ہے، وہ تمام راز جانتا ہے۔ باقی مومن ہونے کے لیے ضروری ہے کہ تمہارے اندر مومن والی خوبیاں ہو۔ اگر تمہارے اندر وہ خوبیاں نہیں ہیں تو پھر تمہارا صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ مومن کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ اس پر اللہ اور فرشتوں کی طرف سے یصلی ہوتی ہے۔ حوالہ سورۃ احزاب۔ اگر تو آپکو یصلی کا EXPERIENCE ہو رہا ہے تو تم مومن ہو ورنہ نہیں۔ ایسے ہی فرمان ہے:

جو آنکھ یہاں اندھی ہے وہ آنکھ وہاں بھی اندھی ہے۔

ایسے ہی جنتی ہونے کے لیے ضروری ہے کہ تم یہاں جنت کا EXPERIENCE کرو۔ اگر تو تم کو یہاں جنت کا EXPERIENCE ہو گیا ہے تو وہاں بھی جنت کا EXPERIENCE کروگے۔ لیکن اگر یہاں ہی آپ لوگوں کو جنت کا EXPERIENCE نہیں ہوا تو وہاں کیا خاک جنت میں جاؤ گے؟ زندگی تمہاری ہے۔ تم لوگوں کی مرضی ہے۔ جیسے چاہو اسے گزارو۔ یہاں اگر جنتی زندگی کا EXPERIENCE ہے تو وہاں بھی جنت کو پاؤ گے۔

یہاں دوزخی زندگی کا EXPERIENCE کر رہے ہو تو وہاں بھی دوزخی زندگی کا EXPERIENCE کروگے۔ میرا کام بس تم کو سمجھانا تھا سو سمجھا دیا۔ باقی تو خیالی اور ظنی باتیں ہیں۔ جتنی مرضی کرلو کیونکہ تمہاری خیالی اور ظنی باتوں سے حقیقت نہیں بدلے گی۔ یاد رہے شیطان اور شیطان صفت لوگوں کا بس یہ ہی کام ہے کہ انہوں نے مسلسل آپ کو تنگ کرنا ہے کیونکہ انکو بس یہ ہی کام ہے کہ آپ کو اسفل السافلین ڈیٹا میں رکھیں اور آپکو تنگ کر کے رکھیں۔ روحانیت میں وہ انسان بیوقوف ہے جو کسی اور کی سوچ اور عمل کی سزا خود کو دیں۔ لوگوں کا کیا ہے؟ جتنے منہ اتنی باتیں۔ کبھی کسی اور انسان کے عمل اور سوچ کی سزا خود کو نہ دیں۔ ایسے شیطانی صفت لوگوں کو دور کریں۔ ہمیشہ مثبت خیال و سوچ میں رہیں اور انرجی و نور کی حد بندی لازمی کریں۔ روحانی بندے جب کسی چیز میں مداخلت کرتے ہیں تو وہ بھی روحانی قوانین کے مطابق کرتے ہیں۔ RULES ARE RULES

روحانی پرفیکشن

(SPRITUALPERFECTION)

ایمان و صلٰوۃ دائمی یعنی ہمیشگی کی نماز

اسلام ایسا کمال دین ہے جو انسانوں کی ہر میدان میں رہنمائی کرتا ہے۔ چاہے وہ معاشرتی ومعاشی ہو، سیاسی ہو یا تمدنی ہو، ہر لحاظ سے انسانوں کی رہنمائی کرتا ہے اور قرآن پاک وہ واحد کتاب ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کے ساتھ موجودہ اور آنے والی تمام باتوں کی تصدیق یا انکو رد کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

اکثر انسان جب شعوری طور پر بڑے ہوتے ہیں۔ وہ وجود خدا پر شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر ہر انسان کے ذہن میں یہ سوال آتا ہے کہ کیا خدا ہے یا نہیں؟ حالانکہ کبھی کسی انسان کے ذہن میں یہ خیال یا سوال نہیں آیا کہ سورج ہے یا نہیں؟ چاند ہے یا نہیں؟ تارے ستارے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ یہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ ہم سورج۔ چاند ستاروں کو دیکھ چکے ہیں۔ انکا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ جو لوگ کائنات کی بناوٹ۔ خوبصورتی اور پرفیکشن (PERFECTION) کو دیکھ کر یقین کرتے ہیں کہ یہ خوبصورتی اور پرفیکشن (PERFECTION) کسی انتہائی عقل مند نے عطا کی ہے حتی کہ اگر تمام انسان اپنا ظاہری ڈھانچہ (STRUCTURE) دیکھیں تو کمال پرفیکشن نظر آتی ہے۔ جہاں ہماری ناک ہے۔ وہی ناک کی جگہ بنتی ہے۔ جہاں ہماری آنکھوں کی جگہ ہے۔ وہی آنکھوں کی جگہ بنتی ہے۔ جہاں ہمارے سینے اور پیٹ کی جگہ ہے۔ وہاں ہی انکی جگہ بنتی ہے۔ ہم انسان اپنی تمام

عقل لگا کر بھی اپنے ڈھانچہ یعنی سٹرکچر (STRUCTURE) میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے ہیں اگر کرتے ہیں تو ہم خوبصورت نہیں رہتے اور نہ ہی ہم بہتر طور پر کام کر سکتے ہیں۔

اور اپنے آپکو پرفیکشن (PERFECTION) یعنی کاملیت ہم نے نہیں دی کسی اور عقل مند نے یہ سب کچھ عنایت کیا ہے یعنی ایک ایسا عقل مند، جس کی بنائی گئی چیزوں میں ہم انسان اپنی تمام عقل لگا کر بھی ایک چھوٹی سے تبدیلی نہیں کر سکتے ہیں لیکن پھر بھی انسان اپنے کم علم کی وجہ سے خدا کے وجود پر سوال ضرور کرتا ہے کیونکہ ابھی اسکا مشاہدہ نہیں ہے۔ یعنی اسے پرفیکشن (PERFECTION) حاصل نہیں ہے۔ اکثر لوگ بس نام نہاد ایمان و یقین لیے ہوتے ہیں یعنی زبانی جمع خرچ کے علاوہ انکے پاس کچھ نہیں ہوتا ہے اور ایسے لوگ کبھی معاشرہ کی بھلائی کے لیے کچھ نہیں کرتے ہیں۔

اسلام کی خوبصورتی دیکھیں کہ جن انسانوں کے ذہنوں میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدا ہے؟ وہ بھی کلمہ طیبہ کا پہلا حصہ لا الہ پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ کوئی خدا نہیں۔ یعنی لوگ انکار کر کے بھی پورے کلمے کی نفی نہیں کر پاتے ہیں۔ ایسے لوگ بس الا اللہ سے دور ہوتے ہیں۔ یعنی ایک الہ، ایک خدا، ایک اللہ ضرور ہے۔

جیسا کہ میں نے اوپر لکھا کہ کسی کے مائنڈ میں کبھی شک نہیں آیا کہ سورج نہیں ہے کیونکہ انکا مشاہدہ ہے کہ سورج ہے لیکن کوئی ایسا شخص جو پیدا ہوتے ہی زمین کے نیچے ہو یا کسی غار اور کال کوٹھڑی میں رہے اور اسنے کبھی سورج کا مشاہدہ نہ کیا ہو۔ جب اس سے سورج کے بارے سوال کیا جائے گا تو وہ شک کرے گا کیونکہ اسکا مشاہدہ نہیں ہے۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ پردہ سورج پر نہیں ہے بلکہ انسان پر ہے۔ ایسے ہی پردہ رب العالمین پر نہیں، انسانوں پر خود ہے اور یہ

انسانوں کا اپنا پردہ ہی ہے۔ جو انکے ایمان کو مکمل ہونے نہیں دیتا ہے لیکن جب انسان تمام پردے ختم کر کے مشاہدہ کے بعد اپنے ایمان کو مکمل کر لیتا ہے۔ تب اسکے مائنڈ/ ذہن میں یہ خیال کبھی نہیں آتا کہ کیا خدا ہے؟ کیوں کہ اسکا مشاہدہ مکمل ہوتا ہے اور جب مشاہدہ مکمل ہے تو اللہ پر ایمان بھی مکمل ہے اور یہی حقیقی مومن ہوتا ہے

میں واضح کر دوں کہ کوئی پردہ اللہ پاک کو چھپا نہیں سکتا ہے اگر کوئی پردہ اللہ کو ڈھانپ لے تو لامحدود پھر محدود ہو جاتا ہے۔ جو اسکے شایان شان نہیں ہے۔ پردہ انسانوں کے اپنے اوپر ہے۔ جیسے جیسے انسان اپنے پردے ہٹاتا جاتا ہے تو وہ رب اور اسکے کام کا مشاہدہ کرتا جاتا ہے۔ جتنا مشاہدہ زیادہ ہوتا ہے۔ اتنا ہی ایمان مکمل ہوتا جاتا ہے۔ جس انسان کا مشاہدہ نہیں ہے اسکا زبانی جمع خرچ ہے۔ وہ انسان حقیقی ایمان سے دور ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ایمان اس وقت مکمل ہوتا ہے جب زبان کے اقرار کے ساتھ قلب یعنی مرکز عقل۔ یعنی سینٹر آف وزڈم (CENTER OF WISDOM) سے تصدیق کی جائے۔

قرآن پاک کی سورت فاتحہ کی پہلی آیت مبارکہ ہی ہر انسان اور زبانی جمع خرچ کرنے والے انسان کو روک لیتی ہے۔ **الحمد اللہ رب العالمین** تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو جہانوں کا پالنے والے ہے۔ کچھ لوگ حمد کے معنی تعریف کے نہیں لیتے اور کہتے ہیں۔ تعریف ختم ہو جاتی ہے۔ جبکہ حمد ختم نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ کم علمی کا شکار اور معرفت سے دور ہیں۔ قرآن پاک کے ہر لفظ کے وہ ہی معنی ہیں جنکو اہل زبان مانتے اور سمجھتے ہیں۔ اہل زبان حمد کو تعریف کہتے ہیں تو درست ہے اور جب کسی لفظ کے ساتھ **ال** لگ جاتا ہے تو پرفیکشن (PERFECTION) ہو جاتی ہے۔ جیسے حمد کے ساتھ **ال** لگ کر الحمد ہو گیا۔ یعنی تمام

تعریفیں۔ جہاں جہاں کوئی تعریف ہے۔ وہ اللہ پاک کی ہے۔

اصل موضوع تو یہ ہے کہ اللہ پاک اپنے آپ کو تمام جہانوں کا پالنے والا۔ زندگی دینے والا کہہ رہا ہے۔ اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہمارا کیا مشاہدہ ہے کہ ہر جگہ اور ہر جہان میں موجود ہر چیز کو اللہ پاک کیسے پال رہا ہے۔

ہمارا اپنا مشاہدہ ہے کہ ہم انسان و جانور کھانا کھاتے ہیں۔ پانی پیتے ہیں اور سانس لیتے ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز ہم انسانوں کو نہ ملے تو ہم مر جائیں گے۔ یعنی پل نہیں سکتے ہیں۔ ایسے ہی پودے ہیں۔ کسی بھی پودے کی جڑیں اگر زمین سے نکال کر ہوا میں رکھ دی جائیں تو پودا سوکھ جائے گا۔ پودا مر جائے گا۔ یعنی پودا پل نہیں سکتا ہے۔ ایسے ہی جہانوں میں ریت بھی آتی ہے تو ہمیں خود سے پوچھنا ہے کہ ریت کو اللہ پاک کیسے پال رہا ہے؟ کیا ہے ہمارا مشاہدہ۔ ایسے ہی چاند، سورج اور ستاروں کو اللہ پاک کیسے پال رہا ہے؟ انکے بارے ہمارا مشاہدہ کیا ہے؟ اگر مشاہدہ ہے کہ ایسے اللہ ریت کو، چاند کو، سورج کو اور سیاروں کو پال رہا ہے تو مبارک اور اگر مشاہدہ نہیں ہوا تو زبانی جمع خرچ ہے اور انسان کو اپنے ایمان کو مکمل کرنے لیے مشاہدہ کرنا چاہیے تا کہ اس پر واضح ہو کہ کیسے رب العالمین ان چیزوں کو پال رہا ہے؟ اور کس لیے وہ ان کا رب ہے؟

ایسے ہی ہمارا اپنا مشاہدہ صرف اس زمین (جو اس آخری ارض کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔) و آسمان کا ہے لیکن اللہ پاک نے جو دوسرے زمین و آسمان بنائے ہیں۔ انکے بارے ہمارا کیا مشاہدہ ہے؟ خود سے سوچیں غور کریں۔ اگر تو مشاہدہ اور مشاہدہ کے بعد تصدیق ہوگئی ہے۔ تب مبارک اور اگر تصدیق نہیں ہوئی۔ تب آپکو مشاہدہ کرنے کے بعد تصدیق کرنی ہے۔

جب انسان ان تمام مشاہدوں سے گزرتا ہے تو انسان کا ایمان پر فیکشن

(PERFECTION) میں آ جاتا ہے۔ جب ایمان پرفیکشن (PERFECTION) میں آتا ہے تب سورت احزاب کے مطابق مومن پر اللہ اور فرشتوں کی طرف سے یصلی ہوتی ہے۔ اسی طرح مزید سورت بقرہ میں پڑھتے ہیں۔ الم۔ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دیتی جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ واضح ہوا کہ غیب پر ایمان لاؤ۔ غیب پر ایمان لاؤ۔ زبان سے اقرار کرو اور قلب/ دل سے تصدیق کرو۔ سب سے اہم بات غیب پر ایمان لانا ہے۔ غیب کیا ہے؟ یا غیبوں میں سب سے پہلا غیب کیا ہے؟ ہم عام طور پر جواب دیتے ہیں کہ فرشتے، جنت، دوزخ اور اللہ پاک ہمارے لیے غیب ہیں لیکن انسان کو خود سے سوچنا چاہیے۔ کیا حرکت نزول کی انتہا اور حرکت صعود کی ابتدا میں، میں خود تو غیب نہیں ہوں؟ انسان کو سوچنا اور سمجھنا ہے کہ میں اپنی مرضی سے اپنے ہاتھوں کو اوپر، نیچے، دائیں، بائیں حرکت دے لیتا ہوں۔ انسان کا دل ایک ردھم کے ساتھ دھڑک رہا ہے۔ کیا انسان اپنے دل کو اپنی مرضی سے اوپر، نیچے، دائیں، بائیں حرکت دے سکتا ہے۔ جواب ہے نہیں۔

پھر ایسی کونسی چیز ہے جو انسان کے اندر اسکے دل کو دھڑ کا رہی ہے۔ کیا یہ فورس انسان کے اپنے اوپر ظاہر ہوئی ہے یا نہیں؟ ایسے ہی انسان کے ناخن بڑھتے ہیں۔ ایک فورس، طاقت، انرجی، نور انسان کے اندر کام کر رہی ہے۔ کیا انسان پر یہ نور، انرجی، طاقت ظاہر ہے یا غیب؟ اگر غیب ہے تو انسان کو اسکو اپنے اوپر ظاہر کرنا ہے۔ انسان مان رہا ہے کہ میرے اندر روح ہے۔ انرجی ہے۔ یہ اقرار باللسان ہوا۔ لیکن ابھی مشاہدہ نہیں ہوا اس لیے ابھی تصدیق بالقلب نہیں ہوئی۔ قلب مرکز کو کہتے ہیں۔ مٹی کا دل نہیں۔ بلکہ تمہاری عقل کا مرکز یعنی سنٹر آف وزڈم (CENTER OF WISDOM)۔

انسان کو خود یہ سوچنا اور جاننا ہے کہ کیا اس نے اپنی روح کا مشاہدہ کیا ہے؟ کیا اپنے اندر چلنے والی انرجی ونور کا مشاہدہ کیا ہے؟ کیونکہ جب تک مشاہدہ نہ ہو تصدیق نہیں ہوسکتی اور جب مشاہدہ ہو تبھی تصدیق ہوسکتی ہے۔ یہ پہلی تصدیق ہے جو انسان کو کرنی ہے۔

انسان جو روح ہے اور روح کا مین سورس روحی ہے۔ جب انسان یہ مشاہدہ کر کے تصدیق بالقلب کرتا ہے تبھی اسکا ایمان مکمل ہوتا ہے۔ انسان اپنی روح میں موجود ڈیٹا وعدہ الست بربکم۔ اور امانت وصراط مستقیم کو حقیقی طور پر سمجھتا ہے۔ اسی طرح سورت فاتحہ کی پہلی لائن

الحمد الله رب العالمين

تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

سورۃ الذاریات آیت نمبر ۔۲۱

یہ پہلی لائن ہی بہت غور طلب ہے۔ جو اس حقیقی معبود برحق کا تعارف تمام عالمین کے رب کے طور پر کروا رہی ہے۔ اب ہمیں خود سے مشاہدہ کرنا ہے کہ وہ رب العالمین ریت کے ذروں کو کیسے پال رہا ہے؟ وہ رب العالمین اتنے ستاروں وسیاروں اور ان میں موجود مخلوقات کو کیسے پال رہا ہے؟ ہم نے جو زبان سے اقرار کیا ہے کہ اللہ پاک عالمین کا رب ہے۔ عالمین کا پالنے والا ہے۔ اس مشاہدہ کے بعد اسکی قلب کے ساتھ تصدیق ہوگی۔ جب قلب (سنٹر آف وزڈم) کے ذریعے تصدیق ہوگی تب ہمارا ایمان روحانی طور پر مکمل ہوگا۔

اب مومنین کی جو خصوصیات ہیں۔ انکو پڑھتے ہیں اور دیکھتے جائیں کہ کیا یہ خصوصیات آپکے اندر ہیں یا نہیں۔ اگر یہ خصوصیات آپکے اندر ہیں۔ تب مبارک۔ آپ مومن ہیں اور اگر یہ خصوصیات آپکے اندر نہیں تب آپ مومن نہیں اور صلوٰۃ وصوم یعنی نماز روزہ مومن پر فرض ہے۔ پہلے مومن بنیں۔ پھر جو مرضی کریں۔

مومن کی خصوصیات

زبانی اور حقیقی مسلم و مومن بننے میں فرق ہے

مومنین کی خصوصیات آپکے سامنے لکھی ہوئی ہیں۔ان کو پڑھ کر دیکھیں کیا یہ خصوصیات آپکے اندر ہیں یا نہیں۔اگر ہیں تو بہت خوشی ہے کہ آپ مومن ہو۔اور اگر یہ خصوصیات آپ کے اندر نہیں ہیں۔تب آپکو سوچنا اور حقیقی مومن بننا ہے۔تاکہ دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔باقی تو خالی باتیں۔اور زبانی جمع خرچ ہے جتنا مرضی کر لیں۔وہ خالی زبانی جمع خرچ ہے۔ حقیقت کے لیے آپکو اپنے اندر یہ مومن کی خصوصیات پیدا کرنا ہونگی۔تاکہ اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے خوش ہو سکے

1 مومن وہ ہے جن پر اللہ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے یصلی کی جاتی ہے

حوالہ سورۃ الاحزاب

2 خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (۴۴)

اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مناسب طور پر بنایا ہے، بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے بڑی نشانی ہے۔

بہت غور طلب۔بہت غور طلب

اللہ پاک فرما رہے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ بنایا۔اس میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ چوتھے اور پانچویں آسمان میں کیا نشانیاں ہیں۔اگر نہیں بتا سکتے تو پتہ لگا آپ مومن نہیں ہیں۔کیونکہ مومن پر زمین و آسمانوں کی نشانیاں کھلی ہوئی ہوتی ہیں۔

3 سورۃ ق - آیت ٦

أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ

ترجمہ : کیا پھر انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا اور مزین کیا اور اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں ہے

4 الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (١٩١)

ترجمہ : جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

بس مومن پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کی نشانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں

5 أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِم مَّا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ

ترجمہ : کیا انہوں نے کبھی اپنے آپ میں غور و فکر نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان سب کو کسی حقیقی مصلحت اور ایک مقررہ وقت تک کے لئے پیدا کیا ہے۔ مگر لوگوں میں سے اکثر اپنے پروردگار کی ملاقات سے منکر ہیں۔

[الروم : ٨]

بس اپنے اندر اور زمین و آسمانوں کی تخلیق پر غور کرنا فرض ہوا

6 عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ یہ (قرآن) واقعی حق ہے۔'' (حٰم السجدۃ: ۵۳)

بس انسان پر فرض ہوا جہ اپنے اندر اور تمام آفاق میں پھیلی ہوئی نشانیاں دیکھے۔

7 مومن وہ ہیں کہ جن کی نمازوں میں خشوع اور انہماک کی ایک کیفیت ہوتی ہے، صرف اٹھک بیٹھک نہیں ہوتی۔ (المومنون : ۲)

8 وہ کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے، یعنی ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ (آل عمران :۱۹۱)

9 وعدہ کریں تو ہر حال میں پورے اترتے ہیں۔(البقرۃ:۱۷۷)

10 تکلیف آئے تو صبر کی چادر اوڑھ لیتے ہیں (البقرۃ:۱۷۷) اور اس حال میں ایسے بول ان کی زبان سے نکلتے ہیں جن سے ان کی عاجزی، بندگی اور خدا پرستی کا پتہ چلتا ہے۔(البقرۃ:۱۵۶)

11 وہ اللہ کے ساتھ بہت شدید محبت کرتے ہیں۔(البقرۃ:۱۶۵)

12 زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں (الاسراء:۳۷) اور ایسی عاجزانہ ادا ہوتی ہے کہ دیکھنے والے کو ان میں بندگی کا ایک پیکر نظر آتا ہے۔(اسوہ نبوی)

13 جنسی و شہوانی جذبوں کے غلط استعمال سے دور رہتے ہیں۔(المومنون :۵)

14 وہ سائل اور تنگ دست کا اپنی جیب و کمائی پر حق سمجھتے ہیں۔(المعارج :۲۴)

15 جاہلانہ مباحثوں کے لیے جب انہیں مخاطب کیا جائے تو کرنے کے اصل دینی کام معلوم ہونے کی وجہ سے وہ ان کو سلام کہہ کر معذرت کر لیتے ہیں۔(الفرقان :۶۳)

16 لغو ولایعنی امور سے بے نیاز اور بیزار ہوتے ہیں۔ (الفرقان: ۷۲)

17 ان کے چہروں پر سجدے کے نشان دیکھے جاسکتے ہیں۔ (الفتح: ۲۹)

18 نمازوں کی فکر کرتے ہیں (المعارج: ۳۴) اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار میں رہتے ہیں۔ (جامع الترمذی: رقم ۵۱)

19 قرآن پڑھیں تو انہیں رونا آتا ہے اور روتے ہوئے سجدہ میں جاگرتے ہیں۔

(الاسراء: ۵۸)

20 دن اور رات کے مختلف اوقات میں کئی دفعہ ربِ کائنات کے ذکر و تسبیح میں مشغول ہوتے ہیں (الانبیاء: ۲۱) اور مشغولِ سجود و قیام نظر آتے ہیں۔ (ہود: ۱۱۴)

21 وہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ (فاطر: ۲۹)

22 کفار کے مقابلہ میں متحد اور سخت ہوتے ہیں، جبکہ آپس میں اخوت اور الفت کا تعلق رکھتے ہیں۔ (الفتح: ۲۹)

23 ان کا قلب ''قلبِ منیب'' اور ''قلبِ سلیم'' ہوتا ہے۔ (ق: ۳۳، الشعراء: ۸۹) یعنی ان کے دل روحانی امراض سے محفوظ ہوتے ہیں، حبِ الٰہی، خوف و خشیت اور تعلق مع اللہ سے مزین ہوتے ہیں، گناہ کی وہاں نفرت اور اطاعات کا وہاں شوق ہوتا ہے، ایمان اور قرآن وہاں بسے ہوتے ہیں اور دنیا سے زیادہ آخرت کی یاد وہاں موج زن ہوتی ہے۔

وہ اللہ کی رحمت کے امید وار ہوتے ہیں (الاسراء: ۵۷) اور رب کی رحمت سے ناامید ہونا تو کافروں کی صفت ہے۔ (یوسف: ۸۷)

24 وہ اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں (الاسراء: ۵۷) کیونکہ کوئی بھی آدمی اپنے بارے میں یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ وہ خدا کے معاملہ میں کسی کوتاہی کا مرتکب نہیں ہوا۔

25 اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کے لیے حیلے وسیلے کرتے ہیں اور نیک اعمال کا جتن کرتے

ہیں۔ (الاسراء : ۵۷)

26 وہ عبادت گذار ہوتے ہیں۔ (التوبۃ: ۱۱۲)

27 رکوع و سجود ان کی زندگی کا ایک ورق ہوتے ہیں۔ (التوبۃ: ۱۱۲)

28 وہ روزہ دار ہوتے ہیں۔ (التوبۃ: ۱۱۲)

29 خالی پیٹ ہو کر بھی وہ دوسرے بھوکے کی فکر کرتے ہیں اور اپنے اوپر دوسرے بھوکے کو ترجیح دیتے ہیں۔ (الحشر : ۹)

30 اللہ کی بیان کردہ حدود کی حفاظت کرتے ہیں اور ان سے آگے نہیں بڑھتے۔ (التوبہ : ۱۱۲)

31 خوش حالی میں تو وہ خرچ کرتے ہی ہیں، تنگ حالی میں بھی صدقہ کرنا ان کا شعار ہوتا ہے۔ (البلد : ۱۴)

32 اللہ کا نام لیتے ہوئے بیدا ہوتے ہیں اور اسی کا نام لیتے ہوئے نیند کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ (اسوہ نبوی) یعنی اللہ کا ذکر بہت کثرت سے کرتے ہیں (الاحزاب : ۳۵)

33 ان پر گروہی رنگوں کی بجائے ''صبغۃ اللہ'' یعنی اللہ کا رنگ طاری ہوتا ہے (البقرۃ: ۱۳۸)

34 اور دیکھنے والا جب ان کو دیکھتا ہے تو اسے بھی اللہ یاد آجاتا ہے۔ (حدیثِ نبوی)

35 انہوں نے اللہ کو مضبوطی سے پکڑا ہوا ہوتا ہے (آلِ عمران : ۱۰۱) یعنی اللہ کی رسی کو، اس کے احکام کو، اس کے ساتھ اپنے قلبی و ایمانی تعلق کو ایسے مضبوطی سے پکڑا ہوا ہوتا ہے جیسے کوئی گرتا ہوا آدمی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے اور اس کے لیے اگر

کوئی قیمت دینی پڑے تو دے گذرتا ہے ارشاد باری تعالی کا مفہوم ہے کہ اللہ کے ساتھ ایسا تعلق ہدایت اور صراطِ مستقیم کی ضمانت ہے۔ (آلِ عمران: ۱۰۱)

36 سچ بولتے ہیں (آلِ عمران: ۱۷) اور مومن جھوٹا تو کبھی ہو سکتا ہی نہیں۔ (حدیثِ نبوی)

37 مومن صرف اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ (الانفال: ۲)

38 ایمانی صفات ان کے مردوں اور عورتوں دونوں میں دکھائی دیتی ہیں۔ (الاحزاب: ۳۵)

39 وہ تکبر نہیں کرتے (القصص: ۸۳) اور تکبر کرنا تو ابلیس کی صفت ہے۔ (البقرۃ: ۳۴)

40 خیر خواہی کے جذبہ سے وہ دوسروں کو بھی نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ (آلِ عمران: ۱۱۴) یوں وہ خیر کی چابی اور شر کا تالا ہوتے ہیں۔ (حدیث نبوی)

41 برائیوں کا پرچاری بننا اور نیکیوں میں رکاوٹ بننا ان کی خصلت نہیں ہوتا کہ یہ تو منافقین کا اسوہ ہے۔ (التوبۃ: ۶۷)

42 جھوٹ، دھوکا اور بدعنوانی کی تمام شکلوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ (النساء: ۲۹)

43 وہی تو ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی تا کہ اس میں آرام کرو اور دن دکھلانے والا، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں۔ سورہ یونس آیت ۶۷

44 کاروبار کی محبت انہیں نماز و زکوۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کر سکتی۔ (النور: ۳۷)

45 غصہ آئے تو پی جاتے ہیں (آلِ عمران: ۱۳۴) اور لوگوں سے درگذر کرتے ہیں۔

(الشوری: ۳۷)

46 وہ جھوٹ کی گواہی نہیں دیتے۔ (الفرقان: ۷۲)

47 اپنے رب سے اپنے لیے دین و دنیا کی بھلائیاں مانگنا مومن کی صفت ہوتا ہے۔

(الفرقان: ۷۴)

48 زمین و آسمان کی تخلیق میں تفکر کرتے اور اپنے ایمان کو تقویت دیتے ہیں۔ (آلِ عمران: ۱۹۱)

49 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں۔ (الحجرات: ۳)

50 اللہ کی راہ میں جانی و مالی جہاد کرتے ہیں۔ (الانفال: ۷۲)

51 ہجرت و نصرت کی ضرورت پڑے تو وہ بھی کر گذرتے ہیں۔ (الانفال: ۷۲)

52 صرف فالتو چیزیں صدقہ نہیں کرتے، بلکہ جس مال میں دل اٹکا ہوا ہے وہ بھی اللہ کے راستہ میں دیتے ہیں۔ (البقرۃ: ۱۷۷)

53 قیدیوں کی امداد کرتے ہیں۔ (الدھر: ۸)

54 اللہ پر، آخرت پر، کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (البقرۃ: ۱۷۷)

55 مال کی چاہت ہوتے ہوئے اسے رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ (البقرۃ: ۱۷۷)

56 مسافر کی امداد کرتے ہیں۔ (البقرۃ: ۱۷۷)

57 مانگنے والوں کو بھی دیتے ہیں (البقرۃ: ۱۷۷) یعنی انہیں پیشہ ور کہہ کر دھتکار نہیں دیتے۔

58 غلام جو کسی زمانے میں ہوتے تھے، ان کو آزاد کروانے کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ (البقرۃ: ۱۷۷)

59 بے فائدہ کاموں اور لایعنی قسم کی بحثوں سے بے زار ہوتے ہیں۔ (المومنون: ۳)

جب شیطان کے اثر سے کوئی برا خیال انہیں چھو بھی جائے تو یہ چونک جاتے ہیں اور باطنی بصیرت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ گویا شیطان کو شرارت کرتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ (الاعراف: ۲۰۱)

60 فرشتوں سے ان کا تعلق ایمان اور احترام کا ہوتا ہے۔ (البقرۃ: ۲۸۵)

61 تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں (آلِ عمران: ۲۶)

62 تمام رسولوں پر بلا تفریق ایمان رکھتے ہیں، یہود کی طرح بعض پہ ایمان اور بعض سے کفر نہیں کرتے۔ (البقرۃ: ۱۳۶)

63 اپنے رب کی آیات سے وہ اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گذر جاتے۔(الفرقان: ۷۳)

64 وہ ایمان بالغیب رکھتے ہیں۔ یعنی اللہ کی پیدا کردہ و نازل کردہ آیات و نشانیاں کو دیکھ سن کر۔ وہ اپنی اندر اپنی اصل تلاش کرتے ہی۔ اور پھر ہر غیب کا مشاہدہ کر کے زبان سے اقرار کرتے ہیں اور اپنے قلب۔ یعنی مرکزہ عقل کے ساتھ اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ تصدیق کے بعد وہ اپنا ایمان مکمل کرتے ہیں۔ شرطیں لگانا خدا کے ناپسندیدہ مغرور لوگوں کا طریقہ ہے جو خود کو کوئی بڑی اہم چیز سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ شاید خدا کو ان کے ایمان کی ضرورت پڑی ہوئی ہے۔ (الفرقان: ۲۱)

65 کائنات کو دیکھتے ہیں تو اس کی مقصدیت کو محسوس کرتے ہیں۔ (آلِ عمران: ۱۹۱)

66 برائی کا تدارک اچھے طریقہ سے کرتے ہیں۔ (الرعد: ۲۲)

67 صدقہ اعلانیہ بھی کرتے ہیں اور چھپ کر بھی۔ (الرعد: ۲۲)

68 قتال فی سبیل اللہ کرتے ہیں اور کبھی غازی، کبھی شہید ہوتے ہیں۔ (التوبہ: ۱۱۱)

69 دشمن سے جنگ کی تمنا نہیں کرتے (حدیثِ نبوی)، لیکن اگر آمنا سامنا ہو جائے تو سیسہ پلائی دیوار بن کر باطل کی سرکوبی کرتے ہیں۔ (الصّف: ۴)

70 بخل و اسراف سے اجتناب کرتے ہیں اور اعتدال ان کی صفت ہوتا ہے۔ (الفرقان: ۶۷)

71 صدقہ کر کے کسی بدلہ کے یا شکریہ کے متمنی نہیں ہوتے۔ (الدھر: ۹)

72 اگر اللہ اقتدار دے تو اپنے فرائض یاد رکھتے ہیں اور اپنی ذات سے نماز و زکوٰۃ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے رہتے ہیں۔ (الحج: ۴۱)

73 اللہ کا نام سنتے ہیں تو اس کے نام کے رعب سے ان کے دل لرز جاتے ہیں۔ (الانفال: ۲)

74 انہیں چین و جاپان کی باتوں میں نہیں، اللہ کی یاد میں قرار ملتا ہے۔ (الرعد: ۲۸)

75 لوگ جب رات کو اپنے اپنے بستر پر ہوتے ہیں تو یہ رب کے آگے کبھی ہاتھ باندھ کر کھڑے قرآن پڑھ رہے ہوتے ہیں اور کبھی اس کے سامنے حالتِ سجدہ میں ہوتے ہیں۔ (الفرقان: ۶۴)

76 پھر جب رات بیتنے کو ہوتی ہے تو استغفار میں لگ جاتے ہیں۔ (الذاریات: ۱۹)

77 خود کو مومن سمجھ کر بے خوف نہیں ہوتے، بلکہ جہنم سے بچاؤ کے لیے فکر مند رہتے ہیں اور اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ (الفرقان: ۶۶)

78 وہ قاتل اور زانی نہیں ہوتے۔ (الفرقان: ۶۸)

79 اللہ کے سوا کسی معبود کو نہیں پکارتے۔ (الفرقان: ۶۸)

80 خیر کے کاموں میں سرعت سے کام لیتے ہیں۔ (الانبیاء: ۹۰)

81 رب کے سامنے جھکے چلے جاتے ہیں۔ (الانبیاء: ۹۰)

82 اگر ان سے بے حیائی کا کوئی کام سرزد ہو جائے یا کوئی اور گناہ ہو جائے تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتے ہیں (آلِ عمران: ۱۳۵) اور کافروں کی طرح اپنے گناہوں کے جواز نہیں نکالتے۔ (الاعراف: ۲۸)

83 نیکی کر کے بھی ابراہیم علیہ السلام کی طرح اس کی قبولیت کے لیے فکر مند رہتے ہیں۔ (البقرہ: ۱۲۷)

84 نماز پڑھ کر بھی ابراہیم علیہ السلام کی طرح اس کی اصلاح، ترقی اور استقامت کے لیے فکر مند رہتے ہیں۔ (ابراہیم: ۴۰)

85 ایک مستقل عمل سمجھ کر جلوت وخلوت میں اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔(التوبۃ: ۱۱۲)

86 جن اموروں رشتوں کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا، انہیں جوڑے رکھتے ہیں۔(الرعد: ۲۱) وہ اس اندیشہ سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں خدا کی بارگاہ میں ان کا سخت حساب نہ لے لیا جائے (الرعد: ۲۱) اور اپنے رب سے آسان حساب کی دعا مانگتے ہیں۔(نبوی دعاء)

87 ہدایت مل جانے کے بعد بے خوف نہیں ہوتے، بلکہ گمراہی سے بچے رہنے کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔(آل عمران: ۸)

88 دین کے نام پر فلسفے جھاڑنے سے زیادہ وہ دین کو اپنانے کی فکر کرتے ہیں کیونکہ خود کو بھول کر دوسروں کی اصلاح کے لیے پریشان رہنا تو یہودیوں کی صفت تھا اور خدا نے اس پر ان کی مذمت فرمائی۔ (البقرۃ: ۴۴)

89 وہ اپنے لیے یہ بات ہرگز پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی حیثیت سے بڑھ کر ان کی تعریف کرے اور ان کی طرف وہ نیکیاں منسوب کرے جو دراصل ان میں پائی ہی نہیں جاتیں کیونکہ ایسا چاہنا تو یہودیوں کی صفت ہے اور پروردگار نے اس پر ان کی مذمت کی ہے۔ (آلِ عمران: ۱۸۸)

90 چھوٹی چھوٹی چیزوں کا لالچ نہیں کرتے کہ ایسا لالچ کرنا تو بے حس اور بے ایمان لوگوں کی صفت ہے (الماعون: ۷) اور وہ لین دین میں نرم روی سے کام لیتے ہیں۔ (حدیثِ نبوی)

91 آپ نے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں جو مومن کی خصوصیات لکھی ہیں۔ وہ پڑھی ہیں۔ اب اپنا تجزیہ کریں کہ آپ میں یہ مومن والی خصوصیات ہیں یا نہیں۔ اگر تو یہ خصوصیات ہیں تو آپ مومن ہو۔ اور اگر یہ خصوصیات نہیں ہیں تو بس پھر خالی جمع خرچ ہے اور کچھ نہیں۔

اپنے اندر حقیقی مومن والی خصوصیات پیدا کریں تاکہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمیں مومن تسلیم کریں۔

اور اصل بات تو بس اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ واآلہ وسلم کی ہی ہے۔ باقی تمام اولیاء اللہ کو سلام ہے۔ تمام اولیا اللہ۔ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ واآلہ وسلم کی ہی پیروی کرتے ہیں۔

اور ان تمام اولیاء اللہ نے اپنے اندر اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ واآلہ وسلم کی بتائی ہوئی مومنوں والی خصوصیات پیدا کی اور یہ ہی ہمیں کرنا ہے۔

ہمیں بھی اپنے اندر اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ واآلہ وسلم کی بتائی گئی خصوصیات پیدا کرنی ہیں تا کہ ہم مقربین وسابقون میں شامل ہو سکیں۔

روحانی وضو:

مومن بندے جن پر غیب ظاہر ہوتا ہے اور جو خود پر خود روشن ہوتے ہیں۔ وہ شکر الحمد اللہ کہتے اور مسکراتے ہوئے آنکھیں کھولتے ہیں۔ اس ارادہ کے ساتھ کہ مالک کُل کا احسان ہے۔ جس نے ہمیں ایک اور دن اعمال صالح کے لیے دیا۔

روحانی بندوں کا ہر سانس اللہ پاک کی رضا کے لیے چلتا ہے۔ انکے لیے اللہ پاک کی رضا اور خوشی ہی سب سے قیمتی ہوتی ہے۔ اگر اللہ پاک چاہتے تو کسی انسان کو کسی قسم کی حاجت ہی نہ ہوتی لیکن مختار کل انسان کو ضروریات دے کر آزماتا ہے کہ کون سب سے قابل ہے؟

روحانی بندے سانس لیتے ہیں تو اس لیے کہ اللہ پاک چاہتے ہیں کہ انسان سانس لے۔

روحانی بندے پانی پیتے ہیں تو اس لیے کہ اللہ پاک چاہتے ہیں کہ پانی پیا جائے۔ روحانی بندے کھانا کھاتے تو اس لیے کہ اللہ پاک چاہتے ہیں کہ انسان کھانا کھائے۔ روحانی بندے شادی کرتے ہیں تو اس لیے کہ اللہ پاک چاہتے کہ انسان شادی کرے۔ نکاح ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

روحانی بندے اپنے تمام رشتوں کو پرفیکشن PERFECTION میں رکھتے ہیں۔

روحانی بندوں کو جو اولاد نصیب ہوتی ہے۔ وہ انکی تربیت پرفیکشن میں کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے اولاد عطا کی ہے۔یعنی روحانی بندوں/ مومنوں کی ساری زندگی اللہ پاک کی خوشی کے لیے ہوتی ہے۔ جب بھی صلوٰۃ کے لیے اٹھو یا جاؤ خوشی خوشی مسرت کے ساتھ جاؤ۔تمہیں کسی بھی طرح صلوٰۃ بوجھ نہ لگے۔تمہیں صلوٰۃ ایک خوشی لگنی چاہیے۔

☆ تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر خوشی خوشی وضو شروع کرو۔تو اپنے ہاتھ اس ارادہ کے ساتھ دھوئیں کہ اللہ کے فضل سے میرے تمام گناہ صاف ہوئے اور میں آئندہ ان ہاتھوں سے گناہ نہیں کرونگا۔میرے ہاتھ ہمیشہ گناہوں سے پاک رہیں گے۔

☆ جب کُلی کرو تو اس ارادہ کے ساتھ کہ میری زبان اور منہ سے جو گناہ ہوئے اللہ پاک نے معاف کیے اور آئندہ میرا منہ کوئی گناہ نہ کرے گا۔

☆ اپنا ناک صاف کرو تو اس ارادہ کے ساتھ کہ میرے ناک سے جو گناہ ہوئے۔اللہ پاک نے اپنے فضل سے معاف کیے اور آئندہ میرا ناک کوئی گناہ نہ کرے گا۔

☆ اپنا چہرہ دھوئیں تو اس ارادہ کے ساتھ کہ میری آنکھوں و چہرے سے جو بھی دانستہ و غیر دانستہ گناہ ہوئے۔وہ اللہ پاک نے اپنے فضل سے معاف کیے اور میرا چہرہ آئندہ کوئی گناہ نہ کرے گا۔

☆ اپنے بازو دھوئیں تو اس ارادہ کے ساتھ کہ اللہ پاک نے میرے بازو کے گناہ معاف کیے اور میں آئندہ کوئی گناہ نہ کروں گا۔

☆ سر، کانوں اور گردن کا مسح کرو تو اس ارادہ کے ساتھ کہ اللہ پاک نے اپنی رحمت سے

میرے گناہ معاف کیے اور آئندہ میری گردن اطاعت اللہ، اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اطاعت حقیقی اولو الامر میں رہے گی۔

اللہ کے فضل سے مجھے ہمیشہ مثبت خیالات اور سوچیں آتی ہیں۔

☆ اپنے پاؤں دھوئیں تو اس ارادہ کے ساتھ کہ اللہ پاک نے اپنی رحمت سے میرے کیے گئے گناہوں کو معاف کیا اور آئندہ میرے پاؤں کبھی گناہ نہ کریں گے۔

☆ جب پورا وضو کرلو تو اللہ پاک کا شکرادا کرو کہ مالک نے وضو کی توفیق دی۔

☆ وضو کے پورے عمل میں اللہ اور اسکی رحمت کو یاد رکھو۔ ساتھ ساتھ کلمہ پڑھو اور اللہ کا شکرادا کرتے رہو۔

☆ شکر الحمد اللہ کرو اور خوشی خوشی صلوٰۃ قائم کرو۔

☆ آہستہ آہستہ انسان کا شعور اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اسکے قلب میں یعنی سنٹر آف وزڈم (CENTER OF WISDOM) میں صرف اللہ رہ جاتا ہے۔ جہاں کہا جاتا ہے کہ کر دل کو صاف غیر سے اسکو وضو کہتے ہیں لیکن شرط ہے کہ ہر دم وضو رہے۔ جب یہ کیفیت مستقل ہو جاتی ہے۔ اسی کو روح کا وضو کہا جاتا ہے۔ آگے جا کر وضو کے طریقہ سے معرفت نور و تخلیق انسان کو حاصل ہو جاتی ہے لیکن یہ طریقہ انتہائی قابل اور سلسلہ کے مریدین کو سکھایا جاتا ہے۔

اب حقیقت صلوٰۃ سمجھتے ہیں:

روحانیت میں صلوٰۃ کی سادہ تعریف یہ ہے کہ تم خود نہ رہو۔ بس جسکی صلوٰۃ ہے وہ ہی وہ رہے۔ یعنی اللہ ہی اللہ رہے۔ اللہ نور السمٰوت و الارض زمین وآسمان میں اللہ کا نور ہے۔

زمین وآسمانوں میں جب اسی کا نور ہی نور رہے۔تو بس پھر تم کہاں سے آ گئے۔اپنے آپ کو اس مقام تک لیکر جاؤ، جہاں بس وہ ہی وہ رہے۔ھو ہی ھو ہو۔بس تو ہی تو ہو اور انتہا پر بس یکتا کل جہاں،نور اول وآخر بس ایک ہی رہ جائے ،یہی اصل صلوٰۃ ہے۔اسی کو الصلوٰۃ معراج المومنین ، صلوٰۃ کو مومن کی معراج کہا گیا ہے۔جب تجھ میں اور اس کے نور میں کوئی پردہ نہ رہے۔تبھی صلوٰۃ ہوگی۔

خود ایسی صلوٰۃ قائم کر۔یا ایسا ہادی ڈھونڈ جو ایسی صلوٰۃ قائم کرتا ہے وہی تجھے ایسی صلوٰۃ قائم کرنے کا طریقہ بتا سکتا ہے۔یاد رہے ایسا ہادی ہی صرف تجھے صلوٰۃ حقیقی تک لیکر جا سکتا ہے۔روحانیت میں اس نور ازل کے سامنے تیرا اپنا ہونا ہی شرک ہے۔

طریقہ صلوٰۃ

☆سب سے پہلے انسان کو پتہ ہونا چاہیے کہ وہ کس عظیم ہستی کے سامنے کھڑا ہے۔

☆جب ہاتھ اٹھا کر اللہ ھو اکبر کہے تو پھر بس اللہ ہی رہے۔

☆ہاتھ اٹھانے کا مطلب ہی یہ ہے کہ بس اب میں نے تمام تخلیقات۔ہر چیز سے ہاتھ اٹھا لیے ہیں۔

☆اور میں تن من سے اس نور ازل کے سامنے موجود ہوں۔

☆اب اس مالک کل کی تعریف کی جائے۔

☆اور جب رکوع ہو تو ذہن میں رہے کہ سب کچھ اس خالق کل کا ہی ہے۔

☆اور جب سجدہ میں جائے تو بس محسوس کرے کہ ہر طرف اللہ ہی اللہ کا نور ہے۔

☆جب التحیات کے لیے بیٹھے تو محسوس کرے کہ جسکی صلوٰۃ ہے، وہ سامنے ہے۔

☆ جب درود شریف پڑھیں اللہ کو اپنے سامنے محسوس کریں۔

☆ اور جب بھی سلام پھیریں تو اپنے ساتھ فرشتوں کو محسوس کریں۔

آہستہ آہستہ انسان جب اپنی ہستی کو مٹاتا جاتا ہے۔ نورازل اسکے سامنے آتا جاتا ہے اور پھر انسان صلوٰۃ کی اس حقیقت تک پہنچ جاتا ہے کہ جس کے لیے انسان کھڑا ہوتا ہے وہ خود کہتا ہے کہ اب رکوع کرو۔ اوراب سجدہ۔

مسلسل مشق کرنے سے انسان کو حضوری صلوٰۃ نصیب ہوتی ہے اور پھر انسان ہمیشہ الصلوٰۃ معراج المومنین کے EXPERIENCE میں رہتا ہے۔ یعنی صلوٰۃ دائمی/ہمیشگی کی صلوٰۃ میں انسان رہتا ہے۔ اب ہر انسان پر ہے کہ وہ صلوٰۃ غفلت یعنی غفلت والی نماز پڑھتا ہے۔ یا صلوٰۃ دائمی/ہمیشگی کی صلوٰۃ قائم کرتا ہے۔ حقیقی روحانی بندوں کے لیے غفلت والی صلوٰۃ پر بات کرنا اور لکھنا مشکل ہے کیونکہ جس بات میں اس مالک کل جہان کی محبت نہ ہو حقیقی روحانی بندوں کے لیے وہ بات فضول ہوتی ہے لیکن آپکو سمجھانا بھی فرض ہے تو صلوٰۃ غفلت یعنی غفلت والی نماز کے بارے قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اور ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی صلوٰۃ سے غافل ہیں۔ القرآن

بہت غور طلب بات ہے۔ یہ ایسے لوگوں کی بات کی گئی جو صلوٰۃ تو پڑھتے ہیں لیکن خود اپنی صلوٰۃ سے غافل ہیں۔ صلوٰۃ کے عمل کے بارے قرآن پاک کہتا ہے۔

بے شک صلوٰۃ بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ القرآن

یعنی حقیقی صلوٰۃ کی یہ خوبی ہے کہ جو بھی انسان حقیقی صلوٰۃ قائم کر رہا ہے۔ اس سے کبھی بے حیائی اور برائی نہیں ہو سکتی ہے اور جو انسان ظاہری طور پر صلوٰۃ پڑھ رہا ہے لیکن بے حیائی اور

برائی سے نہیں رک رہا تو اسے غور کرنا ہے اور غفلت کی صلوٰۃ سے نکل کر ایسی صلوٰۃ قائم کرنا ہوگی۔ جو انسان کو بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روک دے اور ایسا تبھی ممکن ہوتا ہے جب انسان خود پر خود روشن ہو کر اپنے ایمان کو مکمل کرتا ہے۔ جب ایمان مکمل ہو جاتا ہے۔ بس پھر انسان سے نہ بے حیائی کے کام ہوتے ہیں۔ نہ ایسا انسان برائی کرتا ہے۔

اس لیے ہم سب پر فرض ہے کہ خود پر خود روشن ہو کر اپنے ایمان کو مکمل کریں دائمی صلوٰۃ / ہمیشگی کی صلوٰۃ قائم کریں۔ اور مصلین دائمون یعنی ایسے نمازی بنیں جو ہمیشہ حالت صلوٰۃ میں رہتے ہیں۔

اسم اعظم

تم مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں یاد کروں گا۔ القرآن

واضح ہو گیا کہ جو بھی انسان اللہ پاک کو خلوص سے یاد کرے گا۔ اللہ پاک بھی اسکو یاد کرے گا۔ اکثر لوگ مومن بنے بغیر اسم اعظم ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں۔ کوئی اپنے نام کے حروف سے اسم اعظم ڈھوندرہا ہے۔ کوئی کیسے۔ کوئی کیسے۔ کوئی سوا لاکھ کی زکات دے رہا ہے۔ کوئی کیسے چلہ کاٹ رہا ہے لیکن رزلٹ صفر۔ میرے پاس کتنے ایسے لوگ آئے، جنہوں نے مختلف اعمال کی لاکھوں کی تعداد میں زکوۃ دی ہوئی تھی۔ لیکن رزلٹ صفر۔ وجہ یہ ہے کہ پرفیکشن (PERFECTION) نہیں ہے۔ جیسے میں نے کہا سب سے پہلے مومن بننا ضروری ہے اور مومن وہ ہے جس پر غیب ظاہر ہوا ہے۔ جو مشاہدہ کرلے۔ جب مشاہدہ کے بعد انسان میں نور وانرجی کی مقدار پوری ہو جاتی ہے تب کوئی بھی اللہ پاک کا اسم خلوص سے پڑھا جائے وہی اسم پھر اسم اعظم بن جاتا ہے۔ اور جس چیز کے لیے عمل یا وظیفہ پڑھا جا رہا ہوتا ہے۔ اس کا حقیقت میں مظاہرہ بننا لازم ہو جاتا ہے۔

لہذا انسان کو اپنے اندر سے کثافت ختم کر کے نور اور انرجی کو پورا کرنا چاہے۔ اسکے لیے سوچ وخیالات کی صفائی کی مشق، سٹریچ باڈی، انرمراقبہ اور ذکر اللہ خفی اور روحی طرز پر بہت اچھا رزلٹ دیتی ہیں۔ جیسے جیسے نور وانرجی کی مقدار بڑھتی جاتی ہے۔ انسان اسفل السافلین شعور سے اٹھتا جاتا ہے۔ اس پر کرم ہوتا جاتا ہے۔

روحانی روزہ

تمام رحمتیں ۔ تمام برکتیں ۔ تمام تعریفیں اس خالق ازل کے لیے جو اس وقت بھی ویسا ہی خالق مالک اور رب رہتا ہے جب کوئی تخلیق نہ تھی اور وہ ویسا ہی رب رہے گا جب کوئی تخلیق نہ ہوگی اور درود ہے اس عظیم الشان ہستی پر جو رحمت اللعالمین ہے صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سلام ہے ان تمام نیک ہستیوں پر جنہوں نے انسانیت کی فلاح اور بہبود کے لیے کام کیا۔

دیکھیں جو بھی بات یا حکم آیا ہے وہ مومنین کے لیے آیا ہے اور مومن کون ہے جو ایمان کی پرفیکشن (PERFECTION) میں ہوتے ہیں۔ جو زبان کے ساتھ اقرار کے بعد قلب یعنی اپنے مرکز عقل کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں جن کے اوپر غائب ظاہر ہوتا ہے یہ میں نے اپنے لیکچرز میں ایمان والے کون ہیں ان کی کیفیت بیان کی ہے اور جب ہم ایڈوانس کلاس میں گفتگو کر رہے تھے تو ایک بہت اچھی آیت مبارکہ غلام مصطفیٰ مورو جو نے دکھائی اور بہت دل خوش ہوا کہ روحانی سٹوڈنٹ نے بڑی محنت کی اور وہ حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے اب جب ہم اپنی زندگی کو دیکھیں گے اپنی کنڈیشن کو دیکھیں گے تو سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اپنے اندر روح بلالی پیدا کی جائے۔ ہمارے الفاظ تو وہی رہتے ہیں لیکن ہمارے اندر روح بلالی نہیں ہوتی۔ ایسے ہی جو ہمارے ایکٹ/ اعمال ہیں وہ ہوتے ہیں لیکن ان میں وہ ایمان والوں کی پرفیکشن (PERFECTION) نہیں ہوتی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ صوم میں آپ صبح سحری کرتے ہیں اور روزہ مکمل کرنے کے بعد آپ افطاری کرتے ہیں۔ اب ضروری یہ ہے کہ پہلے تو آپ کا ایمان پرفیکشن (PERFECTION) میں آ جائے یا کم از کم کچھ نہ کچھ تو ایمان کی حقیقت یعنی آپ پر اپنا آپ مشاہدے میں آئے اور آپ نے یہ بھی بات سنی ہے کہ جو بے

روح نمازیں ہیں ایسی نمازیں جو پرفیکشن (PERFECTION) میں ادا نہیں ہوتی اور ایسے صوم/ ایسے روزے جو پرفیکشن (PERFECTION) میں نہیں ہوتے ہیں، منہ پر مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے۔ تو اسی طرح جب صوم رکھتے ہیں تو روحانی نقطہ نظر سے صوم آپ نے کس کے لیے رکھا ہے۔ آپ عام طور پر یہ جواب دیں گے اور اس کا جواب بھی یہی ہے کہ اللہ کے لیے رکھا جاتا ہے۔ جو کام بھی اللہ کے لیے کیا جاتا ہے اس میں سب سے زیادہ پرفیکشن (PERFECTION) اور خلوص ہونا چاہیے۔

آپ جب سحری کے لیے اٹھتے ہیں تو اس میں کوفت اور بیزاری نہیں ہونی چاہیے بلکہ یہ خوشی ہونی چاہیے اور خوشی کا اظہار ہونا چاہیے کہ میں اس عظیم الشان رب کے لیے جو پروردگار عالم ہے۔ جو مختار کل ہے۔ جو خوبصورت ہے اس مختار کل کی خوشی کے لیے نئ سحری کرنے لگا ہوں۔

سحری کرتے ہوئے بالکل بھی آپ کو منہ نہیں بنانا چاہیے برا محسوس نہیں کریں بلکہ خوشی ہونی چاہیئے آپ کے چہرے پر اور جب آپ سحری کریں اس میں جلد بازی نہیں کریں زیادہ کھانا ٹھونسنے کی کوشش نہ کریں۔ ریلیکس ہو کر بڑی خوبصورتی کے ساتھ آپ سحری کریں اور کھانے پر دھیان رکھیں کھانا چبا چبا کر کھائیں اور پانی جب پیئے تو آہستہ آہستہ پانی پیئیں۔ جلد بازی نہ کریں۔ میں اکثر لوگوں کو دیکھتا ہوں انہیں بڑی جلدی ہوتی کھانا کھانے کی۔ ریلیکس۔ اطمینان اور سکون سے سحری کریں کیونکہ تم اس عظیم وشان رب کے لیے روزہ رکھ رہے ہو تو سب سے پہلے تو سحری میں پرفیکشن (PERFECTION) ہونی چاہیے۔ آپ کی جو سحری میں مال ہوتا ہے وہ حلال کا ہونا چاہیے لیکن فی زمانہ جو سسٹم ہے اکثر لوگ مجبور کر دیے گئے ہیں تو

سحری میں پرفیکشن (PERFECTION) کے بعد آپ کسی کو مت جتلایئے کہ آپ کا روزہ ہے۔ روزہ کیا لوگوں کے لیے رکھا ہے؟ روزہ آپ نے رکھا ہے مالک کل کے لیے۔ اس کی خوشنودی کے لیے، اس کی محبت میں، اس کے پیار میں۔۔ تو اس لیے آپ روزہ رکھ کر دوسروں پر احساس مت جتلاؤ اور یہ نہ پوچھتے پھریں کہ تیرا روزہ ہے کہ نہیں؟ اور لوگوں کو مت بتائیں کہ میرا روزہ ہے کیونکہ جس مالک کل کے لیے آپنے روزہ رکھا ہے۔ اسے پتہ ہے۔ پرسکون اور اطمینان میں رہیے۔ آپ نے روزہ رکھا ہے اللہ کی خوشنودی کے لیے، اللہ کی رضا کے لیے تو پھر اس کا دکھاوا کس بات کا کر رہے ہو؟ یہاں جو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ کھانے پینے کی چیزیں دیکھ کر میرا دل ہے۔ اس طرف چلا جاتا ہے، حیران کن بات ہے۔ جب آپ نے روزہ رکھا ہی مالک کے لیے ہے تو کیوں آپ کا ذہن ادھر ادھر جاتا ہے؟ ذہن میں صرف اللہ کی رضا رہے اور ذہن ادھر ادھر جانا ہی نہیں چاہیے۔ روحانی بندوں کا ذہن سوائے اللہ کی خوشنودی کے اور کسی بات کی طرف نہیں جاتا۔ آپ حقیقی روحانی بندے کے سامنے۔ جب اس نے روزہ رکھا ہے وہ حالت صوم میں ہے، آپ لاکھوں کروڑوں متنجن۔ مرغ۔ فروٹ رکھ دیں اس کا تو ذہن نہیں جائے گا۔ اس کو پتہ ہے کہ میں نے اللہ کے لیے روزہ رکھا ہوا ہے۔ وہ اپنے اللہ کی محبت میں گم ہوتا ہے۔ اسی طرح جب آپ کو بھوک لگے یا پیاس لگے تو اس میں یہ مت بتایئے کہ میں نے روزہ رکھا ہے۔ مجھے پیاس بڑی لگ رہی ہے۔ میں نے روزہ رکھا ہے مجھے بھوک بڑی لگتی ہے یہ کیا ہے؟ پیاس لگی ہے اس پیاس کی طرف دھیان کرے اس توجہ اور ارادہ کے ساتھ کہ جو مجھے پیاس لگی ہے۔ یہ میں نے جو روزہ رکھا ہے۔ میں نے جو صوم رکھا ہے اس مختار کل کے لیے یہ مجھے پیاس لگی ہے۔ اس مختار کل کی خوشنودی کے لیے ہے۔ آپکو خوش ہونا چاہیے۔ آپ کو بھوک کا

احساس ہو، مت جتلائیے کہ مجھے بھوک لگی ہے۔ اکثر لوگ جو کہتے ہیں مجھے روزہ لگ رہا ہے انتہائی برے الفاظ ہیں تو ان میں خلوص نہیں ہے۔ ان میں وہ محبت اور چاہت نہیں ہے جو خدا کے لیے ہونی چاہیے۔ جب یہ پرفیکشن (PERFECTION) نہیں ہے تو ایسے روزے قبول نہیں ہوا کرتے ہیں روحانی طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ چیز وہی قبول ہوتی ہے جس میں انتہا کا خلوص ہو اور اللہ پاک خلوص والی چیز کو ہی قبول اور پسند کرتا ہے۔ اب جب یہ آپ کو پیاس لگے اس پیاس کو محسوس کریں۔ اس پیاس کی طرف دھیان کریں آپ کو بھوک لگی ہے اس بھوک کی طرف دھیان کریں۔ اس بھوک کو محسوس کریں کہ کس کو بھوک لگ رہی ہے۔ کس کو پیاس لگ رہی ہے۔ جب ہم مٹی کا جسم چھوڑ دیتے ہیں تو یہ جو مٹی کا وجود ہے نہ اسے بھوک لگتی نہ اسے پیاس لگتی ہے۔ ایسی کون سی چیز ہے اس مٹی کے وجود میں جسے بھوک اور پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ اس کو محسوس کرو۔ اپنے اندر میں جاؤ اس کو محسوس کرو بار بار محسوس کرو۔ اور ایک بات اور بتا دوں کیونکہ روزہ اللہ کے لیے ہے اور اللہ نے ہی اس کا اجر دینا ہے۔ تو اب دیکھیں:

لَّعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ (آل عمران: 61).

اللہ کی لعنت ہے جھوٹوں پر۔

اب آپ نے روزہ رکھا ہے تو روزہ دار کو تو اللہ کی محبت ملنی ہے پیار ملنا ہے اس پر لعنت نہیں آ سکتی۔ تو جیسے ہی آپ نے روزہ رکھ کر جھوٹ بولا۔ روحانی طور پر جیسے ہی آپ نے جھوٹ بولا ہے۔ اللہ کی لعنت آپ پر آ گئی ہے۔ تو روزہ روحانی طور پر آپ کا ٹوٹ چکا ہے۔ ایسے ہی تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی غیبت نہ کرے یہ ایسا ہی ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔

روزے کی حالت میں کچھ کھا نہیں سکتے ہیں۔ جب آپ حلال چیزیں نہیں کھا سکتے تو پھر

جیسے غیبت کریں گے تو پکا غیبت کی وجہ سے تمہیں لگ رہا ہے جیسے تم مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو۔ جیسے ہی تم نے روزہ رکھ کر/صوم رکھ کر کسی کی غیبت کی اسی وقت ہی تمہیں یہ ہوا کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو تو روحانی طور پر جیسے یہ ایکٹ/عمل ہوگا تو تمہارا روزہ ہی نہیں رہا۔ اس لیے روزہ رکھ کر ان تمام چیزوں سے دور ہٹنا ہوتا ہے۔ جب ہم اپنے اندر جاتے ہیں اپنے ایمان کی پرفیکشن(PERFECTION) کرتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں وہ جب صوم رکھتے ہیں ان کا ذہن ان باتوں کی طرف نہیں جاتا ہے ان کا ذہن اسی بات کی طرف رہتا ہے کہ میں جو سحری کر رہا ہوں میں خدائے بزرگ و برتر کی رضا کے لیے کر رہا ہوں۔ اس مختار کل کے لیے کر رہا ہوں۔ میں جو سحری میں پانی پی رہا ہوں میں جو کھانا کھا رہا ہوں اس مختار کل کی محبت میں کھا رہا ہوں۔ جب روحانی بندوں کو پیاس لگتی ہے اس پیاس کو محسوس کرتے ہیں۔ پیاس کی طرف دھیان کرتے ہیں کہ یہ پیاس کس کو لگ رہی ہے اگر میں آج مٹی کا جسم چھوڑ دوں۔ تو مرے ہوئے بندے نے کبھی پانی نہیں مانگا، مرے ہوئے بندے کو کبھی پیاس نہیں لگی، تو پھر یہ پیاس کس کو لگ رہی ہے یہ پیاس کون محسوس کر رہا ہے؟ اس طرف دھیان دیں۔ یہ جو صوم ہے جو صلوٰۃ ہے۔ یہ سب سے بہترین مراقبہ ہے۔ اب جب صوم میں روحانی بندے بھوک کو محسوس کرتے ہیں پھر ان کا ذہن اسی طرف جاتا ہے یہ کون ہے بھوک محسوس کرنے والا اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ روحانی بندوں کے روزہ میں ساری کی ساری اللہ کی رضا ہوتی ہے۔ اس میں سارے کا سارا اللہ پاک کا پیار ہوتا ہے۔ اس لیے ان کا ذہن ادھر ادھر نہیں بھٹکتا ہے۔ تو آپ لوگوں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اس طرح روزہ رکھیں۔ اسی طرح جو افطاری کرتے ہیں روحانی بندے کو اللہ پاک حق حلال کی ہی روزی دیتا ہے۔ اور جب

افطاری کر رہے ہو تو خوش ہو۔ مسکراؤ۔ سب سے پہلے اس مالک کل کا شکرادا کرو جس نے تمہیں روزہ رکھنے دیا، تم سے وہ مالک کل راضی ہے تو تم کو روزہ مکمل کرنے دیا۔ تم نے روزہ کے دوران جھوٹ نہیں بولا۔ غیبت نہیں کی۔ ملاوٹ نہیں کی ہے۔ پرفیکشن(PERFECTION) میں رہے ہو اب تم افطاری کر رہے ہو۔ اب دھیان کو اس افطاری کی طرف کرو۔ کھانا جلدی جلدی نہ کھاؤ۔ افطاری میں بھی ریلیکس، پرسکون ہو کر کھاؤ اور کھانا آہستہ آہستہ چبا کر کھاؤ۔ اس کھانے کو محسوس کرو۔ اس کھانے کا مزہ لو۔ جب تم پانی پیتے ہو آہستہ آہستہ پانی پیو۔ اس پانی کے ذائقہ کو محسوس کرو۔ دو دو تین تین گھونٹ پانی کے لیں۔ پانی کے ذائقہ کو محسوس کرو۔ روحانی بندے خوشی میں دوبارہ کہہ رہا ہوں۔ روحانی بندوں کی سحری بھی خوشی میں ہوتی ہے روحانی بندے جو پورا دن روزہ رکھتے ہیں وہ بھی خوشی میں ہوتا ہے اور جب افطاری ہو تو وہ بھی خوشی میں ہوتی ہے۔ روحانی بندوں کا ہر کام، ہر ایکٹ/عمل اللہ پاک کی محبت میں ہوتا ہے۔ جب تم ایسے روزہ رکھو گے جس طرح میں نے بتایا ہے۔ جب پرہیز کرو گے تو لازمی بات ہے کہ تمہارے اوپر جو روزے کے بے شمار فوائد ہیں وہ ظاہر ہوں گے اور روزے کیوں فرض ہیں تا کہ تم متقی بنو . پرہیز گار بنو اور انسان متقی اور پرہیز گار تب ہی بنتا ہے جب وہ اندر سے اپنے اندر سے روشن ہوتا ہے خود پر خود روشن ہوتا ہے۔ روحانی بندوں کو جو بھوک لگتی ہے اس بھوک میں ہی مزہ لیتے ہیں انہیں بھوک میں ہی سرور آتا ہے۔ روحانی بندوں کو جو پیاس لگتی ہے وہ پیاس میں ہی سرور لیتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اگر تھوڑی سی مٹی کے جسم میں کمزوری آجاتی ہے تو اس کمزوری کی طرف دھیان کرتے ہیں۔ اس کمزوری کو محسوس کرتے ہیں کہ کون ہے جو یہ کمزوری محسوس کر رہا ہے اس طرح یہ ہے اصل روحانی صوم۔ یہ ہے روحانی روزہ۔

تمام عالمین میں سرکار ﷺ کے روبرو روحانی طور پر درود شریف پڑھنے کا طریقہ

تمام عالمین میں سرکار ﷺ کے روبرو روحانی طور پر درود شریف پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

حرکت صعود اور حرکت نزول میں۔

باقی اعمال وظائف مراقبہ جات پہلے حرکت نزول میں اور بعد میں حرکت صعود میں ہوتے ہیں لیکن درود شریف پہلے حرکت صعود اور بعد میں حرکت نزول میں پڑھا جاتا ہے۔ درود شریف پڑھنے کا حکم بھی مومن کے لیے ہے۔ اور مومن وہ ہے جس کا ایمان زبان سے اقرار کے بعد قلب سے تصدیق یعنی مشاہدہ کے بعد پرفیکشن (PERFECTION) میں آئے۔ اور ایسا تبھی ممکن ہوتا ہے جب انسان خود پر خود روشن ہو

اللہ پاک نے اپنے آپ کو رب العالمین کہا

اور سرکار ﷺ کو رحمت العالمین کہا۔

جہاں جہاں کوئی جہاں ہے۔ کوئی عالم ہے۔ ہماری سرکار اسکے لیے رحمت ہیں اور موجود ہیں۔

سرکار جو نور علی نور ہیں۔ انکی حقیقی زیارت کے لیے حقیقی درود شریف تمام عالمین میں کس طرح پڑھا جاتا ہے سکھایا جائے گا۔

جس سے سرکار ﷺ کی تمام عالمین میں حقیقی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ خاص طور پر عالم باہوت میں مجلس محمد ﷺ کا حقیقی مشاہدہ ہوتا ہے۔ روحانیت میں درود شریف سرکار ﷺ کے روبرو پڑھا جاتا ہے۔ فنا فی اللہ سے پہلے ضروری ہے۔ رحمت العالمین ﷺ کے نورو

رحمت سے منور ہوا جائے۔

ایسا حقیقی دورد شریف پہلے حرکت صعود اور پھر حرکت نزول میں پڑھنے سے ہوتا ہے۔ رحمت العالمین ﷺ کا تصور تخلیقات کے اندر محدود نہیں ہوسکتا ہے۔ رحمت العالمین ﷺ کا تصور تمام ہی عالمین میں پرفیکشن (PERFECTION) میں ہونا چاہیے۔ کم از کم ایک گھنٹہ درود شریف حرکت صعود میں پڑھیں۔ ایسا دورد شریف پڑھنے کا طریقہ اس سے پہلے نہ کبھی کسی کتاب میں پڑھا ہوگا نہ سنا ہوگا۔

یہ درود شریف روحانی چودہ خاندانوں کے پیشوا کے شعور و نور میں پڑھا جائے گا۔ کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ طریقہ پہلے کتابوں میں نہیں لکھا گیا یا بتایا نہیں گیا اسکا جواب یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کا حکم مومنین کو دیا گیا ہے۔ اب ایک ہے نام نہاد مومن جو کے چند ایک کو چھوڑ کر تقریباً سبھی ہیں۔ ایک ہیں حقیقی مومن جن کو اللہ نے مومن کہا ہے۔ ایسے لوگ جن پر غیب ظاہر ہوا اور غیبوں میں حرکت صعود میں سب سے پہلا غیب انسان خود ہے۔ انسان کہتا تو ہے کہ میرے اندر روح ہے لیکن روح کا مشاہدہ نہیں ہے۔ کامیاب وہ ہے جو خود روح کا مشاہدہ کرے۔

تم لوگ کیوں نہیں غور کرتے کہ تم لوگ اپنے ہاتھوں کو دائیں بائیں اوپر نیچے حرکت دے سکتے ہو لیکن اپنے دل کو اوپر نیچے دائیں بائیں حرکت نہیں دے سکتے ہو۔ لیکن کوئی طاقت تمہارے دل کو دھڑکا رہی ہے۔ تم اپنے بال اور ناخن نہیں بڑھاتے لیکن یہ بڑھ جاتے ہیں۔ آخری ایسی کونسی طاقت ہے۔ نور ہے انرجی ہے جو تمہارے اندر یہ کام کرتی ہے۔ تم کہو کہ میری روح۔ تو کیا تم پر تمہاری روح ظاہر ہوگئی ہے۔ کیا انسان پر اسکی روح ظاہر ہوئی یا نہیں۔ کیا روح

کے اندر موجود ڈیٹا ظاہر ہوا یا نہیں؟

حوالہ سورت اعراف آیت نمبر 171.172, سورت یسین آیت نمبر 60.61.

اور مومن پر اللہ اور اسکے فرشوں کی طرف سے یصلی ہوتی ہے حوالہ سورت احزاب۔

جو انسان ابھی خود پر خود ظاہر نہیں ہوا۔ وہ ابھی کیسے مومن ہو سکتا ہے۔ درود شریف پڑھنے کا طریقہ قرآن پاک میں تو نہیں لکھا۔ جس نے سرکار ﷺ سے پوچھا ہوگا کہ آپ جناب ﷺ پر روبرو درود شریف کیسے پڑھنا ہے اور جب ظاہری جسم اطہر پردہ ہو جائے تب عالمین میں کیسے درود پڑھنا ہے؟ تو اسکو بتا دیا گیا ہوگا جس نے نہیں پوچھا ہوگا اسے نہیں بتایا گیا۔ آپ لوگ یا آپ لوگوں کے مرشد جنکا دعوی مجلس محمد ﷺ یا مقام احدیت جانے کا ہے۔ اللہ یا جناب رسول ﷺ سے پوچھ لیں کہ سرکار ﷺ جب عالمین کے لیے رحمت ہیں تو عالم ناسوت میں رہتے ہوئے تمام عالمین میں کیسے سرکار ﷺ کے روبرو درود شریف پڑھنا ہے۔

حدیث نمبر 120 صحیح بخاری کی کہتی ہے دو علوم آئے ایک ظاہر کیا ایک نہیں۔ اگر دوسرا ظاہر کروں تم لوگ میرا گلہ کاٹ دو۔ باقی کسی کو موجودہ قائم آل محمد ص تک رسائی کا وہم ہے وہ انسے پوچھ لیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں اپنی موت کا وقت معلوم کر لیں۔ حد ہے لوگوں کی جہالت کی۔ روحانی بندے موت کا معلوم نہیں کرتے کیونکہ انکو پتہ ہے ہم مٹی کا جسم نہیں مٹی کے جسم کو چلانے والے یعنی روح ہیں۔ اور روح کو موت نہیں۔ روح کا مین سورس روحی ہے۔ حوالہ سورت ص۔

روحانی بندے اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور قائم آل محمد ﷺ سے یہ سیکھتے ہیں اور experience کرتے ہیں کہ روح اپنے مین سورس روحی میں کیا تھی۔ باقی رہی بات درود شریف کی یہ مجھے میرے مرشد میرے دادا حضور پیر سید محمد صدیقؒ شاہ صاحب سے سینہ بہ سینہ

منتقل ہوا ہے اور میرے قائم مقام کے سینہ کا راز ہے جو حقداران کو ہی ملے گا۔

تمام عالمین میں سرکار دو عالم محمد ﷺ کے روبرو درود شریف پڑھنے کا طریقہ سینہ بہ سینہ اور قابل لوگوں کو منتقل کیا جائے گا۔

مجلس محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ہر ولی اللہ کی خواہش۔

قرآن پاک میں واضح طور پر تکوینی اور تشریحی نظام کو واضح کیا گیا ہے۔
حضرت موسیٰ ع اور علم لدنا کے حامل شخص کے ذریعے۔
حضرت سلیمان ع اور علم لدنا کے حامل شخص کے ذریعے
اور ہماری سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تمام انبیاء اور اولیاء کے سردار ہیں۔
تخلیقی طور پر نظام کائنات کو مربوط طور پر چلانے کا ہیڈ کوارٹر مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ دوبارہ کہہ رہا ہوں۔ میں نے تخلیقی طور پر کہا ہے۔ اللہ پاک کی ذات پاک کسی بھی طور پر کسی بھی تخلیقی زاویہ سے نہیں سمجھی جاسکتی ہے۔

اللہ پاک کے تمام احکامات پر عمل درآمد مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے کروایا جاتا ہے۔

ایک کتاب میں مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام پر پڑھا۔ حیرانگی ہوئی کہ وہ مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ازل میں لکھتے ہیں۔ ازل میں صرف اللہ پاک کی ذات ہی ہوتی ہے۔ اور عالم احدیت میں کسی بھی طرح کوئی تقسیم نہیں ہو سکتی ہے۔

جبکہ مجلس کے معنی بیٹھنے کے ہیں۔ اور یہ عمل اس وقت ہوتا ہے جب تخلیق معرض وجود میں ہو۔ اور جب کوئی بھی تخلیق وجود میں آجائے تب ازل نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس کتاب میں لکھی گئی بات سچائی پر پورا نہیں اترتی ہے۔

خیر تکوینی نظام کا ہیڈ کوارٹر مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہیڈ کوارٹر عالم باہوت میں مقام ------------ ہے

ہر ولی اللہ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقام و مرتبہ ملے۔

روحانیت میں ہر انسان کو وہ مقام ملتا ہے جتنی اسکی محنت ہوتی ہے۔

لیکن جب کوئی انسان درود تشریف کو حرکت صعود میں تمام عالمین میں سرکار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو پڑھتا جاتا ہے اور ساتھ لاالہ الا اللہ کو قائم کرتا جاتا ہے۔ اور پھر تمام روحانی منازل سے اوپر الا اللہ ھوالا اللہ کے ذریعے experience کرتا ہے کہ جب کچھ نہ تھا تب کیا اور کیسے تھا۔ وہی انسان عالم باہوت میں قائم ہوتا ہے۔ اور درود شریف کو حرکت نزول میں experience کرتا ہے۔ وہی انسان مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے وقت کا سب سے بڑا مقام پاتا ہے۔

مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ منظر کشی میں نے اپنی نعت شریف میں کی ہے۔ روحانی طور پر مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منظر کشی ایسی ہے۔ کہ سامنے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سب سے بڑی ہیرے موتیوں کی کرسی ہے۔ ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کرسی ہے۔ دائیں طرف تمام انبیاء اکرام تشریف رکھتے ہیں۔ اور بائیں طرف تمام صحابہ اکرام تشریف رکھتے ہیں۔ دونوں طرف اپنے اپنے دور کے تکوینی نظام کے اولیاء اللہ ہیں۔ ہر ولی اللہ جب دنیاوی طور پر پردہ کرتا ہے تو اسے خواجہ خواجگان کا درجہ دیا جاتا ہے. خواجہ خواجگان کی مزید زونز کے حوالے سے اقسام ہیں۔

عام طور پر کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ فنافی اللہ اور بقاباللہ کے بعد تکوینی نظام ملتا ہیں۔ وہ غلط ہیں۔ کیونکہ فنافی اللہ اور بقاباللہ کے بعد کوئی کسی کے ماتحت روحانی طور پر کام نہیں کرسکتا ہے۔

موجودہ تکوینی نظام کا ہیڈ اور تمام تکوینی نظام سامنے تشریف رکھتا ہے اور اپنی ہفتہ وار۔ چھ ماہ کی اور سالانہ رپورٹس مجلس محمد مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کرتا ہے۔

مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مندرجہ ذیل اجلاس ہوتے ہیں

- خاص الخاص اجلاس
- یہ سال میں ایک بار ہوتا ہے
- خاص اجلاس
- یہ چھ ماہ میں ایک بار ہوتا ہے
- تکوینی ہفتہ وار اجلاس
- یہ اجلاس ہر جمعرات کو ہوتا ہے۔

مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مزید تفصیل قابل روحانی طالب علموں کی عنایت کی جائے گی۔

میرے نزدیک جس انسان نے مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں دیکھی۔ اسکی زندگی بیکار ہے۔

کیا کمال ہے۔ ہر طرف نور ہی نور ہے۔

روحانی نقطہ نظر سے حقیقت شرک۔

شرک گناہ عظیم ہے۔ اللہ جو چاہے گا گناہ معاف کر دے گا۔ لیکن شرک معاف نہیں کرے گا۔ عام طور پر لوگ شرک صرف اتنا سمجھتے ہیں کہ کسی بت یا کسی اور چیز کو سجدہ کرنا شرک ہے۔

لیکن جب ہم حقیقت میں روحانی نقطہ نظر سے شرک کو دیکھتے ہیں تو اللہ پاک قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا (۴۳) سورۃ الفرقان

ترجمہ: کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے۔

اب دیکھیں وہ شخص ظاہری طور پر تو کسی بت یا چیز کو سجدہ نہیں کر رہا۔ لیکن دولت کا اتنا پجاری کہ دولت کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے۔ یعنی شرک کر رہا ہے۔

ایسے ہی اللہ پاک کا اختیار ہے کہ وہ شرک کے علاوہ دوسرے گناہ معاف کر دے۔ لیکن کیا وہ یہ گناہ معاف کرے گا۔ یہ اسکا اختیار ہے۔ اور اس نے ہی تمام اصول و ضوابط بنائے ہیں۔

ایسے ہی اللہ پاک نے خود کو علیم و خبیر کہا ہے یعنی اللہ پاک کو ہر چیز کا علم اور خبر ہے۔ اب کوئی شخص اللہ پاک کو ظاہری طور پر تو علیم و خبیر سمجھ رہا ہے لیکن اللہ پاک کے علیم اور خبیر ہونے کے باوجود گناہ کر رہا ہے۔ ایسا شخص شرک کر رہا ہے۔ ہر وہ شخص شرک کا مرتکب ہے جو اللہ پاک کو علیم و خبیر ظاہری طور پر مان تو رہا ہے۔ لیکن گناہ کر رہا ہے۔ ہر وہ شخص شرک کر رہا ہے جو اللہ پاک کے علاوہ کسی دوسرے یا خود کو خوش کرنے کے لیے اللہ پاک کے احکامات کے خلاف جا رہا ہے۔

عام طور پر لوگوں میں غلط فہمی پائی جاتی ہے۔

یہاں ایک مرشد کامل کا واقعہ بیان کر رہا ہوں۔ تا کہ آپ لوگ سمجھ سکو۔

مرشد کامل کے پاس دو مرید حاضر ہوئے کہ انکی معرفت و علم کا امتحان لیا جائے۔

ہر ایک کا اپنا اپنا نور ہے۔ ہر ایک کو اسکی محنت کا پھل ملنا ہے۔

مرشد نے دونوں مریدوں سے کہا کہ ایسی جگہ ایک منٹ کے لیے کھڑے ہونا جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھے۔

دونوں مرید کچھ دیر کے بعد مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ایک نے کہا کہ مرشد محترم۔ میں ایسی جگہ چھپا جہاں مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا تھا۔

میں نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔ اس لیے مجھے کسی نے نہیں دیکھا۔

دوسرا خاموشی کے ساتھ کھڑا رہا۔

جب مرشد نے پوچھا کہ آپ خاموش کیوں ہو۔

وہ مرید بولا کہ جناب مرشد۔ میں جہاں بھی چھپتا۔ مجھے احساس ہوتا کہ یہاں بھی مجھے اللہ دیکھ رہا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ایسی کوئی جگہ ہی نہیں۔ جہاں ہم اللہ پاک سے چھپ سکیں۔

یہ سن کر اسکے مرشد بہت خوش ہوئے اور بولے

بس تم نے معرفت کو حاصل کر لیا ہے۔

اللہ پاک کی طاقت ہے کہ اللہ پاک کہتے ہیں۔

کن۔ ہو جا

فیکون۔ پس وہ ہو جاتا ہے۔

یہ اللہ پاک کی طاقت ہے۔ لیکن جب ہم قرآن پاک پڑھتے ہیں۔ ہمیں ایسا نظر نہیں آتا کہ اللہ پاک نے کن کہا اور کائنات بن گئی۔

بلکہ ایسا لکھا ہے کہ اللہ پاک نے کائنات چھ یوم میں مکمل کی۔ اب ایسے لوگ جنہوں نے لا الہ کو روحانی طور پر نہیں سمجھا۔ انکو نہیں پتہ کہ یہ چھ یوم کیا ہیں کیونکہ جب ہمارا ظاہری سورج ہی نہیں تھا تو دن اور رات کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہاں کچھ لوگ اپنی جان چھڑانے کے لیے یوم کا مطلب یا ترجمہ تجلی کر لیتے ہیں۔ جو غلط بات ہے۔ تجلی۔ تجلی ہے اور یوم۔ یوم ہے۔ وہ چھ یوم کونسے اور کیسے تھے یہ بات ہم اپنے ایڈوانس سٹوڈنٹس کو بتا چکے ہیں۔ اس پر ہمارا پورے چار گھنٹے کا لیکچر تھا۔ لوگوں کا مسئلہ یہ ہے کہ بس سنی سنائی باتوں پر اور اپنے ظنی خیالات پر چلتے ہیں۔ کاش لوگ حقیقی طور پر لا الہ کو سمجھتے اور تخلیقات سے اوپر اٹھ کر اسکا experience کرتے۔ لیکن لوگ نہ اپنے ہی اندر جاتے ہیں۔ نہ خود پر خود روشن ہوتے ہیں۔ جب لوگ ایسا نہیں کرتے تب خود سے قصے کہانیاں بناتے ہیں۔

اب آیت مبارکہ پر غور کریں

اللہ زمین و آسمانوں کا نور۔ اسکے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو۔ طاق میں ایک چراغ ہو۔ چراغ ایک قندیل/ فانوس میں ہو۔ فانوس ایک چمکتا ہوا ستارہ۔ جس میں مبارک درخت زیتون کا تیل ہو جو ابھی بھڑک اٹھے۔ جو نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف۔ نور پر نور۔

کتنی خوبصورت آیت مبارکہ ہے جو انسان کو تمام تخلیقات سے اوپر اٹھ کر اللہ پاک کے نور کو سمجھا رہی ہے۔

روحانی نقطہ نظر سے شرک یہ ہے کہ کسی بھی طرح اللہ پاک کی حاکمیت نور اور انرجی اور اللہ

پاک کے امر میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔

ہر انسان جو خود کو انسان کہہ رہا ہے۔ وہ کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے اپنے سامنے لوگوں کو مرتے دیکھا ہے۔ اور آپ نے بھی مر جانا ہے۔ جو آپ خود کو سمجھ رہے ہو۔ اکرم۔ اسلم۔ کوئی بھی نام جو آپکا ہے۔ اگر اللہ پاک کا نور انرجی جسے عام الفاظ میں آپ لوگ روح کہتے ہیں۔ یا امر کہتے ہیں۔ چھوڑ دے تو آپکا اپنا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ یعنی آپ خود رہتے ہی نہیں ہیں۔ یہاں یہ بات واضح کر دوں۔ اکثر لوگ روح کو امر کہتے ہیں جو غلط ہے۔ روح امر نہیں۔ امر سے ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ پاک فرماتے ہیں کہ

آپ سے روح کے بارے پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیئے

روح میرے رب کے امر سے ہے۔ یعنی امر ہوا۔ اور امر کس پر ہوا۔ امر روحی پر ہوا۔

پھونک دوں اس میں اپنی روح سے۔

حوالہ سورۃ ص

یعنی اللہ نے اپنی روح سے کیا پھونکا۔ یہ جاننا اور experience کرنا ہی اصل بات ہے۔ کچھ جاہل دو نمبر لوگ ایسے ہی اپنے مریدوں کو الٹ پلٹ قصے اور کہانیاں سناتے ہیں کہ نہیں اس سے اوپر بھی بہت کچھ ہے۔

حالانکہ وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جہاں فنا فی اللہ کا experience ہوتا ہے۔

وہاں ہی بقا باللہ کا experience ہوتا ہے۔

اچھا ایسے جعلی و پکھنڈی لوگ جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے experience کی بات تو کرتے ہیں۔ لیکن جواب اس بات کا بھی نہیں دے سکتے کہ

سورت انبیاء کی آیت نمبر ۳۰ میں زمین و آسمانوں کے ملے ہونے یا بند ہونے کی جو بات ہے۔

اس میں کیا حکمت تھی۔

یعنی زمین و آسمان ملا کر بنا کر رکھنے کی کیا حکمت تھی

یا زمین و آسمان کو بند رکھنے کی کیا حکمت تھی۔

دوبارہ کہہ رہا ہوں۔ میں نے حکمت پوچھی ہے۔ کیونکہ اللہ پاک کا ہر کام حکمت سے ہوتا ہے۔

خیر واپس عنوان شرک پر بات کرتے ہیں۔

تو آپ کا وجود کس بات پر قائم ہے۔ روح پر اور روح اللہ کے امر سے ہے۔ یعنی جیسے ہی امر ختم ہو یا روح جس کا مین سورس روحی ہے۔ آپکے اس مٹی کے وجود کو چھوڑ دے تو آپکا اپنا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔

تو پھر شرک کیا ہوا۔ شرک یہ ہوا کہ آپ اپنے وجود کو اللہ پاک کے امر و روح سے الگ سمجھیں تو یہ شرک ہے۔ آپکو حقیقت تک رسائی کے لیے اپنے اندر موجود روح جو کہ رب کے امر سے ہے۔ اسکی کھوج کرنا ہوگی۔ تاکہ آپ کے تمام اعمال اللہ پاک کے بتائے گئے طریقہ کے مطابق ہو جائیں۔ اور آپ شرک سے بچ سکیں۔

ایڈوانس مشقیں

(Advance Exercises)

مندرجہ ذیل روحانی مشقیں۔ایڈوانس سٹوڈنٹس کو آستانہ عالیہ پر سکھائی جاتی ہیں۔

1۔حضور رحمت العالمین ﷺ کے روبرو درود شریف حرکت نزول اور صعود میں پڑھنا۔

2۔تیسری آنکھ کھولنے کا حقیقی سینہ بہ سینہ عمل۔

3۔نور وانرجی پر کنٹرول کا مراقبہ۔

(یہ مراقبہ تکوینی نظام کی بنیاد ہے اور ایڈوانس سٹوڈنٹس کو سکھایا جاتا ہے۔)

4۔نور وانرجی جانچنے کی مشق۔

(یہ مشق بھی ایڈوانس سٹوڈنٹس کو سکھائی جاتی ہے تا کہ وہ نور وانرجی کی روحانی طور پر جانچ کرسکیں۔)

5۔حقیقی روحانی پرواز کا سلسلہ عالیہ کا سینہ بہ سینہ راز۔

(ایڈوانس سٹوڈنٹس کو آستانہ پر سکھایا جاتا ہے۔)

6۔تکوینی مخلوق سے ملاقات کی مشق۔

(یہ مشق دریا پر پہلے حرکت نزول اور پھر حرکت صعود میں سکھائی جاتی ہے۔)

7۔انبیاکرام اور اولیااللہ کی حقیقی زیارت کا عمل بھی ایڈوانس سٹوڈنٹس کو سکھایا جاتا ہے۔

8۔معرفت کی اقسام اور خاص طور پر چشتی صابری معرفت۔

(تمام سوچوں خیالوں اور تمام تخلیقات سے پہلے کی معرفت سب سے ایڈوانس سٹوڈنٹس

کوسکھائی جاتی ہے۔)

9۔روحانی چراغ

10۔ختم شریف اور ایصال ثواب کا طریقہ

11۔کتاب علین وکتاب سجین کا مشاہدہ حرکت نزول وصعود میں۔

بغیر کسی مداخلت اور مداخلت کے ساتھ

12۔روح کی ورکنگ ومعرفت بنی آدم کی پشت سے نکلنے کے بعد

حوالہ سورت اعراف آیت نمبر 171

روح کی ورکنگ ومعرفت روحی پر امر ہونے کے بعد۔حوالہ سورت ص

13۔ بنی آدمؑ کی زندگیوں کا مشاہدہ EXPERIENCE

14۔اللہ پاک کے نور کی معرفت کے لیے روحانی چراغ کا عمل

ایڈوانس سٹوڈنٹس کوسکھایا جاتا ہے۔

15۔سلسلہ عالیہ کا سینہ بہ سینہ ختم شریف/ ایصال ثواب کا طریقہ

یہ طریقہ شروع میں ختم شریف اور ایصال ثواب کے لئے، ایڈوانس کلاس میں یہ عمل حقیقی کشف القبور اور عالم اعراف میں داخل ہونے کے لیے ہے۔ یہ بھی ایڈوانس سٹوڈنٹس کوسکھایا جاتا ہے۔

16۔معرفت کی اقسام کا مشاہدہ اور EXPERIENCEاور خاص طور پر چشتی صابری معرفت۔تمام سوچوں خیالوں اور تمام تخلیقات سے پہلے کی معرفت سب سے ایڈوانس سٹوڈنٹس کوسکھائی جاتی ہے۔

اصل معرفت یہ ہے کہ وجودی زندگی وشعور سے پہلے کی زندگی اور شعور اور انکا مین سورس کیا تھا؟ وجودی زندگی اور شعور کیا ہے؟ اور کیسے قائم ہے؟ اور انکا مین سورس کیا ہے؟ اور وجودی زندگی وشعور کے بعد کی زندگی اور شعور کیا ہے؟ اگر یہ آپکا ذاتی EXPERIENCE ہے تب مبارک۔ اگر تمہارا ذاتی EXPERIENCE نہیں ہے تب ایسا کامل گرو تلاش کرو جس نے پہلے خود ان تمام زندگیوں وشعوروں اور انکے مین سورس کا EXPERIENCE کیا ہے؟ اور جو آپکو ان تمام زندگیوں اور شعوروں اور انکے مین سورس کا EXPERIENCE کروا سکے۔ اسکے علاوہ باقی سب زبانی جمع خرچ اور صفر ہے۔ میں یہ تمام EXPERIENCE خود کر چکا ہوں اور آپکو EXPERIENCE کروا سکتا ہوں۔ حتی کہ خالی دعوی کرنے والے لوگوں کو اس معرفت کے نام تک کا نہیں پتہ۔ باقی مشقیں جو وقت آنے پر ظاہر کر دی جائیں گی۔

جو کہے کہ بس عشق کافی ہے۔ اس سے کہیں عشق سے پوچھ کر یا جو کہے میں نے اللہ کو پالیا یا میں یا میرا مرشد غوث، قطب، خواجہ، ابدال، قلندر ہیں یا میرا یا میرے مرشد کا ذکر قلب جاری ہے یا تصور اسم ذات اللہ مکمل ہے یا کوئی بھی اور دعوی کرے۔ اس سے آپ لوگ ان مشقوں کے بارے پوچھ کر بتا سکتے ہیں۔ ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ جو ان مشقوں کو گوگل کرنا چاہیں، کر سکتے ہیں۔ یہ مشقیں آپکو کہیں اور سے نہیں ملیں گی۔ جو میرے حقیقی قائم مقام سربراہ سلاسل ہونے کا ثبوت ہیں۔

سپریم معرفت

روحانی ضرب الا اللہ۔ روحانی ضرب ھو۔ روحانی ضرب الا اللہ ھو الا اللہ۔

روحانی ضرب سے مراد ذکر ہوتا ہے لیکن کیونکہ یہ ذکر مخصوص طریقہ کار سے کیا جاتا ہے۔ اس لیے انہیں روحانی ضرب کہتے ہیں۔ جب کوئی تخلیق نہیں تھی۔ تب بھی ایک کمال تخلیق کار موجود تھا، ہے اور ہمیشہ رہتا ہے۔ تخلیق کار کسی بھی طرح ٹائم اینڈ سپیس میں نہیں آ سکتا ہے۔ باقی تمام تخلیق ٹائم اینڈ سپیس میں آتی ہے۔ سورت ھود آیت نمبر ۷ میں ارشاد ہے کہ

وکان عرشه علی الماء

اور اسکا عرش پانی پر تھا۔

اب اس بات کو سمجھنے کے لیے ہمیں تمام تخلیقی ڈیٹا معلومات سے اوپر جانا ہوتا ہے۔ ورنہ ہم کسی بھی طرح اس بات کو نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ کچھ لوگ جنہوں نے ابھی اپنے آپکو مکمل نہیں پڑھا۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ روح کا مین سورس روحی ہے۔ اور روحی تخلیق نہیں ہے۔ حوالہ

سورت یونس آیت نمبر ۳ میں ارشاد باری تعالی ہے:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ‌ط–مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ‌ط–ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ط–اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ (3)

اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں کہ اس نے سات زمین و آسمان بنائے اور ثم استوی علی العرش تب عرش پر استوی کیا گیا۔

یاد رہے اللہ پاک لامحدود ہے۔ لامحدود کسی بھی طرح محدودیت میں نہیں آ سکتا ہے۔ اب

معرفت کی دو طرزیں ہو گئیں۔ حرکت صعود میں پہلی طرز ثم استوی علی العرش والی اور دوسری طرز ثم استوی علی العرش سے پہلے والی۔ روحانی ضرب الا اللہ کا مطلب یہ ہے کہ بس اللہ یعنی بس اللہ۔ مختلف ذکر اذکار مراقبہ جات سے انسان جب اسفل السافلین ڈیٹا و شعور سے احسن تقویم ڈیٹا و شعور میں آ جاتا ہے۔ تب روحانی مرشد ذکر الا اللہ عنایت کرتا ہے اب جیسا کہ میں نے الا اللہ لکھ تو دیا لیکن اس کو پڑھنا کیسے ہے۔ یہ سینہ بہ سینہ راز ہے۔ ایک ایسا علم ضرور ہے جو سینہ بہ سینہ ہے حوالہ صحیح بخاری حدیث نمبر 120۔ خیر جب حقیقی طور پر ذکر الا اللہ کیا جاتا ہے بس اللہ۔ بس اللہ۔

تو انسان کے اپنی مٹی کے جسم، روشنی کے جسم، نور کے جسم پر جتنا ڈیٹا یا معلومات ہوتی ہیں۔ تمام آہستہ آہستہ ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ انسان تخلیقی عمل کے اس مقام پر پہنچتا ہے جس کے بارے اللہ پاک نے کہا ہے کہ زمین و آسمان ملے ہوئے تھے۔ حوالہ سورت انبیا آیت نمبر تیس۔

اب جو بھی انسان تخلیق کے اس پروسیجر سے گزرتا ہے تب وہ عین سمجھ رکھتا ہے کہ زمین و آسمان کو ملا کر بنانے کی کیا حکمت تھی۔ جو انسان اس پروسیجر/عمل تک نہیں پہنچتا ہے وہ بتانے سے قاصر ہے۔

الا اللہ کے حقیقی ذکر سے انسان پر معرفت ثم استوی علی العرش ظاہر ہوتی ہے لیکن یہاں سے انسان دوسری معرفت جو ثم استوی علی العرش سے پہلے کی معرفت ہے تک نہیں جا سکتا ہے۔ جب تک ذکر ھو نہ کرے۔

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ القرآن

کوئی انسان کہتا ہے یا ربی یا ربی۔ اے میرے رب۔ اے میرے رب۔ تو۔ اللہ کہتا ہے یا

عبدی یا عبدی اے میرے بندے۔اے میرے بندے۔لیکن ھو جب اسفل السافلین شعور میں پکارا جاتا ہے تو مطلب بنتا ہے وہ۔بس وہ ہی وہ۔لیکن جب احسن تقویم شعور میں روبرو پڑھا جاتا ہے۔

ھووووووووووووووووووووووووووووووووووو

مطلب بس تو ہی تو۔یعنی اللہ پاک۔بس آپ ہی آپ۔

ھو کو اس طرح پڑھنے کا طریقہ مرشد قابل لوگوں کو ہی عطاء کرتا ہے۔

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ(152)

تم مجھے یاد کرو۔میں تمہیں یاد کروگا۔

بس ھوووووووووووووووووووو

بس ھوووووووووووووووووووو

ذکر ہوتا ہے۔یعنی ھو میں ھو کا ہی ذکر ہوتا ہے۔جب یہ منزل پار ہوتی ہے۔تب ذکر الا اللہ ھو الا اللہ ہوتا ہے۔بس اللہ ہی اللہ۔بس تو ہی تو۔بس آپ ہی آپ۔بس اللہ ہی اللہ۔

یعنی تمام تخلیقوں سے پہلے روح جو روحی پر امر سے پیدا ہوئی۔امر سے گزرتے ہوئے وہ معرفت نصیب ہوتی ہے۔جو سپریم ترین معرفت ہے۔یہاں وہ معرفت ہے جو کسی لفظ۔کسی سوچ۔کسی خیال کسی ذکر کسی ورد میں نہیں آسکتی ہے۔**یہی سپریم معرفت ہے۔**

کچھ لوگ غلطی سے دیدار کو معرفت کہتے ہیں۔دیدار دیکھنے کو کہتے ہیں۔جبکہ معرفت اپنا آپ ختم کر کے حقیقت کو حقیقت میں قائم کرنے کو کہتے ہیں۔سلسلہ عالیہ چشتی صابری میں اصل معرفت اسی معرفت کو کہا جاتا ہے۔جس میں کوئی لفظ نہ ہو۔کوئی سوچ نہ ہو۔کوئی خیال نہ ہو۔

بس جو اصل حقیقت میں ہے، وہ رہے۔

اللہ نور السموت والارض

اللہ نور ہے زمین و آسمانوں کا

بس یہ ہی بچے۔ یہ ہی اصل معرفت ہے۔ کچھ لوگ ہمارے 140 روحانی سوالوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے تمام روحانی سوال۔ روحانی سفر کی ایک دستاویز ہیں۔ جس نے بھی حقیقی روحانی سفر کیا ہے۔ وہ دو جمع دو کی طرح فوراً جواب دے دے گا اور جس نے روحانی سفر کیا ہی نہیں اور عین معرفت کو پایا ہی نہیں۔ وہ کیا خاک جواب دے گا۔

جنتی کون...؟

جو آنکھ یہاں اندھی ہے۔ وہ آنکھ وہاں بھی اندھی ہے۔

ہر بات کی تصدیق کرنے والی کتاب صرف قرآن پاک ہے۔ ایک بات جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے قران پاک میں لکھی ہے۔ وہ بات سب سے سپریم ہے۔ جو بات قرآن پاک کی کسی آیت مبارکہ سے ٹکرا جائے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ اب انسانوں پر ذمہ داری ہے کہ وہ کس بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہاں اکثر انسان اپنی ظنی باتوں اور خیالات پر لوگوں کو جنتی یا دوزخی بنا رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ اسکا فیصلہ اللہ پاک نے کرنا ہے۔

اللہ پاک قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

بے شک اللہ کے دوستوں کو غم اور خوف نہیں ہوتا ہے۔

اور جنت میں کون جائیں گے؟ پکی بات ہے جنت میں صرف اللہ کے دوست جا سکتے ہیں۔ اور اللہ کے دوستوں کی نشانی ہے۔ انھیں غم اور خوف نہیں ہوتا۔ ہر انسان کو خود سے اپنا تجزیہ کرنا چاہیے کہ کیا اسے کوئی غم اور خوف ہے یا نہیں۔ اگر تو کوئی غم اور خوف نہیں ہے تو انسان جنتی ہے اور غم وخوف کی حالت ہے تو انسان جنتی نہیں ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک سورۃ بنی اسرائیل میں فرماتے ہیں کہ آیت نمبر 72

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَفِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا

اور جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا، وہ آخرت میں بھی اندھا اور راستے سے بہت ہی بھٹکا ہوا رہے گا۔

سورت بنی اسرائیل کی یہ ایت مبارکہ بہت غور طلب ہے۔ جو یہاں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہے۔ جو یہاں اللہ پاک کی نشانیاں اور حکمت نہ سمجھا سکا۔ وہ آخرت میں بھی اللہ پاک کی نشانی اور حکمت نہیں سمجھ سکے گا۔ جو یہاں اپنا ایمان مکمل نہ کر سکا۔ اسکا اگے بھی ایمان مکمل نہیں۔ جو یہاں جنت کا مشاہدہ نہ کر سکا۔ وہ آگے بھی جنت کا مشاہدہ نہ کر سکے گا۔ جو یہاں جنت کا EXPERIENCE نہ کر سکا۔ وہ آگے بھی جنت کا EXPERIENCE نہیں کر سکے گا۔ جو یہاں اللہ کا دیدار نہ کر سکا۔ وہ آگے بھی اللہ کا دیدار نہیں کر سکے گا۔ جو یہاں اپنی پہچان کر کے اپنے رب کی پہچان نہ کر سکا۔ وہ آگے بھی اپنے رب کی پہچان نہ کر سکے گا۔ جو انسان باہر دیکھتا ہے۔ اس پر باہر کی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں اور جو انسان اپنے اندر دیکھتا ہے۔ اس پر اپنے اندر کی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ سوائے انسان کے اللہ پاک نے کسی کے بارے میں نہیں کہا کہ میں روحی یعنی اپنی روح میں سے اس میں روح ڈالتا ہوں۔ ہاں صرف انسان۔ ہاں بس انسان کے بارے میں کہا

وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي

اور جب اس میں اپنی روح میں سے روح ڈال دوں

یہ ہے انسان کا وہ اعزاز جو کسی اور کو حاصل نہیں۔ انسان کو یہ ہی گوہر۔ یہ ہی امرت۔ یہ ہی لعل چاہیئے اور انسان کو یہ گوہر۔ یہ امرت۔ یہ لعل پانے کے لیے اپنے ہی اندر جانا ہوگا۔ انسان کو اپنی کھوج کرنا ہوگی کہ کیا ہے جو اس مٹی کے وجود کو چلا رہا ہے۔ میں جو ظاہری طور پر ایک مٹی کا وجود ہوں۔ یہ مٹی کا وجود تو بیکار ہو جائے گا۔ تب کون ہے جو اس مٹی کے وجود کو قائم رکھے ہوئے ہے؟ بس جو یہ بوجھ گیا کہ کون ہے۔ جو اس مٹی کے وجود کو قائم رکھتا ہے۔ وہ مراد کو پہنچ گیا۔ وہ

امرت پا گیا اور مومن کی خاص نشانی اللہ پاک نے سورت احزاب میں بتائی ہے۔

مومن پر اللہ اور اسکے فرشتوں کی طرف سے یصلی ہوتی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْراً كَثِيراً

اے اہل ایمان اللہ کا بہت بہت ذکر کیا کرو۔

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً

اور صبح وشام اسکی پاکی بیان کرتے رہو۔

هُوَ الَّذِى يُصَلِّىٰ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيماً

وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے بھی تا کہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے۔

اب ہر انسان کو دیکھنا ہے کہ کیا اسے اللہ اور فرشتوں کی طرف سے یصلی کا EXPERIENCE ہو رہا ہے یا نہیں۔

اگر اللہ اور فرشتوں کی طرف سے یصلی کا EXPERIENCE ہو رہا ہے تو انسان مومن ہے اور اگر اللہ اور فرشتوں کی طرف سے یصلی کا اسے EXPERIENCE نہیں ہو رہا ہے تو انسان مومن نہیں ہوا۔ جب مومن ہی نہیں ہوا جنت میں اعلی مقام/ سابقون کا مقام کیسے پا سکتا ہے

قران پاک میں ارشاد ہے

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ

إِيمَانِكُمْ فَذُوقُواْ الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ

جس دن بعض منہ سفید اور بعض منہ سیاہ ہوں گے سو وہ جن کے منہ سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے اب اس کفر کرنیکے بدلے میں عذاب چکھو۔

وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اور سفید چہرے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہونگے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالی ہے

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ

اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے۔

إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

اپنے رب کی طرف دیکھتے ہونگے۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ

اور کتنے چہرے اس دن (بے رونق) اور اداس ہونگے۔

تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ

سمجھتے ہونگے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔

ایک اور جگہ اللہ کا فرمان کچھ یوں ہے

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ

اس دن بہت سے چہرے روشن ہونگے۔

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ

(جو) ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ

اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے۔

تَرْهَقُهَا قَتَرَة

جن پر سیاہی چڑھی ہوئی ہوگی۔

أُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ

وہ یہی کافر بدکردار لوگ ہوں گے۔

سورت زلزال میں اللہ پاک فرماتے ہیں

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتاً لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ

اس دن لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ

پھر جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہے وہ اس کو دیکھ لے گا۔

وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَه

اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہے وہ اس کو دیکھ لے گا۔

واضح ہوا کہ انسان کی ذرہ برابر نیکی اور ذرہ برابر برائی انسان کو دکھائی جائے گی۔

مزید اللہ پاک فرماتے ہیں

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

اب ہر انسان کو دیکھنا ہے کہ وہ کتنی نیکیاں اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

سورت واقعہ میں اللہ پاک فرماتے ہیں

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ

جب واقع ہونے والی واقع ہو گی۔

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ

جس کے واقع ہونے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ

پست کرنے والی اور بلند کرنے والی۔

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا

جب کہ زمین بڑے زور سے ہلائی جائے گی۔

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا

اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر چورا ہو جائیں گے۔

فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا

سو وہ غبار ہو کر اڑتے پھریں گے۔

وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً

اور (اس وقت) تمہاری تین جماعتیں ہو جائیں گی۔

فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ

پھر دائیں طرف والے کیا خوب ہی ہیں دائیں طرف والے۔

وَأَصۡحَابُ الۡمَشۡأَمَةِ مَا أَصۡحَابُ الۡمَشۡأَمَة

اور بائیں طرف والے کیسے برے ہیں بائیں طرف والے۔

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُون

اول آنے والے تو۔ اول آنے والے ہیں

سبقت لے جانے والے ہی سبقت لے جانے والے ہیں۔

أُوۡلَئِکَ الۡمُقَرَّبُونَ

وہ اللہ کے ساتھ خاص قرب رکھنے والے ہیں۔

فِیۡ جَنَّاتِ النَّعِیۡمِ

نعمت کے باغات میں ہوں گے۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الۡأَوَّلِیۡنَ

پہلوں میں سے بہت سے۔

وَقَلِیۡلٌ مِّنَ الۡآخِرِیۡنَ

اور پچھلوں میں سے تھوڑے سے۔

عَلَی سُرُرٍ مَّوۡضُونَةٍ

تختوں پر جو جڑاؤ ہوں گے۔

مُتَّکِئِیۡنَ عَلَیۡهَا مُتَقَابِلِیۡنَ

آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے۔

یَطُوفُ عَلَیۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُونَ

ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے آمدورفت کیا کریں گے۔

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ

آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائے

لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ

نہ اس سے ان کو دردِ سر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئے گا۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ

اور میوے جنہیں وہ پسند کریں گے۔

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ

اور پرندوں کا گوشت جوان کو مرغوب ہوگا۔

وَحُورٌ عِينٌ

اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔

كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ

جیسے موتی کئی تہوں میں رکھے ہوئے ہوں۔

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

بدلے اس کے جو وہ کیا کرتے تھے۔

یعنی انسان نے جو فلاح معاشرہ و فلاح انسانیت کے لیے اعمال کیے۔ اسی پر فیصلہ ہونا ہے۔ ہر انسان اپنے اندر جھانک کر اور اپنے اعمال دیکھ کر اندازہ لگا سکتا ہے کہ قیامت کے دن ہمارا چہرہ کس طرح کا ہوگا۔

ہر انسان کو دیکھنا ہے کہ کیا اسے مومن ہو کر یصلی کا EXPERIENCE ہو رہا ہے یا نہیں اگر اللہ اور فرشتوں کی طرف سے یصلی کا EXPERIENCE ہو رہا ہے تو انسان مومن ہے اور اگر اللہ اور فرشتوں کی طرف سے یصلی کا اسے EXPERIENCE نہیں ہو رہا ہے تو انسان مومن نہیں ہوا۔ جب مومن ہی نہیں ہوا جنت میں اعلی مقام/سابقون کا مقام کیسے پا سکتا ہے

اور جنتی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کو یہاں بھی جنت کا مشاہدہ و EXPERIENCE ہو تاکہ انسان اگلی دنیا میں بھی جنت کا مشاہدہ و EXPERIENCE کر سکے۔

چکراز لطائف انرجی باڈیز کی صفائی اور ایکٹیویشن (ACTIVATION)

چکراز یا انرجی سینٹرز مٹی کے جسم میں کنکشن ہیں۔ان پر اسفل السافلین ڈیٹا یعنی اعمال بد کی وجہ سے زنگ لگ گیا ہے۔زنگ کہہ لیں یا رکاوٹ کہہ لیں۔کچھ لوگ ان انرجی کنکشن کو لطائف کہتے ہیں جو غلط ہے۔لطائف کی وضاحت الگ عنوان کے تحت کر دی گئی ہے۔

انسان جب احسن تقویم یعنی بہترین سے اسفل السافلین یعنی بدترین ہوا۔تب انسان کی انرجی کے پرتوں کی ورکنگ میں ایشو آ گیا ہے۔یہ اسفل السافلین ڈیٹا خود بخود ورک کرتا رہتا ہے۔جسے تقدیر مبرم اور معلق کہتے ہیں۔

تقدیر مبرم تبدیل نہیں ہوتی جیسے آپکے ماں باپ۔بہن بھائی وغیرہ۔لیکن تقدیر معلق تبدیل ہو جاتی ہے۔جیسے آپکی دولت۔خوشی،غمی کے اثرات وغیرہ۔

لیکن قرآن پاک میں اللہ پاک نے انسان کو اختیار دیا ہے

وَ اَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (39)

"اور بے شک انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کے لیے اس نے کوشش کی۔"

یعنی اللہ پاک نے انسان کو اسکی تقدیر بدلنے کا اختیار دے دیا۔اور تقدیر کیسے بدلتی ہے۔

اسکا پورا ذکر حصرت یونسؑ کے واقعہ میں مل جاتا ہے لیکن یہاں تو مسئلہ یہ ہے کہ اکثریت خود ہی مفتی اور عالم بنی بیٹھی ہے۔لوگوں سے پوچھ لیں کہ حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں کیوں اور کیسے گئے تھے؟ اکثریت کو نہیں پتہ۔یہاں میں نصیحت کر رہا ہوں،قرآن پاک کو مکمل ترجمہ کے

ساتھ پڑھو تاکہ سمجھ سکو کہ اللہ پاک نے تم لوگوں سے کیا باتیں کی ہیں۔ بس آج ہی لفظ بالفظ یا کوئی بھی قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ لو اور اسے پڑھنا شروع کرو۔ اللہ پاک نے ہدایت دینی ہے اور اسکا وعدہ ہے کہ جو بھی کوشش کرے گا، اللہ کی طرف رجوع کرے گا وہ اسے ہدایت ضرور دے گا۔

جتنی بھی بیماریاں ہوتی ہیں۔ وہ تمام کی تمام انرجی سسٹم میں بلاکج کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

انرجی سینٹرز اور انرجی باڈیز کو ACTIVE کرنے سے پہلے ان کو بیلنس کرنا ضروری ہے۔

مرشد/ گرو/ استاد تمام انرجی سینٹرز و انرجی باڈیز کو حرکت صعود و حرکت نزول میں پاک و صاف کرتا ہے۔ جب یہ عمل مکمل ہو جاتا ہے تو ان انرجی و نور کے سینٹرز اور باڈیز کو ایکٹو کرتا ہے۔

جب نور و انرجی کے سینٹرز و انرجی باڈیز مکمل ACTIVE ہو جاتی ہیں۔ تب مرشد روشنی کے جسم کو مٹی کے جسم سے باہر نکالتا ہے۔

اس عمل کی فیس و ہدیہ مبلغ 10000 روپے ہے۔

اس عمل کا پی ڈی ایف طریقہ آپکو بھیج دیا جائے گا۔

جو عملی طور پر زوم کلاس میں سکھایا جاتا ہے۔

روح کی سیاہ رات کی روحانی وضاحت

فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی

اور جب اسکو ٹھیک بنا چکوں اور اس میں اپنی روح سے پھونک دوں تو اسکو سجدہ کرنا۔

پھر تمام فرشتوں نے اکھٹے سجدہ کیا۔ اور شیطان نے جب مہلت مانگی اسے مہلت دے دی گئی۔ اور فرمایا گیا۔

"میں بھر دونگا دوزخ تجھ سے اور جو ان میں تیری راہ چلے"۔ (حوالہ سورت ص)

سجدہ کے بعد خلیفہ جنت میں چلا گیا اور وہاں سے غلطی کی وجہ سے انسان کا احسن تقویم یعنی بہترین سے اسفل السافلین یعنی بدترین کا سفر شروع ہوا۔ مختلف زونز اور ڈائمینشنز سے گزر کر انسان یہاں پہنچا ہے۔ اب اسفل السافلین ڈیٹا خود بخود جاری رہتا ہے۔ اور انسان دوزخ کی طرف اپنا سفر جاری رکھتا ہے۔ لیکن وہ عظیم روحیں/ انسان جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر کے اپنی پہچان کر کے اپنے رب کو پایا۔

وہی ظاہری طور پر قدرت والے کے حکم پر لوگوں کی رہنمائی کے لیے موجود رہتے ہیں۔

یاد رہے اب کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ کیونکہ پیغام مکمل ہو چکا ہے۔ اب جب روح یہاں اس مٹی کے وجود میں اسفل السافلین سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ ایک ایسا لمحہ ضرور آتا ہے۔ جب روح اس اسفل السافلین ڈیٹا کے چکر کو روکنا چاہتی ہے۔ اور اپنی پہچان کرنا چاہتی ہے۔ بس یہ ایک ایسا لمحہ ہے جب روح تاریکی سے نکلنا چاہتی ہے۔

لیکن اسفل السافلین ڈیٹا، اعمال بد اور شیطانی قوتیں روح کو جاگنے سے روکتی ہیں۔ یہ خیر

اور شر میں لڑائی ہی روح کی سیاہ رات کہلاتی ہے۔ اکثر روحیں/ انسان اس سیاہ رات سے جاگ نہیں پاتے ہیں۔ اور دوبارہ اسفل السافلین ڈیٹا اعمال بد میں گر جاتے ہیں اور دوزخ کی طرف سفر مکمل کرتے ہیں۔ کامل مرشد روح کو اس اسفل السافلین چکر سے بچا سکتا ہے۔

لیکن ہر ایک کام روحانی قوانین کے تحت ہوتا ہے۔ کیونکہ شیطان کو مہلت بھی رحمٰن کی طرف سے عطا ہے۔ بس انسان پر فرض ہوا کہ خوب جانچ کے بعد کسی کامل مرشد کو تلاش کرے۔ جو اسکی روح کو سیاہ رات سے نکال کر۔ اسفل السافلین ڈیٹا سے جگا کر کامیابی کی طرف لے جائے۔ کامل مرشد وہ ہے جس پر حکمت قرآن و تخلیق کائنات و وجود انسان ظاہر ہوئی ہو۔

اصل معرفت کسی اسم۔ کسی لفظ۔ کسی سوچ۔ کسی خیال میں نہیں۔ کیونکہ اصل معرفت اس لمحے کا experience کرنا ہے۔ جب کوئی اسم نہیں۔ کوئی لفظ نہیں تھا۔ کوئی سوچ نہیں تھی۔ کوئی خیال نہیں تھا۔ کوئی تخلیق نہیں تھی۔ اس expereince سے گزرنے کے لیے کائنات کی تخلیق کے عمل سے گزرنا ہوتا ہے اور جو اس عمل سے گزرا ہو۔ بس وہ ہی اس سوال کا جواب دے سکتا ہے۔ سورت انبیاء کی آیت نمبر 30 سے تصدیق ہوگی۔

جیسے سورت انبیا آیت نمبر 30 میں اللہ پاک فرماتے ہیں۔ زمین و آسمان ملے ہوئے تھے۔ ہم نے انکو جدا جدا کر دیا۔ اللہ پاک ہی فرماتے ہیں کہ اسکا ہر کام حکمت سے ہوتا ہے۔ جب زمین و آسمان اللہ پاک نے ملا کر بنائے تھے تو لازمی بات ہے۔ اس میں اللہ پاک کی حکمت تھی۔ اب سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ زمین و آسمان کو ملا کر بنانے کی کیا حکمت تھی۔

کچھ لوگ یہاں مفہوم لاتے ہیں کہ اسکا مطلب زمین و آسمان بند تھے۔ یعنی آسمان بارش نہیں برساتا تھا۔ زمین پر بارش نہیں ہوتی تھی۔ انکی یہ بات اس دلیل سے غلط ہو جاتی ہے کہ

چانداور سورج بادلوں سے اوپر ہیں۔ وہاں کیسے بارش ہوتی ہے۔

بلفرض انکی یہ بات گفتگو کے لیے مان بھی لی جائے تو سوال پھر بھی قائم ہے کہ آسمان و زمین پر جب بارش نہیں ہوتی تو اس وقت انکو بغیر بارش کے بنانے کا مقصد کیا تھا۔

اگر کوئی عشق کا دعوی کرتا ہے تو عشق سے پوچھ کر بتا دے۔ کسی کا قلندر تکوینی نظام کا سربراہ ہے تو وہ اس سے پوچھ کر بتا دے۔

کسی کو تجلی پڑی ہے تو وہ تجلی سے پوچھ کر بتا دے۔ جو علم بس کریں او یار کہتے ہیں اکو الف تیرے درکار وہ الف سے پوچھ کر بتا دیں۔ جو تصور اسم ذات کرتے ہیں وہ تصور اسم ذات سے پتہ کر کے بتا دیں۔ جو ذکر قلب کرتے ہیں۔ وہ ذکر قلب سے پوچھ کر بتا دیں۔ جن کے مرشد اک نگاہ سے انسان کو تمام عالمین کراس کروا دیتے ہیں وہ اس نگاہ سے پوچھ کر بتا دیں۔ جنکو اللہ مل گیا ہے۔ وہ اللہ پاک سے پوچھ کر بتا دیں۔

کہ زمین و آسمان کو ملا کر بنانے کی کیا حکمت تھی۔ بحث نہیں بس حکمت بتا دیں۔

اگر حکمت نہ بتا سکیں تو پھر خود سوچ لیں اور اگر انکا جواب نفی میں ہے تو بس پھر سب زبانی جمع خرچ کے کچھ نہیں اور یاد رہے کامل مرشد عشق ثبوتی اور روحانی امتحان کے بعد ہی روح کو اسکی سیاہ رات سے بچاتا ہے۔

جو عشق ثبوتی اور روحانی امتحان میں ناکام رہا بس وہ روح کی سیاہ رات سے نہ جاگ سکا اور اسفل السافلین ڈیٹا میں مر کر دوزخی ہوا۔ یاد رہے سلسلہ عالیہ چشتی صابری میں الا اللہ ھو الا اللہ کے علاوہ باقی کوئی بھی چیز سپریم معرفت تک نہیں لیکر جاتی۔ اور سپریم معرفت یہ ہے کہ عین اس لمحہ کا experience ہو جب کوئی تخلیق نہیں تھی تب کیا اور کیسے تھا۔

روحانی سوالات

برائے سچ، معرفت و روحانیت کو جانچنے کیلئے

یہ سوالات روحانی دستاویز ہے۔ جسکا بھی حقیقی طور پر فنا فی اللہ اور بقا با اللہ تک کا سفر ہے، وہ انکے جواب دے سکتا ہے۔ جیسے کوئی پوچھے 2+2 کتنے ہوتے ہیں۔ آپ فوراً جواب دے گے 4۔ ایسے ہی جس بھی انسان کا حقیقی فنا فی اللہ اور بقا با اللہ کا سفر ہے وہ جواب دے دے گا لیکن جس کے پاس کاپی والا علم ہے یا جعلی پکھنڈی ہے وہ جواب دینے سے قاصر رہے گا۔ کافی زیادہ سوالات قرآن پاک کی آیات مبارکہ پر مشتمل ہیں۔

(یہ سوالات میرا ذاتی روحانی سفر ہے)

سچ جاننے کے لیے ہیں چند روحانی سوالات

1۔ ملا الاعلی کیا ہے؟ ملا الاعلی کی ورکنگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے کیا تھی؟ اسٹرکچر آف ورکنگ پوچھا ہے۔

2۔ مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکمل قیام اور کام کرنے کے طریقہ کار کے بعد ملا الاعلی کی تشکیل اسکے کام کرنے کا طریقہ پوچھا ہے؟

3۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت العالمین ہیں۔ روحانی طور پر درود شریف سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو تمام عالمین میں پڑھا جاتا ہے۔ تمام عالمین میں رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو درود شریف پڑھنا کیوں ضروری ہے۔ تمام عالمین میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو درود شریف حرکت صعود اور نزول میں پڑھنے کا مکمل طریقہ کیا ہے اور درود شریف کو پہلے حرکت صعود میں پڑھنا کیوں ضروری ہے۔ یعنی درود شریف کے نور کو پہلے حرکت صعود میں کیوں ایکٹو (Active) کیا جاتا ہے۔

4۔جب روحانی طور پر درود شریف کوحرکت نزول میں پڑھتے ہیں۔تب نور کی ایکٹیویشن (Activation) کیا اور کیسے ہوتی ہے؟

5۔بعض دفعہ لطیفہ روحی کوحرکت دینے کے لیے ایک مخصوص کاسمک انرجی کی ضرورت ہوتی ہے اس مخصوص کاسمک انرجی کا نام کیا ہے؟

6۔حدود اعیون کیا ہیں؟

7۔ماہیت اور کیفیات رجال الغیب مکمل کیا ہیں؟

8۔کس قانون کی بنیاد پر کسی کوغوث کسی کوقطب کا درجہ ملتا ہے۔قانون کا نام پوچھا ہے؟

9۔قطب الاقطاب ہدایت کہاں سے لیتے ہیں؟

10۔ابتدائی معلومات کہاں درج ہیں؟

11۔عالم نصرت کی ماہیت اور کیفیت کیا ہیں؟

12۔نسمہ مفرد اور نسمہ مرکب کی مکمل ماہیت اور کیفیت کیا ہے؟

13۔نسمہ مفرد جب نسمہ مرکب بنتا ہے تو پھر مٹی کے جسم کو کیسے بیلنس کیا جاتا ہے؟

14۔لطائف میں تبدیلی کو کیسے کنٹرول کیا جاتا ہے تا کہ زمینی شعور متاثر نہ ہو؟

15۔روشنی کے جسم میں اگر مسلسل تبدیلی جاری رہے تو اسکو کیسے کنٹرول کیا جاتا ہے؟

16۔ثانوی معلومات کہاں درج ہیں؟

17۔حدعین اور حد ثابت میں کیا فرق ہے؟

18۔روحانی ترتیب مثلث اور روحانی ترتیب دائرہ کیا ہے؟ اور یہ کیسے ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں؟

19۔ نور کے چشموں کی ماہیت اور ترکیب کیا ہے؟

20۔ ہفت اقلیم کی کیا تقسیم ہے اور یہ تقسیم کس بنیاد پر کی گئی ہے؟

21۔ روحانی ترتیب مثلث اور دائرہ میں کس کو اور کیوں فوقیت ہے؟

22۔ نور اور تجلی ذات کی کیا ماہیت ہے؟

23۔ نسمہ مفرد اور نسمہ مرکب میں کیا فرق ہے؟

24۔ نور کی کل تقسیم کیا ہے اور کس بنیاد پر ہے؟

25۔ روحانیت میں کس مقام پر صرف خالی پن محسوس ہوتا ہے اور پھر کونسی انرجیز کام کرتی ہیں؟

26۔ مجذوب اور سالک کی انرجیز میں کیا فرق ہے؟

(مجذوب وہ شخص ہوتا ہے جو نور کی جھلک برداشت نہ کر سکے اور مقام حیرت میں رہے اور سالک نور کو پورا اپنے اندر سما لیتا ہے اور مقام حیرت سے باہر آ کر اپنا شعور قائم رکھتا ہے) اور دو مجذوبوں کے درمیان تنازعہ کیسے حل ہوتا ہے اور اسکا کیا قانون ہے؟

27۔ سالک کس انرجی کی وجہ سے مجذوب کی انرجی کو ختم کر دیتا ہے؟

28۔ اگر مجذوب اور سالک کی انرجیز مسلسل ٹکراتی رہیں تو کس مقام پر کس بنیاد پر کونسی انرجی فائنل کام کرتی ہے؟

29۔ مقام جبروت پر حیرت کیوں اور کس نور/ انرجی سے ہوتی ہے اور کس نور/ انرجی سے حیرت کو ختم کیا جاتا ہے؟

30۔ مقام ہاہوت کی کیا ماہیت ہے؟

31۔مقام ہاہوت اور لاہوت کو کونسی انرجی الگ الگ کرتی ہے؟ اور یہ حد بندی کیسے قائم رہتی ہے؟

32۔مقام لاہوت میں کیسے کام ہوتا ہے؟

33۔عالم ناسوت میں مین سورس کی روحانی انرجی کیا ہے اور اسکی انرجی تمام عالم ناسوت میں کس بنیاد پر تقسیم ہوتی ہے؟

34۔مقام ھو میں نور کی کیا ماہیت ہوتی ہے؟

35۔حرکت نور کیا ہے اسکی ماہیت کیا ہے؟

36۔حرکت نور کل اور حرکت نور جزو کیا ہیں اور کیسے ورک کرتے ہیں؟

37۔حرکت نور کل کا ڈھانچہ کیا ہے؟

38۔حرکت نور جزو کا ڈھانچہ کیا ہے؟

39۔اصل اصول حرکت نور کیا ہے؟

40۔قانون نور کیا ہیں؟

41۔مٹی کے جسم اور روشنی کے جسم کا کیا قانون ہے؟ اور یہ کیسے بیلنس رہتے ہیں؟

42۔روشنی کے جسم کی حرکات کل کیا ہیں؟

43۔نسمہ مفرد پر نسمہ مرکب کیسے غالب ہے اور ان میں کیسے تبدیلی کی جاسکتی ہے؟

44۔ہیولا نور اور حقیقت نور کیا ہے اور انکی ماہیت میں کیسے فرق کیا جاتا ہے؟

45۔روحانی خضیرہ کے کیا قوانین ہیں؟

46۔عکس تجلی کیا ہے؟

47۔ عکس نور کیا ہے؟

48۔ عکس نور اور عکس تجلی کو کیا چیز الگ الگ کرتی ہے؟

49۔ نور اور ا کا آپس میں کیا تعلق ہے اور یہ کس طرح کام کرتے ہیں؟

50۔ نور اور روشنی کے جسم کی فریکوئنسی کا معیار کتنا ہے؟

51۔ مجذوب کس بنیاد پر سالکیت کا مقام حاصل کر سکتا ہے؟

52۔ نور کو زیادہ سے زیادہ کیسے مٹی کے جسم میں سمایا جا سکتا ہے اور کون سے قانون لاگو ہوتے ہیں؟

53۔ نورانی اور روحانی کیفیات میں کیا فرق ہے؟

54۔ مقام فنا فی اللہ کی ماہیت و کیفیات اور قوانین کیا ہیں؟

55۔ معلومات ثالث کہاں درج ہیں؟

56۔ معلومات چہارم کہاں درج ہیں؟

57۔ معلومات پنجم کہاں درج ہیں؟

58۔ معلومات ششم کہاں درج ہیں؟

59۔ معلومات ہفتم کہاں درج ہیں

60۔ ابتدائی ثانوی ثالث، چہارم، پنجم، ششم اور ہفتم معلومات کی ورکنگ میں کیا فرق ہے؟

61۔ ام لکتاب، کتاب مبین، کتاب مکنون، کتاب مرقوم، کتاب معلوم میں کیا فرق ہے؟ اور ان تمام کتابوں کی ورکنگ کیسے ہوتی ہے؟

62۔ روحانیت میں مجلس محمدی صَلَّی اللہُ تعَالٰی علَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بہت ذکر آتا ہے۔ یہ جگہ کائنات کے کس حصہ میں ہے اور اسکا کیا نام ہے؟

63۔ و نفخت فیہ من روحی۔ سورت ص

اور جب پھونکوں اس میں اپنی روح سے۔

سوال یہ کہ جب کائنات نہیں بنی تھی یا بن رہی تھی اس وقت روحی کیا تھی؟ اسکی ماہیت اور کیفیت کیا تھی؟ اور کیا آپکو یہ سب یاد ہے یا نہیں؟

64۔ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے/ پاکی بیان کرتی ہے۔ سورت الصّف آیت نمبر 1

سوال یہ ہے کہ ہمارا دایاں بازو، بایاں بازو، سر، آنکھیں، بال، پھیپھڑے، سینہ، پیٹ، معدہ، جگر لبلبہ وغیرہ کون کون سا ذکر/ تسبیح/ پاکی بیان کرتے ہیں۔ یہ پہاڑ، یہ ہوا، یہ بادل، یہ اتنے ستارے، یہ ریت کے ذرات کونسی، کونسی تسبیح/ ذکر/ پاکی بیان کرتے ہیں؟

65۔ ”جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا“

اس قلم کی ماہیت اور ورکنگ کیا ہے اور کس عالم میں قلم نے ورک کیا؟

66۔ علم لدنی والا شخص لڑکے کو قتل کر دیتا ہے۔ حوالہ سورت کہف

وہ لڑکا بخار سے مر جاتا، ہارٹ اٹیک ہو جاتا، پانی میں ڈوب کر مر جاتا، اس لڑکے کو طبعی موت کی بجائے قتل ہی کیوں کروایا گیا؟

67۔ برجوں کی ماہیت اور ورکنگ کیا ہے؟

68۔ بروج اور آسمانوں میں کیا فرق ہے؟

69۔ علم لدنی کی مکمل ماہیت اور ورکنگ کیا ہے؟

70۔ علوم ابتدائیہ کیا ہیں؟

71۔ علوم ثانویہ کیا ہے؟

72۔ علوم چہارم کیا ہیں؟

73۔ علوم پنجم کیا ہیں؟

74۔ علوم ششم کیا ہیں؟

75۔ علوم ہفتم کیا ہیں؟

76۔ علوم ابتدائیہ سے علوم انتہائیہ کی ماہیت اور حد بندی کیا ہے؟

77۔ شعور احسن تقویم کیا ہے؟

78۔ احسن تقویم شعور سے اسفل السافلین شعور کی منازل کیا ہیں؟

79۔ اسفل السافلین شعور سے احسن تقویم شعور کا سفر کیا ہے؟

80۔ خطیرۃ القدس کیا ہے۔ اور اس میں کیسے کام ہوتا ہے؟

81۔ خطیرۃ القدسی کیا ہے اور یہاں کیسے ورک ہوتا ہے؟

82۔ خطیرۃ القدس اور خطیرۃ القدسی کا آپس میں تعلق اور فرق کیا ہے؟ اور ان میں کیسے حد بندی کی جاتی ہے؟

83۔ سورۃ احزاب آیت نمبر 72 انسان کو ایک امانت دی گئی ہے وہ امانت کیا ہے؟ امانت کے بعد انسان کو جاہل اور ظالم کیوں کہا گیا ہے؟ کیا آپکو اس امانت کا پتہ ہے۔

84۔ حکمت العالمین کیا ہے؟

85۔نقاط نزولیاں اور نقاط صعود یہ کیا ہیں؟

86۔طریقت چشتی صابری میں ایک مخصوص مقام پر ایک مخصوص نور کی چائے پی جاتی ہے۔اس چائے کی ماہیت کیفیت کیا ہے؟

87۔جہاں یہ نورانی چائے پی جاتی ہے اس جگہ کا نام کیا ہے؟

88۔سلاسل طریقت میں نور کی ماہیت کا فرق کیا ہے؟

89۔غوث مدار اور غوث الغوث فی درجات قلندر میں فرق کیا ہے؟

90۔مخلصین الارض اور مخلصین السموات کون ہیں؟اور انکی ورکنگ کیا ہوتی ہے؟

91۔کائنات جب ملی ہوئی تھی اس وقت نور کی ماہیت اور کیفیت کیا تھی؟

92۔جب کائنات الگ الگ ہو رہی تھی نور کی ماہیت اور کیفیت کیا تھی؟

93۔جب کائنات الگ الگ ہوگئی تب نور کی ماہیت اور کیفیت کیا ہوئی؟

94۔کائنات کس انرجی سے اکٹھی تھی؟

95۔کائنات کو کس انرجی نے الگ الگ کیا اور اس وقت وہ انرجی کہاں ہے؟

96۔عرفان خودی اور علم لدنا کے موضوعات کون کون سے ہیں؟

97۔عرفان خودی اور علم لدنا میں مماثلت اور فرق کیا ہے۔

98۔تجلی/نور اور انرجی میں مماثلت اور اختلاف کیا ہے؟

99۔کیا نور میں بھی مثبت اور منفی چارج ہوتا ہے؟

100۔انرجی میں کس بنیاد پر مثبت اور منفی چارج پایا جاتا ہے؟

101۔تخلیق میں مثبت چارج پہلے آیا یا منفی چارج؟

102۔کیالا منفی چارج ہے؟

103۔کیالا یعنی منفی انرجی نے ملکر مثبت چارج کو تخلیق کیا؟ یا مثبت چارج ٹوٹ کر منفی چارج میں تحلیل ہوا۔

104۔اکیلا منفی چارج خود میں کیا ہے اور اکیلا مثبت چارج خود میں کیا ہے؟

105۔کائنات شروع سے ہی الگ الگ تخلیق کیوں نہیں تھی؟

106۔کائنات کو اکٹھا بنا کر ہی الگ الگ کیوں کیا گیا؟

107۔کائنات کس پرنٹ پر تخلیق ہے؟

108۔اگر کائنات کسی پرنٹ پر تخلیق ہے تو پرنٹ پر کیسے اور کس تبدیلی سے کائنات پر اثر پڑے گا؟

109۔اگر

روشنی x2 مادہ = نور

تو نور پر مادہ کو تقسیم کرنے سے کیا تبدیلی آئے گی؟

110۔جب کائنات تخلیق ہوگئی تو کائنات کو پھیلانے کی کیا حکمت ہے؟

111۔کائنات کے پھیلاؤ کی مین وجہ کیا ہے؟

112۔تقسیم اقلیم۔یعنی آسمانوں کی تقسیم کی کیوں ضرورت پڑی؟

113۔بروج کی فارورڈ اور ریورس حرکت کیا ہے؟

114۔کچھ سیاروں کو سورج کے نزدیک اور کچھ کو دور بنانے کی کیا حکمت ہے؟

115۔مختلف نظام شمسی کو مختلف فاصلہ کیوں دیا گیا ہے؟

116۔ کہکشاؤں کی تقسیم کس بنیاد پر کی گئی ہے؟

117۔ مختلف کہکشاؤں اور ملکی ویز میں کس بنیاد پر تقسیم کی گئی ہے؟

118۔ کیا بلیک انرجی نے پہلی تخلیق کی؟

119۔ کیا وائٹ انرجی نے پہلی تخلیق کی؟

120۔ بروج کس انرجی سے ورک کرتے ہیں اور ان کی ورکنگ کیا ہے؟

121۔ کیا کتاب مرقوم علین سے سجین اور سجین سے علین میں تبدیل ہوتی ہے؟

122۔ وارثان اہل تکوین کے قوانین اور ورکنگ کیا ہے؟

123۔ وارثان سلسلہ طریقت کے قوانین اور ورکنگ کیا ہے؟

124۔ روح کے مین سورس روحی پر امر کی کیفیت اور ماہیت کیا تھی اور جب روح عین مین سورس میں خود کو ڈی کوڈ کرتی ہے تب اسکی ماہیت اور کیفیت کیا ہوتی ہے؟ پھر کس پروسیجر/طریقہ پر روح روحی سے الگ ہو کر اپنا سفر جاری رکھتی ہے؟

125۔ اسفل السافلین شعور میں دعا کیسے مانگی جاتی ہے اور احسن تقویم شعور میں دعا کیسے مانگی جاتی ہے؟

ان دو شعوروں میں دعا مانگنے کے طریقہ کار میں کیا فرق ہے

126۔ آپکی روح کی تاریخ پیدائش کیا ہے۔ یعنی اگر روح کی سالگرہ منانا چاہے تو آپ کس تاریخ اور دن کو سالگرہ منائیں گے؟

127۔ روح کے پہلے مین سورس کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟

128۔ روح کے سب سے پہلے مین سورس کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟

129۔ فنافی اللہ، بقاباللہ ہونے سے پہلے کس آخری منزل۔آخری عمل یا آخری ایکٹ سے گزرنا ہوتا ہے۔یہ منزل وا یکٹ کہاں پر ہے؟

یہاں فنافی رسول ﷺ کی روحانی منزل نہیں پوچھی اور نہ عالمین کی منازل پوچھی ہیں۔فنا فی اللہ کی ابتدا جس عمل سے ہوتی ہے وہ پوچھا ہے۔یعنی فنا فی اللہ ہوتے ہوئے کس عمل سے گزرنا ہوتا ہے۔یعنی روح کس آخری روحانی پروسیجر/طریقہ کار سے گزرتی ہے۔اس پروسیجر/طریقہ کار کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔

130۔ایک وقت تھا جب کوئی تخلیق نہیں تھی۔کوئی فرشتے،جن، کچھ بھی تخلیق نہیں تھا۔ جب مالک خودا کیلا ہی اکیلا تھا۔اس وقت اسکا کیا نام تھا؟کون، کیسے اور کیا اسکا نام لیتا تھا؟یاد رہے میں نے اس وقت کا پوچھا ہے جب مالک خودا کیلا تھا۔

131۔انسان کے بطور خلیفہ ہونے سے پہلے تمام مخلوقات موجود تھیں۔خلیفہ کی تخلیق سے پہلے خلیفہ کا اعلان کیوں کیا گیا؟

132۔انسان کو خلیفہ بنا کر زبردستی تمام مخلوقات سے خلیفہ کیوں نہیں منوایا گیا۔

اس کے پیچھے روحانی راز کیا ہے؟

133۔ارشاد باری تعالی ہے۔اس نے سات آسمان بنائے اور سات ہی ان جیسی ارض بنائی۔

انی جاعل فی الارض خلیفه.

میں ارض پر اپنا خلیفہ بنانے لگا ہوں۔ یہاں کس ارض پر انسان کو خلیفہ بنایا گیا۔یاد رہے خلیفہ بننے کے بعد خلیفہ جنت میں گیا تھا۔ جہاں سے پھل کھا کر اسفل السافلین ہوتے ہوئے

اس سیارہ زمین پر خلیفہ پہنچا۔

134۔ خلقناالانسان فی احسن تقویم.ثم ردد نه اسفل سفلین.

انسان احسن تقویم سے اسفل السافلین کیسے ہوا؟ مکمل پروسیجر/طریقہ کار اور منازل کیا ہوئیں؟

135۔معرفت کی کتنی اقسام ہیں؟ طریقت چشتی صابری میں کس معرفت کو عین معرفت مانا جاتا ہے؟ نظریات نہیں پوچھے۔

136۔نظریہ وحدت الوجود اور نظریہ وحدت الشہود کس طرز معرفت میں ہیں؟ کس طرز معرفت میں نہیں ہیں اور کیوں نہیں ہیں؟

137۔طریقت چشتی کس معرفت کی بنیاد پر طریقت چشتی صابری بنی۔معرفت کا نام و کیفیت پوچھی گئی ہے؟

138۔طریقت چشتی صابری و طریقت چشتی نظامی میں کیا فرق ہے؟ طریقت چشتی صابری میں صرف ایک ہی مرید کیوں بنایا گیا جبکہ طریقت چشتی نظامی میں زیادہ مرید کیوں بنائے گئے؟

139۔اللہ کی پہچان کیا ہے؟ یعنی کیسے پتہ لگتا ہے کہ اللہ کی پہچان ہوگئی۔جواب سے پہلے سوال پر دھیان کریں پھر جواب دیں۔طریقہ نہیں پوچھا۔نہ یہ پوچھا ہے کہ جس نے خود کو پہچانا اس نے رب کو پہچانا۔پوچھا گیا ہے کہ اللہ کی پہچان ہے کیا؟

140۔انسان کے بطور خلیفہ وجود سے پہلے فرشتے۔جن آباد تھے یعنی مخلوقات آباد تھیں۔؟ اللہ پاک کا ہر کام حکمت سے ہوتا ہے۔خلیفہ بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

اب یہ جواب نہ دے دینا عبادت کے لیے۔ عبادت تو اللہ کی باقی مخلوقات بھی کر رہی تھیں اور انسان بطور خلیفہ نہ بھی بنایا جاتا تب بھی عبادت ہو سکتی تھی۔ ذرا اس بات کی وضاحت کریں؟ انسان کی تخلیق بطور خلیفہ کیوں اور خلیفہ باقی مخلوقاف سے بعد میں کیوں بنایا گیا۔؟ یہ کوئی جواب نہیں نمائندگی کے لیے۔ وہ تو خلیفہ بنائے بغیر بھی دی جاسکتی تھی۔ یہ بھی کوئی جواب نہیں کہ جنوں انسانوں کو عبادت کے لیے بنایا۔ جن خلیفہ نہیں لیکن عبادت کرتے ہیں۔ اگر پہچان، عبادت، نمائندگی مطلوب تھی وہ خلیفہ بنائے بغیر بھی کروائی جاسکتی تھی۔ خلیفہ کی تخلیق کی ضرورت اور مقصد پوچھا گیا ہے۔ دیکھیں جو دعوی کرتے ہیں انہوں نے کوئی جواب دیا یا نہیں۔ دیکھیں جسکی باطنی آنکھ کھلی اسنے جواب دیا یا نہیں۔ جو عشق میں ہیں۔ اسنے کوئی جواب دیا یا نہیں۔ جس کسی کا تعلق کسی لجپال سے ہے۔ اسنے جواب دیا یا نہیں۔ جن کو اللہ مل گیا ہے۔ اسنے جواب دیا یا نہیں۔ جو عشق میں ہیں۔ اسنے کوئی جواب دیا یا نہیں۔ جس کسی کا تعلق کسی لج پال سے ہے۔ اسنے جواب دیا یا نہیں۔ جن کو اللہ مل گیا ہے۔ اسنے جواب دیا یا نہیں۔ اگر جواب نہیں دیا تو پھر سارے جھوٹے دعوی ہیں۔

دادا حضورؒ کا ارشاد ہے۔ ہر روحانی طالب علم کو خود سے پوچھنا چاہیے کہ کیا اسے ان سوالوں کے جوابات کا علم ہے یا نہیں اور ہر روحانی طالب علم کو ان سوالوں کے جوابات کا علم ہونا چاہیے۔ ہر روحانی طالب علم کا فرض ہے کہ سچ کی تلاش کریں اور جسے اپنا مرشد مانے اس سے ضرور ان سوالوں کے جوابات پوچھے تاکہ حقیقت تک رسائی حاصل ہو ہم کسی روحانی علم کے ماہر کے اس لیے بیعت ہوتے ہیں کہ عرفان خودی کی منازل طے کر سکیں جو بھی شخص عرفان خودی کی منازل طے کرتا ہے اسے ان سوالوں کے جوابات کا ضرور پتہ ہوتا ہے اور جس کو نہیں پتہ وہ اپنے گریبان

میں ضرور جھانکے کہ کہیں سب محنت ضائع تو نہیں گئی سچ ہمیشہ سچ رہتا ہے اور سچ کی تلاش کرنا ہر انسان پر فرض ہے۔ ہر انسان کو سوچنا چاہیے کہ کیا وہ سچ کی تلاش کر رہا ہے یا بس نام کی خالی عقیدت لیے ہوئے ہے۔

حقیقی تصور مرشد و سوچ و خیال

کا تصور مرشد

ظاہری علوم میں ظاہری کتابیں پڑھی جاتی ہے۔علوم باطن میں کتاب کے ساتھ حقیقی مشاہدہ ہوتا ہے۔جیسے روحانی کتاب میں لکھ دیا گیا کہ عالم نصرت یا عالم ملکوت۔لیکن ان عالمین کی ماہیت اور کیفیت کیا ہے۔یہ حقیقی مرشد مختلف طرزوں پر ظاہر کرتا ہے۔کیونکہ انسان احسن تقویم سے اسفل السافلین ہو چکا ہے۔حقیقی مرشد انسان کو اسفل السافلین یعنی بدتر شعور سے اٹھا کر احسن تقویم شعور و نور عطا کرتا ہے۔مرشد طالب علم کو اسفل السافلین شعور سے مختلف طریقوں سے جگاتا ہے۔

اپنی علم و معرفت کی باتوں و عملی مشقوں سے۔

اسفل السافلین شعور کو آہستہ آہستہ احسن تقویم شعور میں بدلنا چاہیے۔کیونکہ آخر کار اس عالم ناسوت میں رہنے کے لیے ہمیں اس ناسوتی جسم کی ضرورت رہتی ہے۔اب حقیقی تصور مرشد و سوچ و خیال کے تصور مرشد کو سمجھتے ہیں۔

جب کچھ لوگوں نے معرفت کی باتوں میں پرفیکشن (PERFECTION) حاصل نہ کی اور حقیقی روحانی بندوں کے جانشین بن کر بیٹھ گئے اور عوام کو الو بنایا۔وہاں پر ابلم آیا۔ اکثر عوام بھی ایسی الو کی الو کہ بس جہاں لگ گئی بھیڑ بکریوں کی طرح لگ گئی۔نہ کبھی پورا قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھا نہ سمجھا۔نہ کبھی مرشد سے حقیقی روحانیت کے سوال کیے۔دوبارہ کہہ رہا ہوں۔حقیقی مرشد علم و معرفت میں یکتا اور موجود بے مثال ہوتا ہے۔کیونکہ اسکو فزیکل جسم میں

اس بے مثال نے بے مثال ہی علم و معرفت عطا کی ہوتی ہے۔

اب جن لوگوں میں نہیں ہوتی۔ وہ اپنے مریدوں کو اپنے مٹی کے چہرہ کا تصور بتا دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ مٹی کا جسم کبھی ایک سال کا تھا۔ کبھی دو سال کا۔ کبھی پانچ سال کا۔ کبھی دس۔ کبھی بیس سال۔ کبھی پچاس سال کا۔ یہ تو بدلتا رہا۔ اور اسکا کیا تصور کرنا۔ ایسے ہی جب روحانی لوگ اپنے جسم اطہر کو چھوڑتے ہیں۔ تو انکی کونسی شکل رہ جاتی ہے۔ اور ستم ظریفی یہ ہے کہ مرد ہے یا عورت اب وہ خود کو مرشد تصور کرے۔ حد ہے جہالت کی مرد اگر اپنی بیوی سے بات کر رہا ہے تو اکثر جاہل کہتے ہیں یہ میں نہیں بلکہ میرا مرشد بات کر رہا ہے۔ ایسے ہی اکثر عورتوں کو کہا جاتا کہ وہ جب اپنے شوہر سے بات کر رہی ہیں تو وہ نہیں بلکہ انکا مرشد بات کر رہا ہے۔ یہ کیسی جہالت ہے۔ اس طریقہ کا دور دور تک تصور مرشد سے تعلق نہیں۔

حقیقی تصور مرشد کے دو طریقہ کار ہیں۔

☆ پہلا طریقہ۔ یہ کم فائدہ مند ہے:

اس میں مخصوص وقت میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر سامنے دیکھیں اور توجہ رکھیں کہ مرشد سامنے ہے۔ کوئی شکل نہیں بنانی۔ نہ کوئی چہرہ۔ نہ کوئی بال۔ کسی قسم کی کوئی شکل نہیں بنانی ہوتی۔ کیونکہ حقیقی مرشد وہ نور ہوتا ہے جو مرشد نے ڈی کوڈ یعنی حاصل کیا ہوتا ہے یا اسے منتقل ہوا ہوتا ہے۔

حقیقت میں تصور مرشد میں اسکے نور کے ساتھ تعلق بنایا جاتا ہے

☆ دوسرا طریقہ۔ جو حقیقی طریقہ ہے وہ یہ ہے:

جب مرشد مختلف مشقوں سے سٹوڈنٹ/ مرید کو کافی قابل کر لیتا ہے۔ اور سٹوڈنٹ کو اسفل السافلین شعور و کیفیت سے جلد اٹھانا چاہتا ہے۔ تب حقیقی مرشد آپکو اپنے مائنڈ/ ذہن میں اور

سٹوڈنٹ/ روحانی طالب علم مرشد کو اپنے مائنڈ/ ذہن میں صرف چند سیکنڈوں کے لیے لاتا ہے۔ کیونکہ مرشد کے نور و شعور میں اسفل السافلین ڈیٹا اور شیطان کا کسی بھی طرح عمل دخل نہیں ہوتا۔ ان چند سیکنڈوں میں روحانی طالب علم کے تمام روشنی و نور کے پرت حقیقی مرشد کے روشنی و نور کے پرت بن جاتے ہیں اور روحانی طالب علم کے روشنی و نور کے جسم میں موجود شیطان و اسفل السافلین ڈیٹا، خیالات سوچ چند سیکنڈوں کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی ایسا ہوتا ہے۔ مغلوب نور وانرجی اسفل السافلین شعور نور وانرجی سے احسن تقویم شعور نور وانرجی کی طرف حرکت شروع کرتی ہے۔ تب سٹوڈنٹ کو اپنے پورے وجود میں نور وانرجی محسوس ہوتی ہے۔ تب دھیان مرشد کی طرف نہیں بلکہ اپنے اندر اس جاگتے ہوئے نور وانرجی کی طرف کرنا چاہیے۔ اس نور و انرجی سے انسانی جسم میں گرمی۔ سردی SENSATION بڑھ کر جسم آٹو میٹک / خود کار طریقہ سے حرکت کرتا ہے۔

اور یہ نور وانرجی انسان کو مختلف مراحل سے گزار کر احسن تقویم احدیت کی منازل تک لے جاتا ہے۔ اس عمل کی طاقت بڑھانے کے لیے حقیقی روحانی مرشد طالب علم کو مسلسل نور وانرجی منتقل کرتا ہے۔ یہی حقیقی تصور مرشد ہے۔

حقیقی روحانیت اور جعلی و پکھنڈی روحانیت میں فرق

تمام حمد تعریفیں رحمتیں برکتیں اس خالق کل کی ہیں۔ جو اول بھی ہے۔ آخر بھی۔ جو اس وقت بھی مالک کل تھا جب کوئی تخلیق نہیں تھی۔ جو پھر بھی ویسا ہی مالک ورب رہتا ہے جب کوئی تخلیق نہ رہے۔

حقیقی علم ورہنمائی کا سرچشمہ وہی مختار کل ہے۔ اور اس مالک کل نے ہماری سرکار ﷺ کو انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے علم وحکمت عطا کی۔ اب انسانوں کے لیے آپ ہی حقیقی علم ورہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔

ہم جب آپ محمد ﷺ سے پہلے مکہ اور مدینہ کی زندگی دیکھتے ہیں۔ ہمیں ایک بدوی اور بکھری زندگی نظر آتی ہے۔ روم والے کہتے تھے یہ ہمارے غلام ہیں اور ایران والے کہتے تھے یہ ہمارے غلام ہیں۔ تب حقیقی معرفت وعلم کا تارا ہماری سرکار ﷺ چمکتے ہیں اور عرب کی جہالت ختم ہوجاتی ہے۔ ایک انصاف۔ مساوات۔ ہمدردی پر معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ اب جب ہمارے ہاں اکثر جگہوں پر نام نہاد روحانیت کو دیکھتے ہیں۔ یہاں مقروض قوم ہے۔ حقیقی علم و معرفت جس کا مقصد ومنشاء فلاح معاشرہ وفلاح انسانیت ہے۔ فلاح معاشرہ وانسانیت حقیقی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ اور ایسا تبھی ممکن ہوتا ہے۔ جب حقیقی انصاف۔ مساوات اور ہمدردی کا نظام ہو۔ ایک بس اسٹینڈ پر آپ کسی کو دس بیس سو روپے دیکر نظام کی بہتری نہیں کرتے بلکہ نظام کو خراب کردیتے ہیں۔

حقیقی روحانیت و معرفت میں انسانوں کو غلام نہیں بنایا جاتا بلکہ انکے شعوروں کو نور بخشا جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ استاد۔ مرشد۔ ٹیچر کا ادب ہوتا ہے اور مرشد کے تعلق پر اسکی اولاد کا احترام ہوتا ہے لیکن مرشد وہ ہوتا ہے جو تمہیں تمام تاریکیوں سے شد یعنی پاک کر دے اور تمہیں تمہاری اصل امرت عطا کرے کہ جب کچھ نہیں تھا تب اور کیسے تھا۔

ہمارے ہاں اکثریت کا مسئلہ یہ ہے کہ نسل در نسل غلام رہے اور اس غلامی کی وجہ سے روحانی طور پر اکثریت کا ڈی این اے ہی ٹیڑھا ہے۔ اب جب ہم یہاں دیکھتے ہیں تو حقیقی روحانی بندے کو مختلف عقائد اور نظریات کی اصلاح کرنا پڑتی ہے۔ اب ایک گروپ کہتا ہے کہ بس اللہ ہی علم دیتا ہے کسی موجودہ رہبر ٹیچر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جبکہ ہم سب کا عام مشاہدہ ہے۔ ہم میں سے کسی کو ڈائریکٹ اللہ پاک نے تو الف ب نہیں پڑھائی۔ ہمیں الف ب کسی زندہ انسان چاہے وہ کسی انسان کا باپ ہے یا ماں ہے، یا کوئی اور انسان ہے۔ یعنی کوئی زندہ انسان ہی علم سیکھاتا ہے۔ جب آپ سادہ الف ب کسی زندہ انسان سے سیکھ رہے ہیں تو روحانی علم بھی کسی زندہ انسان سے ہی سیکھیں گے۔ صحیح بخاری جلد اول حدیث نمبر 120 میں۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ:

میں نے آپ محمد ﷺ سے دو علم کے پیالے لیے۔ ایک علم تو ظاہر کیا، دوسرا علم ظاہر نہیں کیا۔ اگر وہ علم ظاہر کر دوں تو تم لوگ میرا گلا کاٹ دو۔

یعنی ایک ایسا علم ضرور ہوا جو کتابوں میں نہیں لکھا گیا۔ بلکہ سینہ بہ سینہ آگے منتقل ہوا۔ اب اس حقیقی علم کے نام کو کتنے جعلی اور پکھنڈی لوگوں نے اپنے غلط مقاصد کے لیے استعمال کیا۔ ایک دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ہدایت بس کوئی غیب دے سکتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی سادہ الف ب کسی

زندہ موجودہ زندہ انسان سے پڑھتے ہیں۔

خلق الانسان فی احسن تقویم ثم رددنہ فی اسفل السافلین

ہم نے انسان کو بہترین تخلیق کیا پھر اسکو اسفل السافلین یعنی بدترین کر دیا۔

ہر انسان کا فرض ہوا کہ خود سے سوال کرے میرے یہ ہاتھ اگر اسفل السافلین ہیں تو میرے احسن تقویم ہاتھ کیسے تھے۔اصل بات انسان کو یہ سمجھنا ہے کہ یہ میرا شعور اگر اسفل السافلین یعنی براترین ہے تو میرا احسن تقویم یعنی بہترین شعور کونسا تھا۔اگر یہ میرے اسفل السافلین ہاتھ ہیں تو میرے احسن تقویم ہاتھ کیسے تھے۔اسکو جاننے اور سمجھنے کے لیے اپنے ہی اندر جانا ہوگا۔

احسن تقویم سے اوپر روحی کے نور و شعور میں جانا ہوگا۔یہاں اس بات کو دھیان سے سمجھیں جب وہ اکیلا تھا۔کوئی تخلیق نہیں تھی۔تب کون اسکا نام وذکر کرتا تھا اور کیا نام وذکر کرتا تھا اور کیسے نام وذکر کرتا تھا۔یہ ہے وہ حقیقی معرفت جسکا EXPERIENCE ضروری ہے۔پھر اللہ پاک فرماتے ہیں کہ تخلیق کے بعد اس نے عرش پر استوٰی کیا۔استوی کو سمجھنا الگ بات ہے اور تخلیق کے تمام ڈیٹا کا خاتمہ کرتے ہوئے تمام تخلیق سے اوپر اٹھ کر EXPERIENCE الگ ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہی کافی ہے۔درست لیکن کن کے لیے مومنوں کے لیے اور دوبارہ وہی جواب کہ مومن کون ہے جس نے اپنی روح کے مشاہدہ کے ساتھ باقی تمام مشاہدات کیے ہو۔اور زبان کے اقرار کے ساتھ دل یعنی سنٹر آف وزڈم (CENTER OF WISDOM) سے تصدیق کی ہو۔

اکثریت جنت کے ٹکٹ بانٹ رہی ہے۔ جب کہ جنت میں اللہ کے دوست جائیں گے اور اللہ کے دوستوں کی نشانی ہے۔ انکو کوئی ڈر پریشانی اور خوف نہیں ہوتا ہے۔ اب ہر ایک اپنا تجزیہ کرلے کہ اسے ڈر پریشانی اور خوف ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اللہ کا دوست نہیں۔ اگر اللہ کا دوست نہیں تو جنت میں کیسے جائیں گے۔ ایسے ہی کچھ لوگ ولیوں کی چند کتابیں پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ انکو روحانیت مل گئی ہے۔

لیکن حقیقی روحانیت EXPERIENCE کا نام ہے۔ تمام انبیا اکرام نے نبوت کے بعد حقیقی فلاح معاشر/ہ فلاح انسانیت کے کام کیے۔ ہر ایک دیکھ لے کہ اس نے فلاح معاشرہ فلاح انسانیت کے کیا کام کیے۔

ایسے ہی کچھ لوگ عوام کو اپنے قبضہ میں کرنے کے لیے بیعت کرتے ہیں۔ بیعت کسی انسان کی نہیں۔ اللہ اور اسکے رسول محمد ﷺ کے احکامات پر ہوتی ہے۔ جیسے آپ محمد ﷺ کو حکم ہوا کہ اگر خواتین بیعت کے لیے آئیں تو ان سے بیعت اس بات پر لی جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔ کسی پر تہمت نہیں لگائیں گی۔ ہر نیک حکم پر اطاعت کریں گی۔

ایسے ہی بیعت رضوان الگ سے لی گئی۔ موجودہ اگر کسی کے پاس لاکھ دو لاکھ یا کروڑوں مرید یا پیروکار ہیں۔ لیکن معاشرہ کی حقیقی فلاح کے لیے کام نہیں ہو رہے تو سب صفر ہے۔ دوبارہ کہہ رہا ہوں۔ کسی کو چند پیسے دے دینا فلاح معاشرہ فلاح انسانیت نہیں ہے۔ بلکہ ایسا حقیقی نظام لانا ہے جس سے کسی کو بھیک یا قرض کی ضرورت ہی نہ پڑے اور ایسا تبھی ہوگا جب 10/1 کا تناسب قائم ہو۔

صفائی نصف ایمان ہے۔ ہر طرح کی صفائی۔ آپکے ظاہر و باطن اور معاشرہ کی صفائی ضروری ہے

اگر آپکے ہاں ملاوٹ ہے۔ گٹر ابل رہے ہیں گندگی ہے تو آپکے ایمان کی پرفیکشن (PERFECTION) نہیں ہوئی۔ جب ایمان کی پرفیکشن (PERFECTION) نہیں تو روحانیت کہاں سے ظاہر ہو۔ واضح کردوں ظنی باتیں الگ ہیں اور حقیقی روحانیت الگ ہے۔ حقیقی روحانیت آپکو اندر سے پرفیکشن (PERFECTION) عطا کرتی ہے۔ آپ کے شعور کو پرفیکشن (PERFECTION) دیتے ہوئے آپکے کردار کو پرفیکشن (PERFECTION) عطا کرتی ہے۔

کچھ لوگ تصوف۔ روحانیت کے ناموں کے ہی خلاف ہیں۔ حیران کن بات۔ کیا آپکے اندر روح نہیں۔ روح کی انرجیز اور نور سے تعلق پیدا کرنا روحانیت ہے۔

آپ سے روح کے بارے پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے روح میرے رب کے امر سے ہے۔ اور تم کو تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ اب تھوڑا علم کس کے علم کے مقابل ہے اللہ کے علم کے مقابل۔ لامحدود کا محدود بھی باقی سب سے لامحدود ہوتا ہے۔ اکثر لوگ فلاح معاشرہ فلاح انسانیت کی بجائے۔ کسی کو جنتی کسی کو دوزخی ثابت کرنے پر لگے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ کسی انسان کا کام ہی نہیں۔ یہ اختیار مالک کل جہاں کا ہے کہ وہ کس کو جنت دے کس کو دوزخ۔ او بھائی۔ اپنی جنت کی پہلے فکر کرو۔ ایسی ہی اکثر عوام اپنی جہالت میں جہاں لگی ہے۔ بس جا رہی ہے۔ کوئی تعویز دھاگا کو ہی اصل روحانیت سمجھ کر بیٹھا ہے۔

اکثر پیر عوام کو الو باتوں میں الجھائے رکھتے ہیں۔ جنکا روحانیت سے دور دور تک کا تعلق

نہیں ہوتا۔حالانکہ اصل روحانیت اپنی کھوج ہے اور اپنی کھوج کے بعد فلاح معاشرہ وفلاح انسانیت کرنا ہے۔کچھ لوگ کہتے ہیں علم نہیں لینا چاہیے۔ اور وہ اس بات کو بنیاد بناتے ہیں۔علموں بس کری او یار اکو الف تیرے درکار لیکن اللہ پاک کہتے ہیں اللہ علم والوں کے درجات بلند کرتا ہے۔کچھ کہتے ہیں کہ شیطان کے پاس بہت علم تھا۔لیکن وہ بھٹک گیا۔

بھائی۔اسکے پاس علم کی پرفیکشن (PERFECTION) نہیں تھی اور اللہ کی طرف اسکا رجوع نہیں تھا اس لیے وہ مار کھا گیا۔ایسے کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے یہ سوال کیوں لکھ دیئے۔او بھائی یہ صرف سوال نہیں ہیں۔یہ حقیقی روحانی سفر کی دستاویز ہے۔جو حقیقت میں امرت چکھے گا دیکھ لے گا۔جیسے کوئی آپ سے پوچھے کہ دو جمع دو کتنے ہوتے ہیں۔آپ فورا بتا دیں گے چار۔

ایسے ہی یہ روحانی سوال روحانی دستاویز ہیں۔ جس میں پرفیکشن (PERFECTION) ہوگی بتا دیں گے اور جس میں پرفیکشن (PERFECTION) نہیں ہوگی وہ بس آئیں بائیں شائیں کریں گے۔کچھ پیروں نے عوام کو ایسے بیوقوف بنایا کہ مرنے کے بعد قبر میں علم دے گا۔عجیب منطق ہے۔زندہ جی تو کچھ ملا نہیں مرنے کے بعد کیا خاک ملے گا۔حالانکہ اللہ پاک نے واضح کر دیا کہ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے ہو۔کچھ لوگوں کا اعتراض ہے کہ اپنے اندر دیکھنے کا طریقہ کسی کتاب میں کیوں نہیں۔سادہ سی بات ہے جب یہ آیت مبارکہ اتری:

کہ اپنے اندر تم کیوں نہیں دیکھتے ہو۔تو سب نے اپنے اندر دیکھا ہی ہوگا۔

اپنے اندر دھیان کرو کہ خون کیسے بنتا ہے۔اپنے بالوں اور ناخنوں پر دھیان کرو۔تم انکو

کاٹتے ہو یہ بڑھ جاتے ہیں۔اپنے وجود کے ایک ایک عمل پر دھیان کرو۔ایسا کونسا مشکل کام ہے۔ایسے ہی کتنے پیروں نے عوام کو الو باتوں میں لگایا ہوا ہے کہ میرے قلب اطہر میں یہ بات آئی وہ بات آئی۔کوئی اپنے اندر کسی کی حاضری کر کے بیٹھا ہے۔کوئی کچھ پکھنڈ لیکر بیٹھا ہے۔تمہارے نام نہاد قلب اطہر اور حاضری میں الٹ پلٹ باتیں آتی ہیں لیکن فلاح معاشرہ ،فلاح انسانیت کے لیے کوئی تعلیمی آئینی اور قانونی اصلاحات کیوں نہیں آتی۔حقیقی روحانیت تم کو اسفل السافلین شعور سے اٹھا کر پرفیکشن (PERFECTION) عطا کرتی ہے۔سو باتوں کی ایک بات۔آپکو پرفیکشن (PERFECTION) کے لیے اپنے اندر جانا ہے۔مشاہدہ کے بعد پرفیکشن (PERFECTION) لیکر قلب سے تصدیق کرنی ہے۔تبھی حقیقی امرت نصیب ہوگی۔

ابھی اس کو مزید سمجھیں۔ابھی جب ہم یہاں موجود ہیں اس وقت ہم اپنے آپ کو سمجھنا چاہ رہے ہیں کہ میں جو یہاں موجود ہوں، میرا جو یہ فزیکل باڈی یا جسم ہے اور میرا جو ذاتی مشاہدہ ہے کہ میں پہلے چھوٹا تھا پھر بڑا ہوا پھر بڑا ہوا جوان ہوا میرا قد بڑھا پھر رک گیا اور آگے یہ جو بھی آپ روزمرہ کے کام کر رہے ہیں ایسے ہی ہر انسان کا مشاہدہ ہے کہ مرد اور عورت میں ہمارا معاشرہ تشکیل ہے اور انہی سے یہ آگے نسل چلتی ہے اب جو سوال اٹھتے ہیں ہمارے ذہنوں میں تو وہ یہ ہیں کہ جب ہم اس کائنات کو دیکھتے ہیں کہ اتنی بڑی کائنات ستارے چاند سورج ورک کر رہے ہیں یہ چیز ہمارے مشاہدے میں ہے اس بات سے کوئی بھی انسان انکار نہیں کرسکتا اب انسان جب یہ دیکھتا ہے تو وہ سوچتا ہے کہ یہ سب تو میں نے نہیں بنایا ضرور کوئی سپریم پاور ہے جس نے یہ چیز تخلیق کی ہے اور جو بھی بچہ پیدا ہوا ہے اگر وہ کسی پنجابی کے گھر پیدا ہوا ہے تو وہ

پنجابی سیکھتا ہے اور اگر کسی جنگل میں اس کو چھوڑ دیں تو وہ شاید جیئے گا ہی نہیں۔ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہم جو یہاں موجود ہیں تو کسی نہ کسی زندہ انسان کی بدولت ہیں۔ ہمارے ماں باپ کا یہاں سے انتقال ہماری پیدائش سے پہلے ہوتا تو کیا ہم ہوتے؟ نہیں ہوتے تو آپ موجودہ کسی بھی انسان کے محتاج ہیں آپ الف ب پڑھتے ہیں تو کسی زندہ انسان کے محتاج ہیں اور جو بھی کوئی موجودہ انسان ہے اس نے جو بھی سکھایا کسی زندہ انسان سے سیکھا اور سکھایا اسی طرح جو روحانی علم میں آپ کو سکھا رہا ہوں مجھے میرے والد محترم نے سکھایا ان کو میرے دادا حضورؒ نے سکھایا اور ان کو ان کے مرشد نے سکھایا اور آخر میں یہ علم کس کے پاس چلا جاتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جو علم سکھایا گیا وہ اللہ پاک نے دیا ہمارے معاشرے میں بدقسمتی سے رجحان پایا گیا کہ ہم موجودہ زندہ انسان کی قدر نہیں کرتے اور جو عظیم ہستیاں گزر گئی ہیں ان کی عزت و تکریم کرتے ہیں حالانکہ موجودہ زندہ انسان کی عزت و تکریم ہی ان تمام گزشتہ ہستیوں کی عزت و تکریم ہوتی ہے جو اس دنیا سے پردہ کر گئی ہیں کیونکہ اس کو جو علم عطاء ہوا ہے انہی ہستیوں کی بدولت ہوا ہے۔ جو انسان بھی اس فزیکل باڈی کو چھوڑ کر دنیا سے چلا گیا ہے وہ آپ کی اس دنیا میں کسی بھی چیز کو استعمال نہیں کرتا اور اسے اس دنیا کی کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی اور جو بھی ہستیاں آج تک آئی ہیں تمام نے اپنے اپنے وقت میں فلاح معاشرہ اور فلاح انسانیت کی جتنی ان سے کوششیں ہو سکیں انہوں نے کیں لیکن آپ یہ مانتے ہیں کہ تمام روحانی ہستیاں جو اپنے جسم اطہر کو چھوڑ چکی ہیں وہ پہلے اس دنیا میں موجود تھیں اور ہر موجودہ نسل اپنے سے پہلی گزری ہوئی نسل کے علم کی وارث ہے ہم جس زبان میں بات چیت کرتے ہیں جو آپکا اپنا وجود ہے۔ آپ کا اپنا وجود آپ کے ماں باپ کی وجہ سے ہے اب

آپ اس بات کو پرکھتے ہیں اور یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ ہماری یہاں موجود ہونے کی کیا حقیقت ہے؟ ہر انسان کے پاس کوئی نہ کوئی علم یا عقل کی بات ضرور ہے مگر پرفیکشن (PERFECTION) ہے یا نہیں یہ الگ بات ہے اور سب سے اہم بات پرفیکشن (PERFECTION) ہے حیران کن بات ہے کہ سب سے پہلے حقیقی ٹیچر کون ہے؟ وہ جو علم و معرفت دے پرفیکشن (PERFECTION) میں ہو تو وہ کسی بھی طرح کسی بھی ماضی کی بات کا محتاج نہ ہو یہاں آپ کے ذہن میں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ پھر آپ تو کہہ رہے ہیں کہ علم ماضی سے آیا ہے تو یہاں ماضی کی محتاج کیوں نہیں؟ اس لیے کہ جو علم اور نور منتقل ہوتا ہے آگے وہ پرفیکشن (PERFECTION) میں آتا ہے۔

وہ پریزنٹلی (PRESENTLY) یا فی زمانہ موجود ہے تو جب اس نے سیکھ لیا ہے تبھی وہ جانشین بنا ہے تبھی وہ اس علم کا وارث بنا ہے اسے سند دی گئی ہوتی ہے اب آپ ہمارے وارث ہیں تو یہ ہے حقیقی مرشد۔ اب جو موجودہ ٹیچر ہوتا ہے وہ ہی سارا کچھ ہوتا ہے۔ حج کا مقصد کیا ہے واضح لکھا ہے قرآن پاک میں کہ جو لوگوں کی ہدایت کے لیے پہلا گھر بنایا گیا وہ مکہ مکرمہ ہے تو خانہ کعبہ کا جو مقصد ہے وہ ہدایت ہے جہاں حج ہوتا ہے اور یہاں ہدایت کے سرچشمے کی نسبت سے مرشد کو کہا جا رہا ہے۔ سلطان باہوؒ کہتے ہیں کہ مرشد کا دیدار مجھے لاکھوں کروڑوں حجوں سے افضل ہے لیکن کچھ لوگ بدقسمتی سے جو گزری ہوئی ہستیاں ہیں ان کی عزت و تکریم کرتے ہیں سب جانتے ہیں کہ آپ گزری ہوئی ہستیوں کے مزار پر جا کے ہزاروں دیگیں چڑھائیں اور کسی ایسے بچے کو ان کے مزار پر لے جائیں جس کو الف ب نہ آتی ہو یا کوئی روحانی علم نہ آتا ہو اور صبح سے شام تک آپ ادھر دیگیں چڑھاتے جائیں تو کیا آپ کے بچے کو شام تک

روحانی علم یا الف ب آ جائے گا؟ روحانی علم تو دور کی بات ہے اگر اس نے قرآن پاک پڑھنا نہیں سیکھا ہوا ہوگا تو کیا وہ شام تک قران پاک پڑھنا سیکھ جائے گا آپ کی عقل آپ کا مشاہدہ کیا کہتا ہے واضح الفاظ میں اس کا جواب ہوگا کہ نہیں۔اس بچے کو علم کب آئے گا جب وہ کسی موجودہ انسان کے پاس سے سیکھے اگر وہ الف وب سیکھنا چاہتا ہے تو وہ کسی ایسے انسان کے پاس جائے جس کو پہلے الف وب خود آتی ہو پھر وہ اس کو الف ب سکھائے گا اگر وہ ایسا نہیں کرتا ہے اور ماں باپ ایسا نہیں کرتے ہیں، کیا بچہ سیکھ پائے گا؟ کبھی نہیں سیکھ پائے گا اور دوبارہ بتا رہا ہوں کہ جو عظیم ہستیاں اس دنیا سے پردہ کر چکی ہیں ظاہری طور پر جن عظیم ہستیوں نے اللہ پاک کی راہ میں کوشش کی ہے تو وہ شہید ہیں اور شہید زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق پا رہے ہیں خوشیاں منا رہے ہیں۔

لیکن بدقسمتی سے کیا ہوتا ہے کہ جب ہم یہاں اس دنیا میں آجاتے ہیں ہمارے فہم اور فراست میں یہ باتیں ڈال دی جاتی ہیں اور جو اس سے پہلے دور تھا جب سوشل میڈیا نہیں تھا اور ہم لوگ ایک دوسرے سے رابطے میں نہیں تھے کوئی کہیں بات ہوئی وہ بات پتہ نہیں کب آگے پہنچے نہ پہنچے۔اب جو سوشل میڈیا آگیا ہے تو اب جو بات ہے وہ کراس ایگزامینیشن میں جاتی ہے اب عقلمند انسان وہ ہے کہ اس کے پاس جو بات پہنچے وہ اسے کراس ایگزامینیشن سے گزار لے اور پرفیکشن (PERFECTION) میں لے آئے کہ یہاں یہ بات درست ہے اور جب اس کو یہ بات درست لگے تو اس پر عمل پیرا ہو۔اسی طرح آپ جب دیکھتے ہیں کہ یہاں انسان مختلف جگہوں پر آباد ہیں تو ہر ایک انسان کے لیے ہدایت کے لیے کوئی نہ کوئی آیا ہے اور جب ہم یہ بات جاننا چاہتے ہیں کہ اس کائنات کا تخلیق کار کون ہے تو ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ

جو کائنات کو پرفیکشن (PERFECTION) ملی ہوئی ہے یہ کسی انتہائی عقلمند طاقت نے اس کو تخلیق کیا ہے اور اس کائنات کو خوبصورتی عطا کی ہے۔

2014 میں جب میری تعلیمات مکمل نہیں ہوئی تھیں تو ایک بہت لمبا مناظرہ ہوا تھا فیس بک پر جب ہم بات چیت کر رہے تھے تو میں نے کہا تھا کہ یہ جو آپ کو سٹرکچر ملا ہے انسانی سٹرکچر آپ نے اپنے آپ کو دیا ہے یا کسی اور نے دیا ہے یہ جو پرفیکشن (PERFECTION) آپ کو اپنے میں نظر آرہی ہے۔ کیا آپ اس میں کسی اور آرگن کو کسی اور آرگن کی جگہ پر بدل سکتے ہیں اگر آپ دل کو کسی اور جگہ لگا دیں تو کیا آپ صحیح ورک کر سکیں گے اور اس دلیل کے آگے مجھے پتہ ہے وہ باشعور لوگ تھے انہوں نے اپنی شکست کو تسلیم کیا اور مجھے اس بات کی خوشی ہے۔

اسی طرح ہمیں جو علم ملا وہ ہماری پہلی نسلوں کی دین ہے اور اس میں پرفیکشن حاصل کر لینے کے بعد جب ہم دوسری کتابوں پر نظر ڈالتے ہیں ان میں ہمیں جو کتاب ملی وہ ساری دنیا میں الحمد سے شروع ہوتی ہے اور الناس پر ختم ہوتی ہے وہ عظیم الشان کتاب قرآن پاک ہے۔ یہ عظیم الشان کتاب پرفیکشن میں ہے جو پہلی کتابوں کا انکار نہیں کرتی بلکہ تصدیق کرتی ہے اور یہ موجود ہے ان کتابوں میں جن میں تحریف ہوئی ان کو بتانے کے لیے جو بھی اگر کسی انسان نے کتاب تحریف کی ہے یا پرفیکشن (PERFECTION) میں نہیں لکھا ہوا وہ خود میں خود ہی غلط ثابت ہو جاتا ہے لیکن چونکہ ہماری قوم کو اندھی عقیدت دی گئی ہے اور وہ لوگ اندھی عقیدت میں ہی رہتے ہیں اس کی بھی ایک وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ احسن تقویم سے اسفل السافلین ہوئے شعوری طور پر سٹرکچر تو ہمارا انسانوں جیسا رہا لیکن جو ہمارے اندر نور انرجی تھی وہ مغلوب ہوگئی یہ

سب سے بڑا مسئلہ انسانوں میں پیش آیا اور انسان اس کو سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہے اور کیوں تیار نہیں ہے اس کی ایک وجہ ہے کہ جب پہلے انسان کو بطور خلیفہ بنایا گیا۔ سب فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن ایک نے نہیں کیا یعنی شیطان نے ۔ اب لوگ اسکی بھی مختلف توجیہات پیش کرتے ہیں یہاں سپریم کتاب قرآن پاک پرفیکشن کے ساتھ موجود ہے اور وہ دوسری کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، ان کتابوں میں جو غلط لکھا ہوا ہے اسکو مسترد کرتی ہے اور جو ان میں صحیح لکھا گیا ہے، اسے تسلیم کرتی ہے اور قران پاک خود میں خود کمال ترین کتاب ہے تو اگر کوئی سمجھنے والا ہو تو یہ سپریم کتاب تمام باتوں کے جواب دیتی ہے لیکن بدقسمتی دیکھئے۔ ہمارے اس معاشرے کی آپ خود بھی اس پر غور کریں کہ کتنے لوگوں نے قرآن پاک کو ترجمے کے ساتھ پڑھا ہے اور اس کا جب ترجمہ کیا گیا تو کسی نے بھی یہ نہیں سوچا کہ اس کا جو ترجمہ کیا جائے وہ اصولی طور پر ایک مستند طریقے سے ہی کیا جائے اور کیوں کہ شروع سے ہی مسالک بن چکے تھے لیکن جو اہل زبان تھے تو ترجمہ ایک ہی ہے اور ایک ہی ہونا چاہیئے اگر کسی نے ترجمے میں اضافہ کرنے کی کوشش کی ہے تو پوچھنا چاہیئے تھا کہ آپ نے اس کے ترجمے میں اضافہ کیوں کیا ہے؟ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ جب اللہ پاک نے عربی میں کوئی ایسا لفظ نہیں لکھا تو آپ کو کیوں لکھنے کی ضرورت پڑی ہے یہ سوال بنتا تھا کہ نہیں بنتا تھا لیکن کسی نے نہیں کیا۔

اس وقت آپ اپنی موجودہ حالت دیکھیں کہ آپ کے بچے آئی ایم ایف کے مقروض ہیں جب ہم اس ملک میں رہ رہے ہیں تو ہم سب ہی مقروض ہیں۔

جو اس ملک میں رہ رہے ہیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس وقت ہم لوگ بحیثیت قوم سارے کے سارے مقروض ہیں تو اس کا مطلب کہ ہمیں جو بھی سکھایا گیا ہے جو بھی علم دیا گیا ہے وہ

پرفیکشن (PERFECTION) میں نہیں ہے کیوں کہ دو ہی باتیں ہوسکتی ہیں یا تو ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ ہم سیدھے راستے پر نہیں ہیں اور اگر ہم اللہ کے دوست ہیں تو ہم مقروض نہیں ہو سکتے جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ جب اسلام پھیلا تھا عرب میں تو وہ لوگ مقروض تھے وہ مقروض نہیں رہے وہ حاکم ہو گئے تھے آپ ایک طرف سے کہتے ہیں کہ میں مومن ہوں تم مومن ہو یہ مسلمان ہے میں مسلمان ہوں لیکن یہ ہم کہتے ہیں کیا جو اللہ پاک اور حضور اکرم ﷺ نے شرائط رکھی ہیں کیا ہم اس پر پورا اترتے ہیں یا نہیں؟ اصل بات تو یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بھی ہمیں مومن یا مسلمان مانیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہماری قوم کی سب سے بڑی بدقسمتی ہے کہ اس نے قرآن پاک کو ترجمے کے ساتھ نہ پڑھنا ہے نہ سمجھنا ہے۔ ابھی بھی ایسے لوگ بیٹھے ہیں جو کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ قران پاک نعوذ باللہ خود ترجمے کے ساتھ پڑھ لو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

کیسی بات کرتے ہیں آپ لوگ، وہ جو حی القیوم ہے جو ہمیشہ سے تھا، ہمیشہ رہے گا، وہ عظیم الشان حی القیوم جسکی کتاب کو آپ ہدایت کے لئے پڑھ رہے ہیں تو کیسے ہوسکتا ہے کہ ہدایت نہ ملے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ بات بالکل ممکن نہیں لیکن جب جہالت زیادہ پھیل جاتی ہے اور تبدیلی کے لیے ایک 1/10 کا ریشو ہونا چاہیئے یعنی ایک علم والے کے مقابلے میں دس جاہل ہیں تو جیت ہوگی۔

جہالت زیادہ ہے تو دنیاوی طور پر نہیں جیت سکتے اصول ہے قران پاک کو جب ہم پڑھتے ہیں تو ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ پرانی فرسودہ اور الٹ پلٹ باتیں جو پہلے سے نسل در نسل منتقل ہوتی رہیں قرآن پاک کے ذریعے وہ باتیں خود ہی مسترد ہو جاتی ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں

کہ ہمیں سمجھ نہیں آسکتی عربی کیونکہ وہ ہماری زبان نہیں ہے تو ہمارے مرشد ہمارے پیر ہی ہمیں بتا سکتے ہیں تو ہم خود نہیں پڑھ سکتے تو اس وقت جو زبان تھی وہ کون سی تھی؟ وہ عربی ہی تھی۔ تو جب قرآن پاک عربی میں نازل ہوا اور حضور پاک ﷺ نے جب صحابہ کرامؓ کو عربی زبان میں قرآن پاک بتایا تو ان کی سمجھ میں آگیا نا کیونکہ ان کی زبان وہی تھی۔ جس زبان میں قرآن نازل ہوا۔ اب جو پہلے کا دور تھا کوئی کسی کمرے میں بیٹھ کے باتیں کر رہا ہے کوئی کہیں لے کے بیٹھا ہے لیکن اب سوشل میڈیا کا دور ہے۔ اب باتیں جو پہلے کی گئی تھیں وہ تنقیدی جائزہ سے گزر رہی ہیں۔ اب جو باشعور لوگ ہیں وہ سمجھ جائیں گے کون سی بات پر فیکشن (PERFECTION) میں ہے اور کون سی بات پر فیکشن (PERFECTION) میں نہیں ہے لیکن وہ لوگ نہیں سمجھیں گے، جیسے شیطان نہیں سمجھ پایا تھا۔ اللہ نے کہا آدمؑ کو سجدہ کر یا تو حکم مان لیتا یا پھر اللہ پاک سے رجوع کر لیتا، رہنمائی چاہتا: اے مالک کل اے مختار کل مجھ پر فضل کر دیجئے مجھ پر رحم کر دیجئے ہدایت دیجئے کہ میں اس کو سجدہ کیوں کروں؟ تو پکی بات ہے جیسے ہی وہ اللہ سے مدد مانگتا اللہ کی طرف رجوع کرتا شیطان کو ہدایت مل جاتی اللہ پاک اس کو سمجھا دیتے لیکن اس نے چاہا نہیں اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا اور خود سے جواب دیا کہ میں اس کو سجدہ اس لیے نہیں کر رہا ہوں کہ مجھے آپ نے آگ سے بنایا اور آدمؑ کو مٹی سے بنایا ہے۔

دوسری طرف وہ کہہ رہا ہے کہ اگر تو آپ اس کو اس چیز سے بنا دیتے جو مجھ سے بہتر ہوتی تو میں اس کو سجدہ کر لیتا۔ یہی تھا اس کا مقصد یہی کہہ رہا تھا وہ۔ اسی طرح جب حضرت آدم علیہ السلام کو اس نے ورغلا لیا آدم علیہ السلام نے بھی پہلے رجوع نہیں کیا اور بہکاوے میں آکر پھل کھا لیا اگر وہاں حضرت آدم علیہ السلام کہتے اے مالک کل اے مختار کل شیطان کہتا ہے کہ میں یہ

پھل کھا لوں تو میں پھل کھاؤں یا نہ کھاؤں تو اللہ پاک ہدایت کر دیتے لیکن بعد میں جب حضرت آدم علیہ السلام سے غلطی ہوئی اور اللہ کو پکارا تو اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف توجہ فرمائی۔تو اصل بات یہ ہے کہ جب لوگ ہدایت نہیں چاہتے ہیں تو رجوع نہیں کرتے اور اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہو جاتے ہیں تو پرابلم آتا ہے۔کاش لوگ یہ کہیں کہ اے پروردگار عالم اے آسمان وزمین کے مالک ہمیں ہدایت عطا کریں اس سے رہنمائی چاہیں وہ مختار کل ہے وہ رہنمائی ضرور کرے گا۔لہذا اہم علم سیکھنے کے لیے زندہ انسان کے محتاج ہیں کتابیں جو لکھی ہیں اس کو پڑھنے کے لیے بھی ہم زبان کے محتاج ہیں۔

یہاں جب لوگوں نے حقیقی روحانی بندوں کی باتوں میں پرفیکشن (PERFECTION) نہ لی اور خود سے انہوں نے باتیں لکھیں اور اپنا اپنا مجمع لے کر بیٹھ گئے تھے تو گزارا تھا مگر اب کراس ایگزامینیشن سے ہر ایک کو گزرنا پڑ رہا ہے اب یہاں پرابلم ہے کہ لوگ جہالت در جہالت کی وجہ سے اسی بات پر بیٹھے ہوئے ہیں۔حقیقی باشعور انسان وہ ہوتا ہے کہ اہل عقل والے کو آپ ایک دلیل سے ہرا سکتے ہیں۔آپ نے بات کی آپ نے دلیل دی تو عقل والا بندہ اگر جواب نہیں دے سکا تو ہار جائے گا ابھی جن کو مولانا روم کہتے ہیں وہ کبھی اپنے اپ کو مولوی کہتے تھے شاہ شمس تبریز ولی سے وہ ہار گئے ایسے ہی مختلف طرزوں پر جو لوگ چل رہے ہیں ان میں سے ایک کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے امام ہیں درست کہتے ہیں امام ہیں ہی وہ جتنے سلاسل ہیں ان کے پاس جو بھی علم کی شمع ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عطا سے ہی ہے۔

لیکن یہ جو بات کہتے ہیں ابھی ان کے جو مولوی یا مولانا حضرات بنے ہوئے ہیں وہ یہ نہیں

کہہ رہے کہ امامت تم کو سرکار کروار ہے ہیں امامت خود کرار ہے ہیں قرآن پاک خود پڑھ رہے ہیں لیکن کہیں گے کہ بس یہی اور کسی سے نہیں ہمیں لینا علم تو بھائی کیوں نہیں لینا خود تم زندہ ہو کر علم دے رہے ہو جب تمہارا کوئی مولانا دنیا سے پردہ کر لیتا ہے اس کی جگہ تم دوسرا مولانا لاتے ہو تمہارا جو ایک امام دنیا سے چلا جاتا ہے اس کی جگہ تم دوسرا امام لاتے ہو تو جو روحانی علم والا بندہ دنیا سے چلا گیا ہے کیا تم اس کی جگہ کوئی دوسرا انسان نہیں لا سکتے جو اس دور کا موجودہ پریزنٹ ہو گا ایسے ہی کچھ لوگ عجیب سی من گھڑت باتوں میں یہ رہتے ہیں دوبارہ میں اس بات کو کرتا ہوں مرشد کا دیدار اللہ کروڑا اجا ہوں یعنی جب میں مرشد ہی کے پاس بیٹھوں تو ایسا مرشد جو تاریکی سے نکال کر تمہارے اسفل السافلین ڈیٹا سے تمہیں اٹھا کر تمہیں نور اور روشنی میں لے جائے وہ مرشد حقیقی مرشد ہے۔

جو تمہارے من کو شاد کر دے اور میں الفاظ کی بھول بھلیوں میں نہیں ڈالتا ہوں لوگوں کو میں سمپل الفاظ میں بات کرتا ہوں تاکہ ہر انسان آسانی کے ساتھ سمجھ سکے میری عادت نہیں ہے کہ میں الفاظ میں الجھاؤں لوگوں کو۔ مرشد کے پاس جانا ضروری ہوتا ہے جو مرشد کا سلسلہ ہوتا ہے ایک لائن ہوتی ہے۔ حقیقی روحانی بندوں کے جسم اطہر جہاں ہیں وہاں اللہ کی اور فرشتوں کی یصلی ہوتی رہتی ہے اور ہوتی رہے گی لیکن اس کا فیصلہ کون کرے گا کہ یہاں اصل ولی اللہ ہے اور یہاں ویسے ہی عام انسان ہے۔

ہم نے ایسے بھی بندوں کو دیکھا ہے جن کے مزارات بنے ہوئے ہیں اور ان کے اندر دیکھو تو جلی سڑی لاشیں ہیں اور لوگوں نے ان کو کروڑوں روپے دے کر مزار بنا لئے ہیں اور لوگ یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جب ہم نے خود قبر کشائی کی ہے اور اس کے اندر سے اس طرح کی

لاش نکلی ہے۔بس جو زندہ شخص ہوتا ہے وہی آپ کو علم دے سکتا ہے اور رہنمائی کرسکتا ہے اور ہدایت دے سکتا ہے اب جو میں نے کتابیں لکھی ہیں تو آپ نے وہ پڑھی آپ سمجھ گئے آپ کو ہدایت مل رہی ہے۔

اسی طرح کچھ لوگوں نے جو بیعت کی ہے، اس کو عجیب طرح کا رنگ دے دیا ہے کہ اب آپ ایک جگہ سے بیعت ہو گئے بس اب آپ دوسری جگہ سے علم نہیں لے سکتے یا بیعت نہیں ہو سکتے تاکہ لوگ بھاگیں نہیں بیعت کس بات کی؟ اب کوئی بھی انسان جس کے پاس کوئی بھی علم ہے وہ اس کا اپنا علم نہیں ہے وہ اس نے اپنے مرشد اور اپنے پہلے استادوں سے ہی لیا ہوا ہے اور وہ علم سرکار دو عالم ﷺ کا ہی علم ہے جو ان استادوں کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اور جب ہم قران شریف پڑھتے ہیں تو اس میں بیعت کا مطلب پتہ لگ جاتا ہے کہ بیعت دراصل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو ماننا ہے جیسے کہ بیعت رضوان لی گئی ہے تو اس کا ایک مقصد تھا کہ آپ اس معاملے میں تعاون کریں گے قائم رہیں گے غزوہ احد میں بھی جب سرکار نے آرڈر کر دیا تھا تو وہ ایک بیعت ہی تھی۔اسی طرح جب خواتین کے لیے بیعت کا حکم آیا ہے تو کہا گیا ہے کہ ان سے بیعت لیں کہ اللہ کو ایک مانیں اور غیبت نہیں کریں گی جھوٹ نہیں بولیں گی اعمال صالح کریں گی۔تو ہم سب کا اپنا اپنا شعور ہے لیکن جو باشعور ہے وہ سمجھ لیتے ہیں کہ سپریم بات کس کی ہے اور جیسا کہ میں نے اپنے دوسرے لیکچر میں کہا ہے اور اس میں بھی کہہ رہا ہوں کہ دو شعوروں نے ٹکرانا ہی ٹکرانا ہے۔جو سب سے سپریم شعور ہے وہ سب سے اوپر ہے۔

میں نے جو بیعت کے اصول وضوابط رکھے ہیں کہ آپ مشن میں ہدیہ دیں گے اور معاشرے کی فلاح وانسانیت کے لیے کام کریں گے یہ اصول وضوابط ہی تو ہیں بیعت ہوتی ہی اصول وضوابط

کو ماننا ہے یہاں پرابلم کیا ہے کہ نسل در نسل لوگ مرشد کے پاس جا رہے ہیں نہ کبھی دیکھا ہے اور بس کہہ دیا کہ بیعت ہے۔ بس یہ کون سی بیعت ہے؟ ٹیچر وہ ہے جو پریزنٹ (PRESENT) ہے اس کی ہی بیعت ہوتی ہے اور اسی کے اصول ضوابط کو مانا جاتا ہے۔

بیعت اللہ پاک اور رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے ہی ہوتی ہے فلاح معاشرے اور فلاح انسانیت کے لئے اور تجدید بیعت بھی ہوتی ہے کسی خاص مقصد کے لئے۔ اب یہاں کچھ لوگ کہہ دیتے ہیں ہم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے بیعت ہیں ہم خواجہ غریب نوازؒ سے بیعت ہیں۔ اگر کسی ایسے بندے سے بیعت کرنی تھی جو دنیا سے چلا گیا ہے تو ڈائریکٹ حضرت علی علیہ السلام سے بیعت کر لیتے۔ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کر لیتے۔

ہوتا یہ ہے کہ جب لوگ ان کتابوں کو پڑھتے ہیں تو وہ پرفیکشن (PERFECTION) میں نہیں آ پاتے ہیں کیونکہ پرفیکشن (PERFECTION) کے لیے کسی زندہ انسان کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اسی لیے میں اپنے سٹوڈنٹ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ کو میرے علاوہ علم و معرفت کی باتیں کہیں اور سے ملیں تو آپ ضرور لیں اور اگر تمہارے پاس میری کوئی بات ہے جس کی دلیل تمہارا پیر و مرشد نہیں دے سکا ہے پھر تمہیں یہ بات ماننی پڑے گی کہ اس وقت موجودہ علم میں سب سے سپریم علم اور معرفت ظہیر حسین شاہ کی ہے۔ عرفان خودی کے سوالوں کے جوابات میں پرابلم یہ ہے کہ اس کے جوابات سے پہلے سوالات ہی سمجھانے میں بڑی دیر لگ جاتی ہے کیونکہ لوگوں کا علم و شعور اسفل السافلین ہوتا ہے۔ اب جیسے کہ ہم نے سوال کیا کہ انسان کی بطور خلیفہ کائنات میں ضرورت کیا تھی۔ کسی کو جواب نہیں آیا۔ اور کوئی جواب دے بھی نہیں رہا اور نہ ہی اپنے مرشد سے پوچھ رہا ہے اور یہ بھی نہیں مان رہے کہ آپ کے جو سوالات

ہیں انکا جواب ہمیں نہیں آتا تو آپ ہماری رہنمائی فرما دیں لیکن نہیں ان کے اندر جو شریکہ بیٹھا ہے جو اسفل السافلین وہ ہو چکے ہیں تو اس وجہ سے وہ کبھی یہ بات نہیں مانیں گے جبکہ جو باشعور لوگ ہوتے ہیں وہ اپنی غلطی اپنی ہار تسلیم کر لیتے ہیں۔اسی طرح طالب علموں کی یہ غلطی ہے کہ وہ کتابیں جو انہوں نے پڑھ لی ہیں بس وہ اس سے آگے نہیں جاتے بھئی اپنی پڑھی ہوئی کتابوں کو قرآن پاک سے ویریفائی کرواگر وہ صحیح ہوئیں قرآن کے مطابق ہوئیں تو وہ صحیح ہیں اگر وہ قرآن مجید کے مطابق نہیں ہیں تو وہ ریجیکٹ (REJECT) ہیں ۔ہمارے ملک میں جو چھوٹے چھوٹے مسلکی اختلافات ہیں قرآن پاک ان کو ایک سیکنڈ میں ریجیکٹ کر دے گا لیکن کیا ہے کہ لوگ انہیں الٹ پلٹ باتوں میں انہیں کتابوں کو پڑھ کر لکیر کے فقیر بنے رہتے ہیں نہ تو ان کتابوں کو قران سے ویریفائی کرتے ہیں نہ ہی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔لوگوں میں جہالت اتنی ہے کہ وہ اپنے موجودہ حقیقی روحانی بندوں کو ان کی زندگی میں وہ مقام نہیں دیتے وہ عزت نہیں کرتے نہ ہی ان کی بات مانتے ہیں آپ دیکھ لیں جتنے بھی ولی اللہ گزرے ہیں جتنے بھی پیر گزرے ہیں ان میں جو حقیقی روحانی بندے تھے ان کے ساتھ پہلے ان کے پریزنٹ میں کیا سلوک کیا گیا ابھی جو بابا بلے شاہ صاحب کا نام لیتے ہیں مگر اس دور میں اس وقت میں انہوں نے بابا بلھے شاہ کی تدفین بھی نہیں کی تھی۔یہ انسانوں کا سب سے بڑا پرابلم ہے لیکن باشعور انسان ایسا نہیں کرتے۔جب قران پاک میں واضح لکھا ہے کہ جو اس دنیا سے جا چکے ہیں آپ ان کو سنا نہیں سکتے اب آپ ان کو علم نہیں عطا کر سکتے لیکن لوگ یہاں کہتے ہیں کہ نہیں نہیں دنیا میں علم نہیں لیا تو قبروں میں مرنے کے بعد ہمارے مرشد ہمیں علم سے بھر دیں گے تو یہ کہاں لکھا ہے کہاں سے ویریفائی کیا ہے؟ کیا قران پاک میں ایسا کچھ لکھا ہے۔باشعور انسان یہ بات

مان لیں گے کہ قرآن پاک میں ایسا نہیں دیکھا تو وہ اس بات کو فورا ریجیکٹ کر دیں گے کیونکہ جو بھی حقیقی روحانی بندہ ہے اس کی ہر بات قرآن پاک سے شروع ہوتی ہے اور قرآن پاک پر ہی ختم ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ قرآن پاک سب سے سپریم ہے اس میں ردو بدل نہیں ہو سکتا نہ ہی کوئی کر سکتا ہے باقی جتنے بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں بیسیوں غلطیاں ہیں جس پر بھی قران پاک کی وزڈم کھلی ہے یا کھلتی ہے وہ بتا سکتا ہے کہ اس میں کیا غلطی ہے اسی طرح قرآن پاک نے واضح کر دیا کہ تم نے ذرہ برابر جو نیکی کی ہوگی وہ دیکھ لے گا ذرہ برابر برائی کی ہوگی تو وہ دیکھ لے گا اب اس میں یہ کہہ دینا کہ ہمارے مرشد ہمیں ایسے بچا لیں گے ویسے بچا لیں گے تو کیسے بچا لیں گے؟ یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ بات نہ کہیں اللہ پاک یہ بات نہ لکھے لیکن ایک بندہ کہہ رہا ہے کہ میں تمہیں وہاں بچا لوں گا میں تمہیں ایسے بچا لوں گا۔ تو یہ کیا بات ہے۔ جب قرآن پاک نے کہہ دیا ہے کہ ذرہ برابر نیکی دیکھی جائے گی ذرہ برابر برائی دیکھی جائے گی تو بس بات ختم۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو بات کہیں وہ قرآن پاک میں نہ ہو یا پھر قرآن پاک میں جو بات ہو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ بات نہ کہیں یا اس سے الگ کوئی بات کہیں۔ نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ تو بس اگر کتابوں میں حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں جو ایسی بات لکھی ہے جو قرآن سے ٹکرا جائے تو وہ بات ان سے غلط منسوب کی گئی ہے۔ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کی بات میں کبھی کوئی اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لیے باشعور لوگو تم بار بار قرآن ترجمے کے ساتھ پڑھو تا کہ تمہیں سمجھ آ سکے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالی نے کون سی بات لکھی ہے۔ اس میں بار بار لکھا ہے کہ یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے سورہ واقعہ پڑھ لو جو بھی سابقون ہوئے ہیں ان کا لکھا ہے کہ وہ سابقون کیوں ہوئے

ہیں اپنے اعمال کی وجہ سے۔ان کو سابقون کا درجہ ان کے اعمال پر دیا گیا ہے کسی کی سفارش پر نہیں دیا گیا۔تو اس بات کو سمجھیں۔

کچھ دوست کہتے ہیں کہ آپ کسی کی غلط بات کو رد کیوں کرتے ہیں اور تنقید کیوں کرتے ہیں۔اللہ پاک نے انسان کو اپنا خلیفہ بنایا اور عزازیل/ شیطان کو انسان یعنی اپنے خلیفہ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ جسے شیطان نے نہ مانا اور انسان کی خلافت تسلیم نہیں کی۔اور انسان کی خلافت کو چیلنج کیا جس کی وجہ سے آدم علیہ السلام اور شیطان میں خلافت کی لڑائی شروع ہوئی۔

وہ اپنے آخری پڑاؤ عالم ناسوت کے اس آخری سیارہ پر ہے اور یہ لڑائی فائنل ہے۔

اور عصر کی قسم! بے شک انسان خسارے میں ہے۔سورۃ العصر

یہاں تک انسان خسارے میں ہے۔کیوں کہ انسان احسن تقویم سے اسفل سافلین ہو چکا ہے۔آگے لکھا ہے لیکن جو لوگ ایمان لے آئے۔ایمان کے زبانی اقرار کے بعد مشاہدہ کے بعد تصدیق بالقلب کر لی۔اور اعمال صالح کریں۔اور حق بات کریں۔دوبارہ جو حق بات کریں۔ یعنی حق بات کرنا فرض ہوا۔اور پھر وہ لوگ صبر کریں۔ صرف یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں لیکن ہماری قوم کی بدقسمتی کہ ہماری قوم کی اکثریت نے عظیم الشان کتاب قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ نہ پڑھا۔اور نہ تمام احادیث و روایات اور اسلامی تاریخ کی کتابیں پڑھیں ہیں۔کسی نے کہیں سے کوئی بات پڑھی اور سنی ہے۔اور کسی نے کہیں سے۔

پرفیکشن (PERFECTION) لیے بغیر۔ جب لوگ سوشل میڈیا پر بیٹھ گئے ہیں۔

اب ہر بات اور شعور نے ٹکرانا ہے۔میں کبھی کسی پر ذاتی تنقید اور فتوی نہیں لگاتا ہوں۔

جو بات غلط ہوتی ہے۔اس پر بات کرتا ہوں۔ اس بات کے خلاف دلیل دیتا ہوں، حق

بات کرتا ہوں۔ حقیقی روحانی بندوں کو اس سے فرق نہیں پڑتا ہے کہ کوئی کیا سمجھتا ہے۔

اگر کوئی بات غلط ہو۔ اور حق بات کرنے کے حکم کے تحت میں حق بات نہ کروں اور میری آج جان نکل جائے تو لازمی بات ہے۔ اللہ پاک اور اسکے آخری نبی و رسول صلی علیہ والہ وسلم نے پوچھنا ہے کہ آپ نے حق بات کیوں نہیں کی تو کیا جواب دونگا۔ کیا آپ میں سے کوئی اپنے اگلے سانس کی گارنٹی دے سکتا ہے۔ جواب ہے نہیں۔

عجیب لوگ ہیں۔ مقروض ملک کے مقروض لوگ ہیں۔ لیکن دھمکیاں ایسے لگاتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ کسی انسان کو دھمکیوں کی بجائے ملک عزیز کا قرض اتارو۔ فلاح معاشرہ فلاح انسانیت کے کام کرو۔ ملک کو کرپشن فری کرو۔ کیسے عجیب لوگ ہو۔

باقی کوئی علم سیکھنا چاہے سو بسم اللہ۔ نہ کوئی سیکھنا چاہے اسکی مرضی۔ روحانی بندے نے اپنی زندگی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق گزارنی ہوتی ہے۔ کہ کل کو اللہ پاک اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سرخرو ہو سکے۔

حقیقی مرشد /گرو/روحانی کتاب

INNER DEMONSاور انر علم

ہم جانتے ہیں کہ ہم کسی زندہ موجودہ انسان سے ہی علم سیکھتے ہیں۔ موجودہ کوئی بھی انسان یہ دعوی نہیں کرسکتا ہے کہ اس نے الف، ب ڈائریکٹ اللہ پاک سے یا کسی نبی سے سیکھی ہے۔ ہر موجودہ انسان بچپن سے ہی کسی نہ کسی سے سیکھتا ہے۔ اپنی ماں سے، اپنے باپ سے، اپنے بہن بھائیوں سے اور کسی موجودہ زندہ انسان سے سیکھتا ہے۔ یعنی موجودہ انسان کسی موجودہ زندہ انسان کا محتاج ہے۔

کسی بھی موجودہ انسان کو نہ کبھی اللہ نے ڈائریکٹ خود الف ب سکھائی اور نہ ہی کسی دنیا سے پردہ کی ہوئی ہستی نے۔ اب جب ہر انسان کسی موجودہ زندہ انسان سے سادا علم۔ سیکھتا ہے تو روحانی علم کیسے کسی اور سے سیکھ سکتا ہے۔

جو انسان سمجھتے ہیں کہ انکو اللہ پاک یا کسی گزری ہوئی ہستی سے علم یا فیض مل جاتا ہے۔ یا کوئی ڈائریکٹ اپنے آپ کو اللہ پاک یا کسی بھی گزری ہوئی روحانی ہستی کا خود کو مرید کہتا ہے۔ وہ ہمارے 140 سوالوں کے جواب خود یا کسی بھی گزری ہوئی ہستی سے پوچھ کر بتا سکتا ہے۔

جس کو بھی جس پر مان ہے وہ پوچھ کر بتا سکتا ہے۔

چند سوال یہاں درج کر رہا ہوں۔ کچھ لوگ جنکو ہمارے 140 روحانی سوالوں کے جواب نہیں آتے ہیں وہ تنقید کرتے ہیں۔ جبکہ ہمارے سوال قرآن پاک کی آیت مبارکہ سے ہیں۔ جیسے سورت انبیا آیت نمبر 30 میں اللہ پاک فرماتے ہیں۔ زمین و آسمان ملے ہوئے تھے۔ ہم نے انکو جدا جدا کر دیا۔

اللہ پاک ہی فرماتے ہیں کہ اسکا ہر کام حکمت سے ہوتا ہے۔ جب زمین و آسمان اللہ پاک نے ملا کر بنائے تھے تو لازمی بات ہے۔ اس میں اللہ پاک کی حکمت تھی۔ اب سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ زمین و آسمان کو ملا کر بنانے کی کیا حکمت تھی۔ کچھ لوگ یہاں مفہوم لاتے ہیں کہ اسکا مطلب زمین و آسمان بند تھے۔ یعنی آسمان بارش نہیں برساتا تھا۔ زمین پر بارش نہیں ہوتی تھی۔

انکی یہ بات اس دلیل سے غلط ہو جاتی ہے کہ چاند اور سورج بادلوں سے اوپر ہیں۔ وہاں کیسے بارش ہوتی ہے۔

بلفرض انکی یہ بات گفتگو کے لیے مان بھی لی جائے تو سوال پھر بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ آسمان و زمین پر جب بارش نہیں ہوئی تو اس وقت انکو بغیر بارش کے بنانے کا مقصد کیا تھا اگر کوئی عشق کا دعوی کرتا ہے تو عشق سے پوچھ کر بتا دے۔ کسی کا قلندر تکوینی نظام کا سربراہ ہے تو وہ اس سے پوچھ کر بتا دے۔

کسی کو تجلی پڑی ہے تو وہ تجلی سے پوچھ کر بتا دے۔ جو علم بس کریں او یار کہتے ہیں اکو الف تیرے درکار وہ الف سے پوچھ کر بتا دیں۔ جو تصور اسم ذات کرتے ہیں وہ تصور اسم ذات سے پتہ کر کے بتا دیں۔ جو ذکر قلب کرتے ہیں۔ وہ ذکر قلب سے پوچھ کر بتا دیں۔ جن کے مرشد اک نگاہ سے انسان کو تمام عالمین کراس کروا دیتے ہیں وہ اس نگاہ سے پوچھ کر بتا دیں۔ جنکو اللہ مل گیا ہے۔ وہ اللہ پاک سے پوچھ کر بتا دیں کہ زمین و آسمان کو ملا کر بنانے کی کیا حکمت تھی۔ بحث نہیں بس حکمت بتا دیں۔

اگر حکمت نہ بتا سکیں تو پھر خود سوچ لیں۔ اسی طرح علم۔ لدنا کا حامل شخص بچے کو قتل کرتا ہے۔ اس بچے کو قتل ہی کیوں کروایا گیا۔ اسکی قدرتی موت جیسے پانی میں ڈوب کر مرنا۔ سانپ کا

کاٹ لینا۔ بخار اور کسی بھی بیماری سے مرنا سے اس بچہ کی موت کیوں نہ ہوئی۔

قرآن پاک میں اللہ پاک نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ

رحمٰن کی اگر شان پوچھنی ہے تو کسی باخبر سے پوچھو۔

بس رحمٰن کی شان اور معرفت کے لیے کسی بھی موجودہ حقیقی اہل علم کے پاس جانا پڑتا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ کو علم لدنا کے لیے اس شخص کے پاس جانا پڑا جسکے پاس علم لدنا تھا۔ حوالہ سورت کہف۔

ابھی وہاں ذکر ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ علم لدنا کے باقی وارث باقی بندے بھی تھے اور انکا سید/سردار بھی ہوگا۔

کچھ لوگ کہتے ہیں شیطان کے پاس بھی بڑا علم تھا۔ اللہ کا بندہ جسکے پاس علم تھا لیکن مکمل علم نہیں تھا۔ تبھی شیطان مار کھا گیا۔ وہ نہ سمجھ سکا کہ مٹی کا وجود تو پہلے بھی تھا۔ لیکن اس مٹی کے وجود میں حرکت تب ہوئی جب

ونفخت فیہ من روحی

کے ذریعے روحی سے روح اس مٹی میں آئی۔

شیطان نہ سمجھ سکا اور اللہ پاک سے رہنمائی اور ہدایت بھی نہیں چاہتا ہے۔ اپنی ظنی اور باطنی خیالات کی وجہ سے شیطان ناکام رہا۔ اب ہر انسان کا اختیار ہے کہ شیطان کی طرح اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے یا اللہ اور اللہ والوں سے رجوع کر کے حقیقت تلاش کرے

اکثر لوگ پھندے ڈال کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ نہیں ہماری فلاں جگہ بیعت ہے۔ یا فلاں گزری ہستی سے بیعت ہے جو بالکل غلط ہے۔ پھر سادا الف ب۔ قرآن پاک بھی ان

ہستیوں سے پڑھ لینا تھا موجودہ کسی انسان سے کیوں سیکھا۔

کوئی بھی انسان جسکو الف ب آتی ہے یا abc آتی ہے یہ اس پہلے انسان کا ہی علم ہے۔ جو ہم انسانوں تک لڑی در لڑی آیا ہے۔موجودہ روحانی ٹیچر۔استاد گرو کے پاس اپنا علم نہیں ہوتا۔اسکے مرشد کا علم ہوتا ہے۔اور اسکے مرشد کے پاس اپنے مرشد کا علم ہوتا ہے۔

جیسے میرے پاس اپنے والد صاحب حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ صاحب رح اور دادا حضور حضرت پیر سید محمد صدیق شاہ صاحب رح کا علم ہے اور انکے پاس اپنے مرشد کا۔انکے مرشد کے پاس انکے مرشد کا۔ایسے یہ سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ پاک کا ہی علم ہے۔

بیعت اصولوں کے ماننے کو کہتے ہیں۔ ہر روحانی ٹیچر کے اپنے اصول ہوتے ہیں۔جیسے جب حضرت موسی ع علم لدنا سیکھنے گئے اور علم لدنا کے حامل شخص نے اپنے اصول بتائے کہ آپ خاموش رہیں گے۔حضرت موسی ع اصولوں پر عمل نہ کر سکے اور علم لدنا نہ سیکھ سکے۔

کچھ جعلی پکھنڈی لوگوں نے حقیقی اہل علم و معرفت کو بدنام کیا۔حقیقی اہل علم کی پہچان کے لیے ہم نے 140 سوالات درج کیے ہیں۔جو ناسوتی سفر سے شروع ہو کر وحدیت واحدیت کے experience سے لیکر عالم باہوت میں قائم ہونے تک ہیں۔ ہر شخص کسوٹی پر پرکھ سکتا ہے۔

انسان جو اصل میں روحی ہے۔روحی سے سفر کرتے ہوئے احسن تقویم سے اسفل السافلین ہو چکا ہے۔(احسن تقویم یعنی بہترین اور اسفل السافلین یعنی بدترین)

یعنی انسان خود پردوں میں لپٹ چکا ہے۔احسن تقویم سے اسفل السافلین سفر میں انسان

جو مختلف زونوں سے گزرا اور جو اسکے آباؤ اجداد کے ڈی این اے میں مختلف سوچیں نظریات خیالات خواہشات اکٹھی ہو گئیں ہیں اور ان سب نے جو حقیقی روح / روحی تھی اس پر مختلف جالے بن دیئے ہیں۔ یہ تمام ڈیٹا / جالے روحانی نقطہ نظر سے اپنا وجود رکھتے ہیں۔ روحانی نقطہ نظر سے یہ وائٹ انرجی باڈی یا روشنی کے جسم کے اوپر کالے دھبوں کی طرح موجود ہیں۔ ظاہری طور پر تو انکی کوئی شکل نظر نہیں آتی لیکن روحانی نظر سے وہ پورا ایک وجود DEMON رکھتی ہیں۔

حقیقت میں کوئی مشق ایسی نہیں جو تخلیق کار کو ملوا سکے۔ ہاں ایسی عظیم ہستیاں جو اس تخلیق کار کی محبت میں مر مٹیں۔ وہی امرت کو پا سکیں۔ اس لامحدود نے اپنا EXPERIENCE ان کو عطا کیا۔ جو لامحدود کو لامحدود طرز پر EXPERIENCE کر سکیں۔ وہ عظیم ہستیاں اور نور ہی اصل چیز جانتی ہیں۔ لوگوں کے دو گروپ ہیں۔ ایک جو روحانی مرشدوں کی لکھی گئی کتابوں کو کچھ نہیں سمجھتے اور دوسرا گروپ جو ان کتابوں کو ہی سارا کچھ سمجھتا ہے۔ دونوں ہی گروپ حقیقت میں غلط ہیں۔

کتابوں کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔ یہ راستہ ضرور بتاتی ہیں۔ لیکن کوئی کتاب موجودہ حقیقی گرو / مرشد کا متبادل نہیں ہو سکتی ہے۔ دوسرا گروپ جو روحانی بندوں کی لکھی گئی کتابوں کو کچھ نہیں سمجھتا ہے۔ وہ بھی غلط ہیں۔ کیونکہ حقیقی روحانی بندوں کے منہ اور قلم سے نکلا ہوا ہر لفظ نور ہی ہوتا ہے۔ روحانی کتابیں ایک راستہ متعین ضرور کر دیتی ہیں۔ اصل حقیقت تخلیق میں نہیں ہے۔ اصل حقیقت تخلیق کی طرزوں سے اوپر ہے۔ لہذا اس حقیقت کو کسی بھی طرح تخلیقی طرزوں میں نہیں سمجھا جا سکتا ہے اور جیسا کہ میں نے اپنے دوسرے لیکچر میں بتایا تھا کہ اللہ

پاک کی ذات پر کوئی پردہ نہیں ۔ اور کوئی پردہ اللہ پاک کی ذات کو ڈھانپ نہیں سکتا ہے۔ پردہ انسان کے اپنے اوپر ہے۔

اب انسان پر جو پردے ہیں۔ اسفل السافلین ڈیٹا ہے۔ یاDEMONS ہیں۔ یہ صاف ہو تو حقیقت سامنے آئینہ DEMONS مختلف ڈیٹا فریکوئنسی اور طاقت رکھتی ہیں۔ یہ DEMONS بے اعتمادی۔ دھوکا۔ غیبت۔ مکاری۔ فراڈ۔ حسد۔ رشوت خوری۔ خواہشات۔ پریشانیوں اور دوسری طرزوں کا ڈیٹا رکھتی ہیں۔

مین نور وانرجی کے سورس سے مخصوص انرجی ملتی ہے جب روحانی مشقیں کی جاتی ہیں تو نور وانرجی کی مقدار میں اضافہ سے انسان کے اندر موجود ان DEMONS کو باہر نکلنا ہوتا ہے۔ یہ DEMONS مختلف طریقوں سے انسان سے ریلیز ہوتی ہیں۔ ظاہری طور پر انسان کو نظر نہیں آتا لیکن حقیقی مرشد انکو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ حقیقی مرشد خود نور ہوتا ہے۔ اسکے نور میں یہ DEMONS ایکٹو ہونے سے پہلے ہی مر جاتی ہیں۔ لیکن اسکے اپنے روحانی اصول و ضوابط ہیں۔ جتنا مرشد کا ادب واحترام خدمت پیار ایثار اور سلسلہ کی خدمت کی ہوتی ہے۔ اتنا ہی نور ملتا ہے۔ مرشد کے حقیقی نور میں یہ DEMONS ایکٹو نہیں ہوتی۔

اسلام ایک مکمل دین ہے۔ لیکن برصغیر کے لوگوں کی اکثریت توڑ مروڑ کر اسلامی اصولوں پر چلتی ہے۔ اسلام شادی بیاہ کو سادا اور آسان کرتا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں اسے مشکل بنا دیا گیا ہے۔ اسلام نے انصاف کی شرط رکھ کر دوسری تیسری چوتھی شادی کی اجازت دی لیکن معاشرہ نے اس پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ شادی کرنے پر تو پابندی ہے۔ لیکن اس بات پر پابندی نہیں کہ شادی کیوں نہیں کی۔ یعنی شادی کروانے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔

ایسے ہی ابھی لڑکی کی شادی کی عمر 18 سال اور لڑکے کی عمر بھی 18 سال رکھی گئی ہے۔ لیکن اگر انکو پہلے ضرورت ہو۔ یا 18 سال بعد بھی شادی نہ ہو سکے تو شادی کے لیے کیا انتظامات ہیں۔ اسکا کوئی جواب نہیں۔

حیران کن بات۔ پورا اسلام نافذ کریں۔ نا کہ اپنی مرضی کا۔ ہماری اکثریت کا یہ حال ہے نہ خود پورا قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھا نہ ساری احادیث وفقہ کی کتابیں پڑھیں۔ ہر مسلک نے بس اپنی مرضی کا مواد لیا لیکن حقیقی روحانی بندوں نے بس اتنی بات کو ماننا ہوتا ہے جسکا حکم اللہ اور اسکے رسول ص نے دیا ہوتا ہے۔ حقیقی روحانی بندے اولی الامر کی اطاعت وہاں تک ہی کرتے ہیں جہاں تک اولی الامر اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات مانتا ہے۔

سورت مومنون میں اللہ نے مومنوں کی خصوصیات بتائیں کہ وہ اپنی بیویوں اور او مملکت یعنی جو انکی ملک ہو کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ آگے کوئی انسان اسکی جو مرضی تشریح کرے۔ سورت مومنون نے احکامات واضح کر دیئے۔ اللہ پاک جیسے خود بے نیاز ہے ایسے ہی اس نے اپنے نیک بندوں کو اپنے علاوہ ہر چیز سے بے نیاز کیا ہوتا ہے۔

بعض لوگ کسی ولی کی زبان سے لفظ کتا۔ گدھا یا خنزیر سن کر حیران ہو جاتے ہیں کہ ولی ہو کر کیسے الفاظ استعمال کر رہا ہے جبکہ اللہ پاک کتنے لوگوں کو جانوروں کے برابر بھی نہیں سمجھتا بلکہ انکو شر الدواب یعنی جانوروں سے بھی بدتر کہتا ہے۔ یعنی کتے سے بھی بدتر۔ گدھے سے بھی بدتر۔ خنزیر سے بھی بدتر کہا ہے۔ حوالہ سورت الانفال آیت نمبر 55

اور میں نے اپنے ایک لیکچر میں واضح کر دیا تھا کہ اللہ پاک پر کوئی پردہ نہیں۔ یعنی کوئی پردہ اللہ پاک کو ڈھانپ نہیں سکتا ہے۔ نہ کوئی پردہ رحمت العالمین پر۔ اور نہ ہی کوئی پردہ حقیقی مرشد پر

ہوتا ہے۔

اسفل السافلین ڈیٹا، INNER DEMONS کا پردہ انسان کے اپنے اوپر ہوتا ہے۔ان INNER DEMONS سے جیت کر اپنی حاکمیت واپس لینا ہی اصل کام ہے۔ روحانی کتابیں اور مشقیں روحانی منزل کی طرف راستہ بناتی ہیں اور حقیقی مرشد جو قابل ہوتا ہے۔اپنے حقیقی نور سے اسکے اندر علم و معرفت کی پھلواری پیدا کرتا ہے۔سرکار ص کے روبرو تمام عالمین میں کیسے درود شریف پڑھا جاتا ہے اور اس رحمت سے سیراب ہو کر انسان کیسے فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہو کر عالم باہوت میں قائم ہوتا ہے۔ یہ راز و نور ہمیشہ سینہ بہ سینہ رہا۔اور سینہ بہ سینہ ہی رہے گا۔

کچھ لوگ موجودہ حقیقی ولیوں پر اعتراض کرتے ہیں۔جبکہ خود الف ب کسی موجودہ زندہ انسان سے سیکھتے ہیں۔ایسے ہی کچھ لوگ حقیقی ولی پر غرور و تکبر کا الزام لگاتے ہیں۔حالانکہ یہ انکے اپنے وسوسے ہوتے ہیں۔حقیقی ولی اللہ کو کبھی خود پر غرور نہیں ہوتا۔ہاں اس کو اس رب العالمین پر فخر ہوتا ہے۔جس نے اسے اپنے علاوہ ہر چیز سے بے نیاز کیا ہوتا ہے۔

اثر مراقبہ سے تذکیہ نفس

اثر مراقبہ اپنے ہی اندر جانے کا مراقبہ ہے اس میں آپ اسفل السافلین (پستی سے پستی میں) سے احسن تقویم (عالم ملکوت) کی طرف سفر کرتے ہیں آپ یہ بات جانتے ہیں کہ انسان کو بنانے سے پہلے ہی اعلان کروا دیا گیا:

انی جاعل فی الارض خلیفه

میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے لگا ہوں۔

اور انسان کو خلافت دینے کے بعد جنّت میں بھیجا گیا اور جنّت میں جب اس درخت سے کھالیا تو انسان کو وہاں سے اتار دیا گیا اور یہاں بھیجا گیا اس کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ

سورۃ الذاریات
آیت نمبر-۲۱

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددنه اسفل السا فلین

ہم نے انسان کو بہترین بنایا اور پھر اسکو اسفل السافلین کی طرف بھیج دیا۔

اب یہ سفر احسن تقویم سے شروع ہو کر اسفل السافلین پر ختم ہوا۔ جیسے جیسے یہ سفر طے ہوتا گیا۔ ہم احسن تقویم سے نیچے اسفل السافلین میں آتے گئے تو ہمارے شعور اور ہمارے مٹی کے جسم پر اسکے اثرات مرتب ہوتے گئے ہیں۔

اب جب آپ اپنے ہی اندر دیکھنا چاہتے ہیں تو جو کچھ بھی آپکے مٹی کے جسم پر آپکے شعور پر ہوا ہے آپ اسکو ریورس کرنا چاہتے ہیں یعنی آپ اسفل السافلین سے اٹھ کر احسن تقویم شعور لینا چاہتے ہیں۔ احسن تقویم شعور یہ ہے کہ جس میں ناانصافی نہ ہو جس میں ظلم نہ ہو جس میں کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو بلکہ ایک ایسا شعور جس میں انصاف ہو جس میں محبت کے جذبات پائے جاتے ہوں اور جہاں کوئی کسی سے حسد نہ کرے کوئی کسی سے بغض نہ کرے۔ اللہ پاک نے

انسان کو اس زندگی کے لئے نہیں پیدا کیا انسان بطور خلیفہ بنا تھا اب وہ خلافت جو آپ کی چھن گئی ہے اس کو آپ نے واپس لینا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں لوگ اتنے ورد وظائف کیئے جا رہے ہیں کیا آپکو معاشرے پر اس کا اثر نظر آ رہا ہے؟ کوئی اثر نظر نہیں آ رہا ہے۔ لیکن جب آپ اپنے اندر میں جاتے ہیں تو آپ بڑا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ آپ اسفل السافلین سے احسن تقویم میں جانا شروع ہو جاتے ہیں اگر آپ کسی بچے کو جتنا مرضی سمجھائیں کہ بیٹا یہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا اسکو ڈانٹیں اسکو ماریں جو مرضی کریں مگر وہ تھوڑی دیر بعد پھر وہی غلطی دہرائے گا۔ غور کریں وہ کیوں دہرا رہا ہے اسلیئے کہ وہ چھوٹا بچہ ہے آپ اپنی مثال لیجیئے جب آپ چھوٹے تھے کیا کرتے تھے مٹی میں کھیلتے تھے ابھی کیا آپ کا دل کرتا ہے کہ مٹی میں کھیلیں؟ لڑکیاں اپنے بچپن میں کبھی گڑیا کے ساتھ کھیلتی تھیں ابھی کیا دل کرتا ہے کہ وہ گڑیا کے ساتھ کھیلیں؟ غور کریں کیا وجہ ہے دل کیوں نہیں کرتا؟ کیونکہ اب آپ بڑے ہو گئے ہیں باشعور ہو گئے ہیں آپکا شعوری لیول بڑھ چکا ہے۔ اسی طرح جب آپ اپنے اندر جانا شروع کرتے ہیں تو وہ شعور، انرجی اور نور جو ہمارے اندر مغلوب ہوا ہے اصل میں ہم اپنے اندر جا کر اسے جگانا شروع کرتے ہیں وہ امرت ہمیں ملنا شروع ہو جاتی ہے اب جیسے جیسے وہ شعور بڑھتا ہے ہم سے غلطیاں نہیں ہوتی ہیں آپ کے اندر جب انرجی اٹھتی ہے تو سب سے پہلے آپکا جو لطیفہ نفس ہے وہ پیوریفائی ہوتا ہے اسکا کنیکشن جو ڈسٹرب ہوا ہے وہ پیوریفائی ہوتا ہے وہ پیوریفائی ہوتا ہے پھر لطیفہ جذبات پیوریفائی ہوتا ہے پھر لطیفہ ذہن پیوریفائی ہوتا ہے پھر لطیفہ قلب ایکٹو ہو جاتا ہے۔ غور کریں لطیفہ قلب کے لئے میں نے پیوریفائی کا لفظ استعمال نہیں کیا پھر لطیفہ سانچ ایکٹو ہو جاتا ہے آپ کی تھرڈ آئی ایکٹو ہو جاتی ہے اور آپکا جب لطیفہ روحی ایکٹو ہو جاتا ہے۔ تب آپکو سمجھ آ جاتی ہے کہ ہم مٹی کا وجود نہیں ہیں۔ آپ

جب یہ بات سمجھ لیتے ہیں تو آپکو کامیابی ہو جاتی ہے۔انر مراقبہ یہ نہیں ہے کہ آپ صرف لطائف کو پیوریفائی یا ایکٹو کرتے ہیں یا نہیں۔ بلکہ جب آپ اپنی تخلیق کو بھی دیکھتے ہیں جو آپکے شعور ہیں جیسا کہ سورت یٰسین میں اللہ پاک فرماتے ہیں:

کہ اے آدم کی اولاد شیطان کی عبادت نہ کرنا

اب جب آپ کو یہ بات یاد آ گئی میں ایسے کھڑا تھا یہاں کھڑا تھا کیونکہ بنی آدم ہر انسان ہے جب آپکو یاد آ گیا کہ اللہ پاک نے ایسے مجھے کہا کہ تم نے شیطان کی پوجا نہیں کرنی تو بتایئے جب مالک ازل کو دیکھ لیا اسکی بات سن لی تو پھر آپ سے کیسے غلطی ہو سکتی ہے؟ پھر آپ سے غلطی نہیں ہو سکتی۔سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ آپ غلطی کریں۔ایسے ہی آپکا دوسرا شعور ہے جب اللہ پاک فرما رہے ہیں کہ

سورۃ الذاریات
آیت نمبر-۲۱

ہم نے بنی آدمؑ کی پشت سے انکی اولاد نکالی

اور فرمایا الست بربکم

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

کہا قالو بلیٰ

جی ہاں۔

تو جی ہاں جو لفظ ہے وہ آپ نے بولا ہوا ہے تو جب آپکو یہ یاد آ جائے کہ ایسے آپ نے اللہ پاک کی آواز سنی ایسے آپ نے اللہ پاک کی ربوبیت کا اقرار کیا جب آپکو یہ یاد آ گیا پھر بتایئے آپ کیسے غلطی کر سکتے ہیں کیسے گناہ کر سکتے ہیں؟ نہیں کر سکتے نہیں ہو سکتی غلطی۔

اس کے برعکس وہ لوگ ہیں جو آپ کو شعوری طور پر بڑا کیئے بغیر زور دے رہے ہیں کہ یہ کرو

وہ کرو جیسے بچوں کو کہا جاتا ہے۔ بچہ بچہ ہی رہیگا جب وہ بڑا ہو گا تو پھر وہ کام نہیں کرے گا۔یعنی شعوری طور پر جب بچہ بڑا نہیں ہو رہا تو پھر کیا فائدہ؟

جب آپ اپنے اندران تمام چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں آپ کا اپنا ڈیٹا آپکو یاد آجاتا ہے کہ یہ تمام میرا ڈیٹا ہے یہ تمام میری معلومات ہیں میں تو عام بندہ ہوں ہی نہیں مجھے تو اللہ پاک نے خلیفہ بنایا ہے تب کیسے غلطی کر سکتے ہیں۔

اب یہاں آپ لوگوں کا مسئلہ ہے کہ لوگ کہہ رہے ہیں ہمیں اللہ پاک پر یقین ہے ہمارا اللہ پاک پر ایمان ہے زبان سے تو کہتے ہیں مگر اسکی تصدیق بالقلب نہیں ہو رہی ہے قلب تصدیق نہیں کر رہا ہے اب دیکھئے اللہ پاک پر ایمان کا مطلب کیا ہے کہ اللہ پاک اپنے آپکو خالق کہتے ہیں اگر آپ تخلیق ہوتے ہوئے دیکھ لیتے ہیں تو آپکا ایمان مکمّل ہے۔اللہ پاک اپنے آپکو رازق کہہ رہے ہیں جب آپکو یہ یقین ہو جائے اور آپ دیکھ لیں کہ کس طریقے سے رزق تقسیم ہو رہا ہے تو آپ کا ایمان مکمل ہے۔ بتائیے کہ پھر آپ کیسے غلطی کر سکتے ہیں کیا غلطی کا کوئی جواز رہ جاتا ہے۔سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔بس پرسکون رہیں اپنے ہی اندر جائیں آپ اسفل السافلین نہیں ہو احسن تقویم ہو بس جب یہ شعور انسان میں جاگ جاتا ہے اور انسان جان لیتا ہے کہ مجھے مختار کل نے بنایا ہے اور میں یہ مٹی کا وجود نہیں ہوں میں تو وہ ہوں جو مٹی کے وجود کو چلا رہا ہے جب آپکو یہ سمجھ آجاتی ہے پھر آپ سے غلطی نہیں ہوتی ہے اور جیسے جیسے آپ اپنے اندر جاتے ہیں آپ کا شعور جاگ جاتا ہے جیسے ہی آپ اپنے قریب ہوتے ہیں آپ اپنے آپکو ہی کھوجتے ہیں آپ اپنے ہی اندر جا کر اپنے آپکو جیت لیتے ہیں تو آپ کامیاب ہو جاتے ہیں تب یہ عالم ناسوت (اسفل سافلین) کی باتیں آپکو بچوں کی باتیں لگتی

ہیں آپکو سمجھ آجاتی ہے کہ دنیا بس ایک کھیل تماشا ہے انسان کو جب یہ بات سمجھ آجائے میں اس عالم ناسوت کے لئے نہیں تھا انسان بطور خلیفہ بنا پھر بتایئے کیسے وہ غلطی کرسکتا ہے

یہاں اکثر لوگوں کا مسئلہ ہے وہ اوپر اوپر سے تو تسبیح کو ہلا رہے ہیں لیکن جو انکے اندر امرت ہے اسکو ڈی کوڈ نہیں کرتے ہیں اسکو سمجھتے نہیں ہیں اپنی پہچان نہیں کرتے اپنے آپکو سمجھتے نہیں ہیں جب آپ اپنے آپکو سمجھتے نہیں ہیں اپنی پہچان نہیں کرتے اپنے شعور کو واپس نہیں لیتے تب آپ سے غلطی ہوتی ہے۔

جب آپ اپنے اندر جا کر اپنے تمام شعور واپس لیکر خود پر خود روشن ہوتے ہیں۔تمام نفسوں کا تذکیہ ہوجاتا ہے اور آخر میں آپ وہ امرت پاتے ہیں جو تمام الفاظ،سوچوں اور خیالوں سے اوپر ہے۔

ذکر اللہ کا خفی و روحی طریقہ

جب قلب (یہاں قلب مٹی کا دل نہیں بلکہ سینٹر آف وزڈم ہے) ظاہری حواس بند کر کے دل/سینٹر آف وزڈم کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے اسے ذکر خفی کہتے ہیں۔ یہ مشق جب گہری ہو جائے اور ذکر خود بخود جاری ہو جائے اسے ذکر روحی کہتے ہیں۔

ذکر کرتے ہوئے ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں ذکر کبھی بھی ایک ہی جگہ پر توجہ رکھ کر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہماری توجہ خود میں انرجی ہے جب ہم ایک ہی جگہ توجہ رکھ کر ذکر کرتے ہیں تو انرجی اور نور ایک ہی جگہ آجاتا ہے جس سے باقی اعضاء کی ورکنگ میں پرابلم آتا ہے۔

ذکر خفی اور ذکر روحی کا طریقہ:

آسان ترین مراقبہ کی فیس/ہدیہ مشن مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے

فیس/ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کار پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور رازمراقبہ کا ہدیہ مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے ہے۔ ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس/ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جاسکتا ہے

۱. ایزی پیسہ اکاؤنٹ :

اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ /اکاؤنٹ نمبر **03436012894**

اکاؤنٹ نمبر۔/ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/جاز کیش اکاؤنٹ **03059906066**

بنک اکاؤنٹ نمبر

ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ نیشنل بنک اکاؤنٹ

IBAN: PK89NBPA1981004182334170

Short Account No: 19814182334170

اللہ اللہ اللہ بس اللہ ہی اللہ رہے۔

لیکن ذکر کے دوران ارادہ یہ ہو کہ میرا پورا وجود اللہ پاک کے نور اور انرجی سے بھرا ہوا ہے۔ میرے اندر سے تمام نیگیٹو فورسز، بیماریاں، جادوٹونہ ختم ہو چکا اور بس اللہ پاک کا نور ہی نور ہے۔ جب ذکر خود بخود جاری ہو جائے تو سمجھ جائیں کہ ذکر روحی شروع ہو چکا ہے۔

کچھ عرصہ بعد ذکر اللہ اس ارادہ کے ساتھ کیا جائے کہ اللہ پاک میرے سامنے موجود ہیں اور میں ذکر اللہ اللہ کر رہا ہوں لیکن آپ نے کوئی شکل نہیں بنانی، جو بھی نور ہو گا آپکے سامنے حقیقت میں موجود ہو گا۔ ذکر/مشق کے دوران جمائیاں آئیں یا آنکھوں سے پانی آئے تو یہ نیگیٹو فورسز کے نکلنے کی نشانی ہے۔ ذکر ہمیشہ کسی صاحب ذکر کی نگرانی میں کرنا چاہیے تا کہ وہ آپکو گائیڈ کر سکے۔

سلسلہ عالیہ چشتی صابری ظہیری میں تمام اذکار ذکر اللہ۔ ذکر الا اللہ۔ ذکر اللہ ہو اللہ۔ ذکر ھو

اسی ترتیب سے کروائے جاتے ہیں جس سے سالک سلوک کی منازل جلد طے کر لیتا ہے۔

روحانی چراغ کا عمل

برائے صحت و دولت اور معرفت نور

سورت نور میں اللہ پاک اپنے نور کی مثال ایسے سمجھاتے ہیں

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیۡتُوۡنَۃٍ لَّا شَرۡقِیَّۃٍ وَّ لَا غَرۡبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیۡتُہَا یُضِیۡٓءُ وَ لَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡہُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ؕ یَہۡدِی اللّٰہُ لِنُوۡرِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿ۙ۳۵﴾

ترجمہ:

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ پورب (مشرق) کا نہ پچّھم (مغرب) کا قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اُٹھے اگرچہ اُسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

روحانیت میں اس نور کو حقیقی طور سمجھنے کے لیے ہمیں تمام تخلیقی ڈیٹا سے اوپر جانا ہوتا ہے لیکن اللہ کے نور کی حقیقی معرفت تک پہنچنے کے لیے ہمیں مختلف تخلیقی ڈیٹا DATA سے گزرنا ہوتا ہے

اور انسان کیونکہ اس وقت اسفل السافلین ڈیٹا میں گھرا ہوا ہے۔ جہاں انسان کو صحت وتندرستی اور معاشی مسائل کا سامنا ہے۔

سلسلہ عالیہ چشتی صابری کا سینہ بہ سینہ روحانی چراغ کا عمل برائے صحت وتندرستی اللہ پاک کے فضل سے انسان کی دنیاوی مشکلات کا خاتمہ کرتا ہے۔

روحانی چراغ کا یہ عمل صحت وتندرستی کے لیے بہترین ہے۔ جب نور وانرجی کی مقدار بڑھتی ہے تو تیسری آنکھ بھی کھل جاتی ہے۔

جب انتہا پر نور وانرجی کے SHUTTER کھولے جاتے ہیں تو انسان کو حقیقی نور کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ واحد عمل ہے جو انسان کو نور کی معرفت عطا کرتا ہے۔

سلسلہ کا یہ سینہ بہ سینہ راز قابل لوگوں کو اور صرف سلسلہ کے مریدین کو سکھایا جاتا ہے۔

اللہ کے نور کا مراقبہ

اللہ نور السموت و الارض

اللہ نور ہے زمین و آسمانوں کا

اسفل السافلین شعور سے احسن تقویم شعور کے لیے مشق

اللہ کے نور کا مراقبہ دونوں طرزوں یعنی نزولی اور صعودی طرز پر کیا جاتا ہے۔ یہاں صرف نزولی طور پر اللہ کے نور کا مراقبہ درج کیا جارہا ہے۔

طریقہ کار۔

آسان ترین مراقبہ کی فیس/ہدیہ مشن مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے

فیس/ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کار پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور انز مراقبہ کا ہدیہ مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے ہے۔ ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس/ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جاسکتا ہے

ا۔ ایزی پیسہ اکاؤنٹ: اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ / اکاؤنٹ نمبر **03436012894**

جاز کیش اکاؤنٹ / اکاؤنٹ ہولڈر نام: ظہیر حسین شاہ / اکاؤنٹ نمبر۔ **03059906066**

نیشنل بنک اکاؤنٹ / اکاؤنٹ ہولڈر نام: ظہیر حسین شاہ / بنک اکاؤنٹ نمبر

IBAN: PK89NBPA1981004182334170

Short Account No: 19814182334170

فوائد۔

☆ بیماریوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔

☆ صحت وتندرستی ملتی ہے۔

☆ منفی خیالات کا خاتمہ ہوتا ہے۔

☆ مثبت سوچیں آتی ہیں۔

☆ انسان کے روشنی کے جسم کی طاقت بڑھتی ہیں۔

☆ انسان میں مقناطیسی قوت پیدا ہوتی ہے۔

☆ مزید روحانی طاقتیں بڑھتی ہیں جنکو مناسب طریقہ سے مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

جب روحانی پرواز، روحانی معلومات اور کتابوں کا مشاہدہ یا ہائی لیول شعور میں جانا ہوتا ہے۔تب اللہ پاک کے نور کا مراقبہ حرکت صعود میں کیا جاتا ہے۔

جو آستانہ عالیہ پر ایڈوانس سٹوڈنٹس کو سکھایا جاتا ہے۔

روحانی ڈی این اے پیوریفکیشن

صحت و تندرستی کے لیے:

انسان کے اندر اسکی تمام پچھلی نسلوں کا ڈیٹا، خیالات و سوچیں ہیں اور روشنی کے جسم کا اپنا بھی مختلف زونز کا ڈیٹا ہے۔ انر مراقبہ کے دوران یہ ڈیٹا ظاہر ہوتا ہے۔ جو کافی پرابلمز پیدا کرتا ہے۔ اس کے لیے ہمیں پہلے ڈی این اے پیوریفکیشن کرنا چاہیے۔

طریقہ کار:

آسان ترین مراقبہ کی فیس/ہدیہ مشن مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے

فیس/ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کار پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور انر مراقبہ کا ہدیہ مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے ہے۔ ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس/ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جاسکتا ہے

۱. ایزی پیسہ اکاؤنٹ: اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ / اکاؤنٹ نمبر **03436012894**

اکاؤنٹ نمبر۔/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ جاز کیش اکاؤنٹ **03059906066**

بنک اکاؤنٹ نمبر/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ نیشنل بنک اکاؤنٹ

IBAN: PK89NBPA1981004182334170

Short Account No: 19814182334170

آسان ترین مراقبہ کی فیس/ہدیہ مشن مبلغ۱۰۰۰۰ روپے

فیس/ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کار پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور رانز مراقبہ کا ہدیہ مبلغ۱۰۰۰۰ روپے ہے۔ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس/ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جاسکتا ہے

۱. ایزی پیسہ اکاؤنٹ: اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ /اکاؤنٹ نمبر **03436012894**

اکاؤنٹ نمبر۔/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/جاز کیش اکاؤنٹ **03059906066**

بنک اکاؤنٹ نمبر/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ نیشنل بنک اکاؤنٹ

IBAN: PK89NBPA1981004182334170

Short Account No: 19814182334170

آسان ترین مراقبہ کی فیس/ہدیہ مشن مبلغ ۱۰۰۰۰روپے

فیس/ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کار پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور رانز مراقبہ کا ہدیہ مبلغ ۱۰۰۰۰روپے ہے۔ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس/ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جاسکتا ہے

۱.ایزی پیسہ اکاؤنٹ:اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ /اکاؤنٹ نمبر **03436012894**

اکاؤنٹ نمبر۔/ ظہیر حسین شاہ:اکاؤنٹ ہولڈر نام/جاز کیش اکاؤنٹ **03059906066**

بنک اکاؤنٹ نمبر/ظہیر حسین شاہ:اکاؤنٹ ہولڈر نام/ نیشنل بنک اکاؤنٹ

IBAN: PK89NBPA1981004182334170

Short Account No: 19814182334170

جب مشق پکی ہو جائے تو پھر بے شک ہاتھ نا رکھیں۔ڈائریکٹ اپنے وجود پر دھیان رکھ کر پڑھ سکتے ہیں۔منفی سوچیں۔خیالات آئیں۔جمایاں آئیں انکو نظر انداز کریں۔یہ سب آپکے اندر سے گندا ڈیٹا نکل رہا ہے۔جیسے جیسے ڈی این اے صاف ہوتا جائے گا کرم ہوتا جائے گا۔میرے نزدیک سب سے پہلے انسان کو یہ مشق کرنی چاہیے اور مراقبہ کے دوران بھی مشق جاری رکھنی چاہیے۔ہمارا ہر ایک سیل شعور رکھتا ہے۔تمام سیلز اور جسم آہستہ آہستہ بہتر ہوتے

جاتے ہیں۔ بہت ضروری مشق ہے۔لوگ جلد باز ہیں اور پوری زندگی تکلیف میں رہتے ہیں۔ جو بھی ثابت قدمی سے مشق کرے گا اس پر ضرور کرم ہوگا۔

باڈی سٹریچ فار انرجی چینلز

صحت و طاقت کے لیے۔

روشنی کے جسم کی انرجی مٹی کے جسم میں منتقل کرنے کے لیے باڈی سٹریچ مشق بہت ضرور ہے۔

ریلکس ہو کر بیٹھ جائیں۔

آسان ترین مراقبہ کی فیس/ہدیہ مشن مبلغ ۱۰۰۰ روپے

فیس/ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کار پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور انر مراقبہ کا ہدیہ مبلغ ۱۰۰۰ روپے ہے۔ ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس/ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جاسکتا ہے

۱۔ایزی پیسہ اکاؤنٹ: اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ / اکاؤنٹ نمبر **03436012894**

اکاؤنٹ نمبر۔/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ جاز کیش اکاؤنٹ **03059906066**

بنک اکاؤنٹ نمبر/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ نیشنل بنک اکاؤنٹ

IBAN: PK89NBPA1981004182334170

Short Account No: 19814182334170

آسان ترین مراقبہ کی فیس/ہدیہ مشن مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے

فیس/ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کار پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور رانز مراقبہ کا ہدیہ مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے ہے۔ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس/ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جاسکتا ہے

۱۔ایزی پیسہ اکاؤنٹ: اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ /اکاؤنٹ نمبر **03436012894**

اکاؤنٹ نمبر۔/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/جاز کیش اکاؤنٹ **03059906066**

بنک اکاؤنٹ نمبر/ ظہیر حسین شاہ: اکاؤنٹ ہولڈر نام/ نیشنل بنک اکاؤنٹ

IBAN: PK89NBPA1981004182334170

Short Account No: 19814182334170

آسان ترین مراقبہ کی فیس/ہدیہ مشن مبلغ ۱۰۰۰۰روپے

فیس/ہدیہ مشن کے بعد طریقہ کار پی ڈی ایف بھی دیا جائے گا

اپنے اندر جانے اور انر مراقبہ کا ہدیہ مبلغ ۱۰۰۰۰روپے ہے۔ہدیہ کے بعد پی ڈی ایف طریقہ اپکو بھیج دیا جائے گا۔

فیس/ہدیہ ان اکاؤنٹس میں بھیجا جاسکتا ہے

ا۔ایزی پیسہ اکاؤنٹ:اکاؤنٹ ہولڈر نام۔ ظہیر حسین شاہ /اکاؤنٹ نمبر **03436012894**

اکاؤنٹ نمبر۔/ ظہیر حسین شاہ:اکاؤنٹ ہولڈر نام/جاز کیش اکاؤنٹ **03059906066**

یہ مشق جسم کو صحت مند و تندرست بناتی ہے۔جسم کے تمام انرجی چینلز کو اوپن کرتی ہے۔اور جسم کو نور وانرجی کو برداشت کرنے کے قابل بناتی ہے۔جب پورا وجود بہترین حالت میں آجاتا ہے۔تب حقیقی روحانی مرشد/ٹیچر/ماسٹر۔نور وانرجی کو نزول سے صعود میں حرکت دیتا ہے۔جس کے لیے الگ مشق/مراقبہ کروایا جاتا ہے۔ہمیشہ پہلی بار نور وانرجی کو صعود میں حرکت ٹیچر کی زیر نگرانی دینی چاہیے۔تاکہ نور و انرجی کنکشنز کو قائم رکھتے ہوئے صعود یعنی اوپر کی طرف حرکت کرے جس سے کبھی مجذوبیت نہیں آتی اور سالکیت قائم رہتی ہے۔

نوٹ۔

یہ سٹریچ باڈی مشق صحت اور انرجی چینلز کو کھولنے کے لیے ہے۔روشنی کے جسم کو حرکت دینے کے لیے انرسٹریچ مشق کی جاتی ہے۔جس سے انرجی باڈی کی ایکٹیویشن ہوتی ہے۔

تب Outer Energy Body سٹریچنگ کی جاتی ہے۔جس سے روشنی کے جسم کی

حقیقی حرکات شروع ہو جاتی ہیں۔ جب انر سٹریچ اور Outer سٹریچ مل جاتے ہیں وہاں حقیقی روحانی پرواز شروع ہوتی ہے۔ صرف یہ واحد طریقہ ہے جس میں سوچ کے ساتھ نہیں بلکہ حقیقی روحانی بیلنس پرواز ہوتی ہے اور مٹی کا جسم تمام روشنی وانرجی کے اجسام اور تمام شعور بھی بیلنس رہتے ہیں۔

یہ مشقیں آستانہ پر ایڈوانس سٹوڈنٹس کو سکھائی جاتی ہیں۔

انرجی باڈی اور روشنی کے جسم کی حفاظت

ہر خیال، ہر سوچ، ہر شعور اپنے اندر ایک مخصوص انرجی رکھتے ہیں۔ ہر مثبت خیال، مثبت سوچ، مثبت اثر اور ہر برا یا نیگیٹو خیال و سوچ ارد گرد کے ماحول اور انسانی جسموں پر منفی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ فی زمانہ نفسا نفسی کا دور ہے۔ روحانی نظر صرف دس فیصد لوگوں کے خیالوں و سوچوں کو مثبت دیکھتی ہے اور باقی نوے فیصد لوگ منفی سوچ و خیالات رکھتے ہیں۔ اگر آپ انرجی ریلیزنگ کو EXPERIENCE کرنا چاہتے ہیں تو آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ جب کوئی شخص ایک مخصوص جگہ بیٹھ کر اٹھتا ہے اور کوئی دوسرا شخص اس جگہ بیٹھتا ہے تو دوسرے شخص کو وہ جگہ گرم محسوس ہوتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں پہلے شخص کی انرجی اس جگہ ریلیز ہوئی اور جو دوسرا شخص وہاں بیٹھا اس نے وہ انرجی قبول کی یا انرجی آٹومیٹک طریقہ سے دوسرے شخص کو منتقل ہو گئی۔

لہذا اپنا انرجی لیول بیلنس رکھنے اور کسی بھی نیگیٹو انرجی کو اپنے INNER میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے ضروری ہے کہ آپکا اپنا نورو انرجی کا لیول اتنا زیادہ ہو کہ کوئی بھی نیگیٹو انرجی آپ پر اثر نہ کرے یا آپکو اپنا روشنی کا جسم لاک کرنا ہوگا۔

روشنی کا جسم لاک کرنے کے لیے:

شروع میں توجہ اپنے اندر رکھ کر اپنی انرجی کو لاک کر لیں۔ توجہ سر سے اپنے پاؤں تک لائیں کہ میں اپنی انرجی کو لاک کرتا ہوں۔ کوئی بھی نیگیٹو انرجی میرے اندر جذب نہیں ہوتی ہے۔

اس سے آپکی انرجی لاک ہو جائے گی۔

رات کو لازمی اپنی انرجی ان لاک کریں۔ اسکے لئے اپنی توجہ اپنے پاؤں سے اپنے سر کی

طرف لائیں اس ارادہ کے ساتھ کہ میں اپنی انرجی ان لاک کرتا ہوں۔تمام نیگیٹو انرجی کو ریلیز کرتا ہوں اور مثبت نور اور انرجی کو قبول کرتا ہوں۔

ہمیشہ اپنے تعلقات مثبت لوگوں کے ساتھ رکھیں۔میاں بیوی اگر دونوں روحانیت کے راستہ پر ہوں تو انرجی کی تبدیلی مثبت ہوتی ہے۔

☆ اپنے رشتوں کو پاک رکھیں۔تاکہ نیگیٹو انرجیز آپکو بیمار نہ کرسکیں۔

☆ قرآن پاک ترجمہ سے پڑھنا۔

☆ انرمراقبہ۔

☆ ڈی این پیوریفکیشن۔

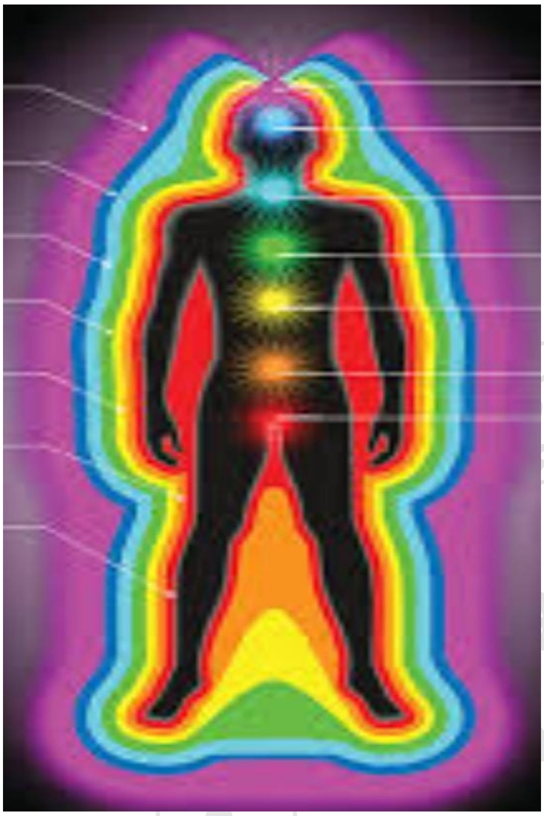
☆ سٹریچ باڈی اور ذکر اللہ سے آپکا نور و انرجی کا لیول بڑھتا ہے۔

حقیقی روحانی لوگوں کا اپنا روشنی کا جسم انتہا طاقتور رہتا ہے۔حقیقی روحانی بندے کے پاس بیٹھ کر آپکا مائنڈ نیگیٹو سوچوں اور خیالوں میں نہیں جاتا ہے۔روحانی لوگوں کے پاس بیٹھ کر آپکا مائنڈ صرف اللہ پاک کی طرف رہتا ہے۔اس لیے مرشد کے پاس کم از کم مہینہ میں ایک بار ضرور حاضر ہوتا رہے کہ مرشد کے مثبت نور و انرجی سے مستفید ہوسکیں۔

کچھ لوگوں اور گھروں پر جادو ٹونہ، نظر بد، حسد کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔انکے لیے سلسلہ کے روحانی چراغ اور سلسلہ کے ختم شریف وایصال ثواب کے اعمال بہترین رزلٹ دیتے ہیں۔

یہ اعمال ایڈوانس سٹوڈنٹس کو سکھائے جاتے ہیں۔

روحانی تشریحات



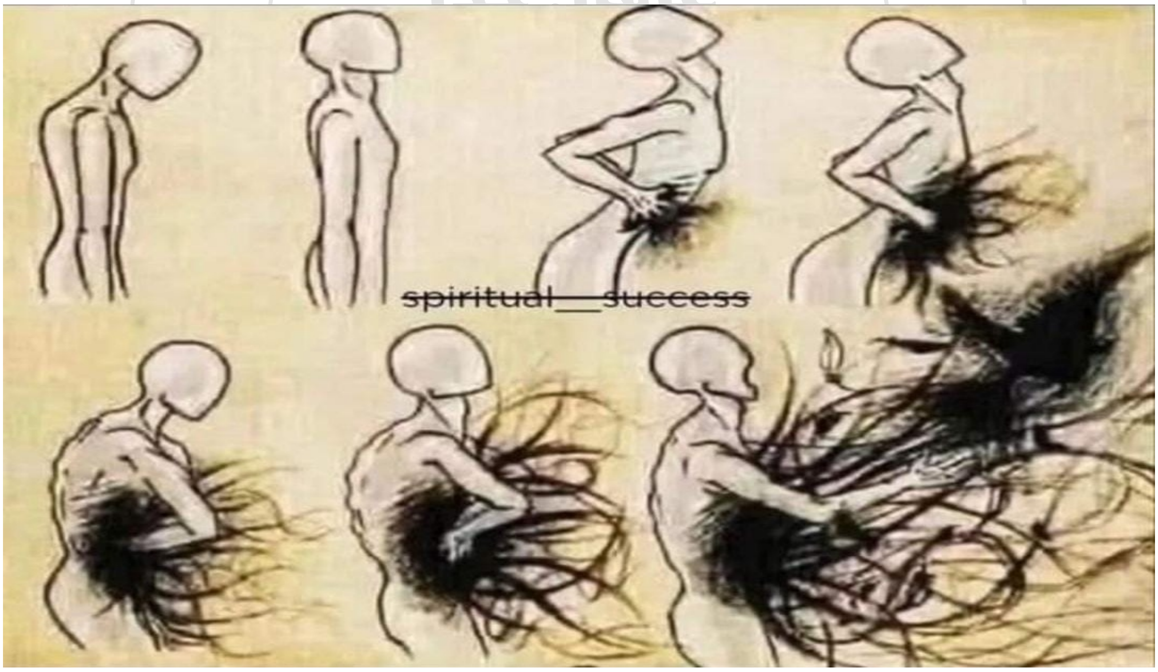
اس تصویر میں روشنی کے جسم کی پرتیں اور انکا مٹی کے جسم کے ساتھ تعلق دکھایا گیا ہے۔



اس تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ جب انسان نور وانرجی سے کنیکٹ (Connect) ہوتا ہے تو کیسے انرجی بڑھتی ہے اور ایک میگنٹ فیلڈ (Magnet Field) بنتا جاتا ہے۔



اس تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ کیسے آہستہ آہستہ نور و انرجی بڑھتی جاتی ہے۔



جن کو مراقبہ میں جمائیاں۔ آنسو آتے ہیں۔ وہ دیکھ لیں۔ کیسے انکے اندر سے اسفل السافلین / نیگیٹو ڈیٹا نکلتا ہے۔ یہ اعمال بد۔ جادو ٹونہ حسد نظر بد کے اثرات ہوتے ہیں۔ حقیقی ٹیچر یہ سب دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اب بتائیں کتنا بڑا ظرف اور مقام ہوتا ہے۔ حقیقی ٹیچر کا۔ آہستہ آہستہ نور اور انرجی یہ تمام جادو ٹونہ۔ حسد۔ نظر بد ڈیمنز باہر نکال دیتے ہیں۔



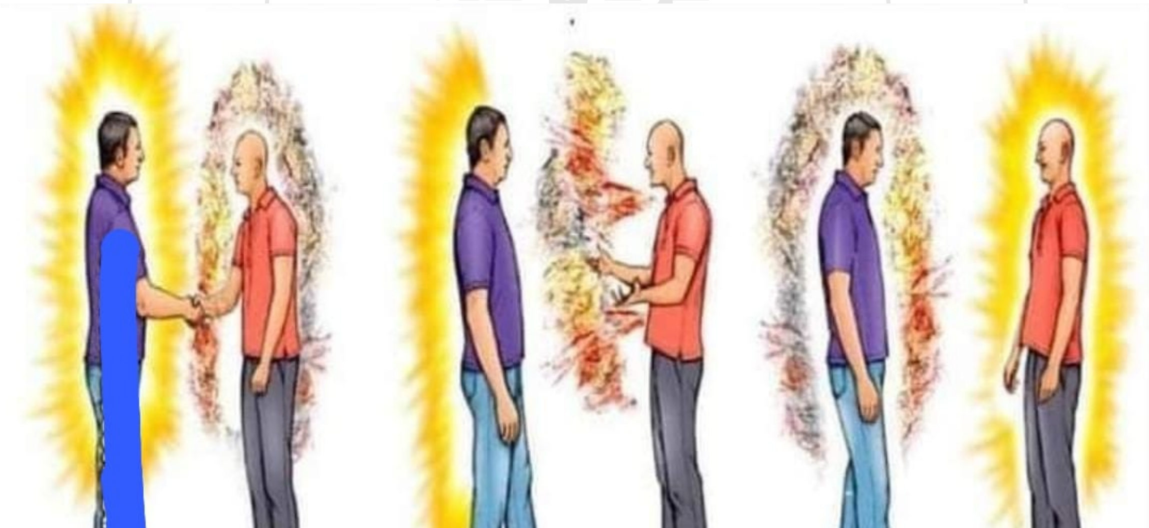
اس تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ
جب مسلسل مراقبہ کیا جاتا ہے
توکیسے نور وانرجی کی مقدار
بڑھ جاتی ہے۔



اس تصویر میں نور وانرجی کے ساتھ انر تعلق دکھایا گیا ہے
اور کیسے نور وانرجی کو حرکت دی جاتی ہے۔



اس تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ کیسے حقیقی مرشد کے پاس نور و انرجی ہوتی ہے۔
جسکو چاہے وہ نور و انرجی منتقل کر سکتا ہے۔



اس تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ کیسے ہم انسانوں کی انرجی ایک دوسرے
سے ملنے سے تبدیل ہوتی ہے۔اس لیے ہمیشہ مثبت لوگوں سے ملیں۔
ہم ہر سوچ۔ خیال۔ عمل۔ پچ سے انرجی تبدیل کرتے ہیں۔



اس تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ جب نور و انرجی کی مقدار بڑھ جائے اور اسے ہم ضائع نہ ہونے دیں کیسے غیب کی دنیا ہمارے سامنے کھلنا شروع ہو جاتی ہے۔



اس تصویر میں ایک دنیا سے دوسری دنیا میں جانے کی روحانی سیڑھی دکھائی گئی ہے۔



اس تصویر میں روحانی دنیا میں روحانی پرواز دکھائی گئی ہے۔ ہم روز نیند میں روحانی دنیا میں جاتے ہیں۔ لیکن اسفل السافلین یعنی برے ڈیٹا کی وجہ سے ہمیں یاد نہیں رہتا۔ جب ہمارا روشنی کے جسم سے تعلق مضبوط ہو جاتا ہے۔ تب ہمیں یاد رہتا ہے۔



اس تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ جیسے جیسے ہمارے اندر نور وانرجی کی مقدار بڑھتی ہے۔ ہم روحانی طور پر نئے سے نئے عالم میں جاتے رہتے ہیں۔

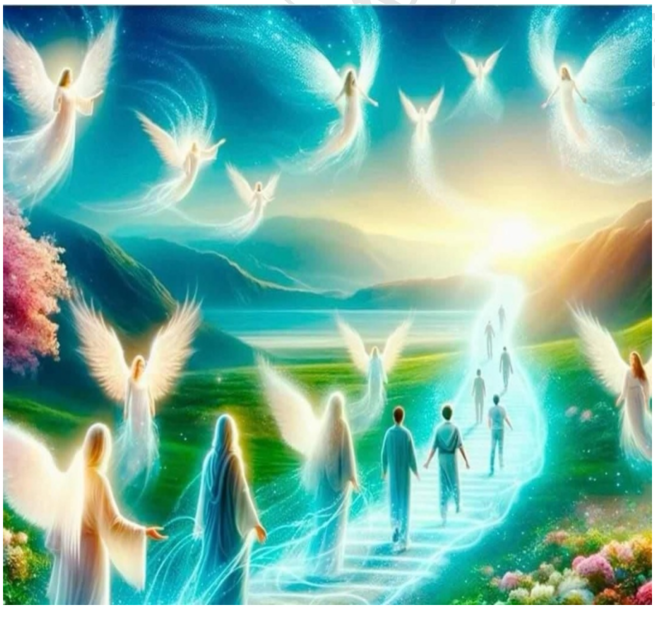


روحانی دنیامیں ہمہ وقت رحمانی اور شیطانی طاقتوں کے درمیان لڑائی رہتی ہے۔

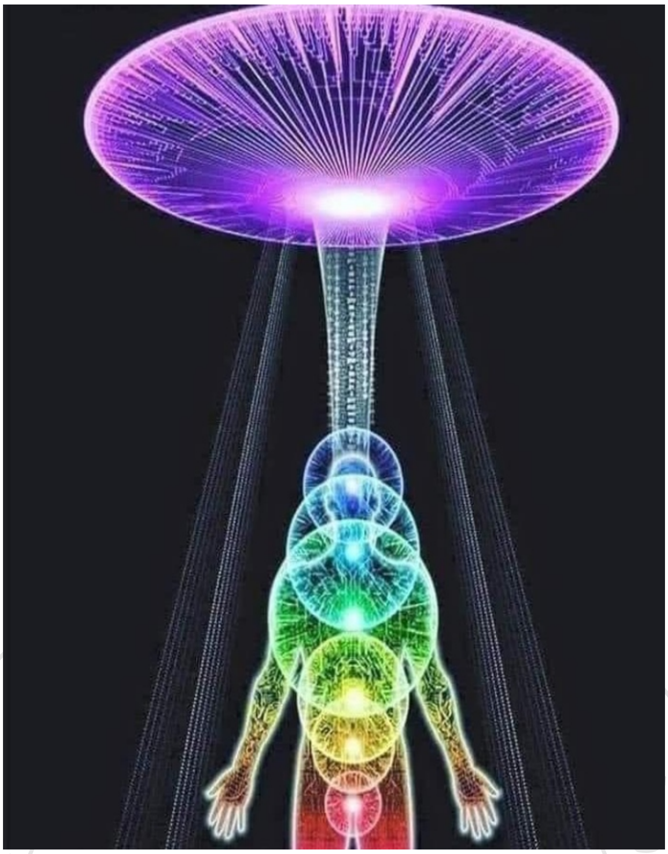
سپیڈ اینڈ ڈائریکشن کامیابی کی اصل کنجی ہیں۔



ایسے نورو انرجی کو روحانی دنیامیں حرکت دی جاتی ہے۔



عالم ملکوت کا ایک
خوبصورت روحانی منظر



نور کے مین سورس سے ہم انرجی کو ایسے وصول کرتے ہیں۔

جس سے ہمارا اپنا نور و انرجی کا لیول بڑھ جاتا ہے۔



اس تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ ہم روحانی طور پر عالمین سے کیسے واپس آتے ہیں۔

سو باتوں کی ایک بات جو مزہ معرفت اللہ میں ہے۔ اللہ کے نور میں ہے۔ وہ مزہ کسی اور چیز میں نہیں ہے۔ کمال است بس کمال است۔ آپ روحانی بندے کے ساتھ معرفت اللہ اور نور اللہ کی جتنی باتیں کروگے روحانی بندے کو مزہ آئے گا۔ وہ بات کرے گا۔ جب آپ اسکولوو ائبریشن دنیاداری کی باتوں میں لائیں گے۔ روحانی بندے کو کوفت ہوتی جائے گی۔ اور عرفان خودی فنافی اللہ اور بقاباللہ کے بعد عالم باہوت میں قائم ہونا وہ تو بات ہی الگ ہے۔ وہ امرت خاص الخاص ہے۔ والسلام

قائم سربراہ سلاسل عالیہ کل۔
روحانی ماسٹر سید ظہیر حسین شاہ

مراقبہ اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

مراقبہ پر اعتراضات اور انکا جواب۔

مراقبہ کا معنی ہے غور و فکر کرنا۔ اور غور و فکر کا حکم قرآن پاک میں بار بار دیا گیا۔ جیسے

افلا تبصرون

اور پھر تم دیکھتے کیوں نہیں۔

مختلف چیزوں کے نام مختلف زبانوں میں مختلف ہوتے ہیں لیکن مفہوم ایک ہی ہوتا ہے۔ جیسے ہم پانی کہہ لیتے ہیں۔ انگلش زبان والے WATER واٹر کہہ لیں گے مطلب ایک ہی ہے۔ اسی طرح مراقبہ کہہ لیں۔ غور و فکر کہہ لیں۔ سوچ بچار کہہ بات ایک ہی ہے۔ بس غور و فکر کرنے مراقبہ کا حکم اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے ہے لہذا ہمیں غور و فکر و مراقبہ کرنا چاہیئے۔

لکل قوم ھادی (قرآن)

ہر قوم کے لیے ہادی / ہدایت دینے والا بھیجا گیا۔

ہماری قوم کی بدقسمتی ہے کہ اکثریت نے نہ خود قرآن پاک پڑھا ہے۔ نہ تمام روایات کی کتابیں۔ بس ایک بات یہاں سے سنی اور دوسری بات وہاں سے سنی اور اپنے آپکو عالم وصوفی سمجھ لیا۔ اب اگر اسی آیت سے کوئی سوال کر لیں کہ

جناب عالی۔۔۔!

آپ فتوی پر فتوی دیتے ہیں۔ کیا آپ تمام قوموں چینی جاپانی آریاء دوسری قوموں میں جو ہادی آئے اور جو وہ تعلیمات لیکر آئے کیا آپ ان تمام ہادیوں کے نام اور تعلیمات بتا سکتے ہیں۔

کوئی ایک بھی ظاہری مفتی اور عالم نہ تو تمام خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہادیوں کے نام بتا سکتا ہے اور نہ انکی تعلیمات کے بارے۔ اللہ کی طرف سے جتنے بھی ہادی/ ہدایت دینے والے بھیجے گئے۔ ان تمام کی تعلیمات درست تھیں۔

قرآن پاک میں بھی واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نئی تعلیمات لیکر نہیں آئے بلکہ توحید اور فلاح معاشرہ فلاح انسانیت کے لیے جو اللہ کی طرف سے پہلے ہدایات آئیں تھیں اور ان ہدایات میں جو لوگوں نے خود سے ملاوٹ کر دی تھی۔ انکو درست کرنے کے لیے آپ ﷺ دنیا میں تشریف لائے۔

انسان اور شیطان کے درمیان جو خلافت کی لڑائی شروع ہوئی۔ اور جنت میں شیطان پہلی لڑائی جیت گیا۔ جہاں سے اللہ پاک نے کہا اترو تم سب یہاں سے اور انسان احسن تقویم یعنی بہترین سے اسفل السافلین یعنی بدترین ہو گیا۔ سورۃ الذاریات آیت نمبر ۲۱

خلق الانسان فی احسن تقویم

ثم رددنه

فی اسفل السافلین.

کچھ لوگ جو احسن تقویم سے مراد انسان کا بچپن لیتے ہیں اور اسفل السافلین سے مراد بڑھاپا لیتے ہیں۔ غلط لیتے ہیں۔ کیا انسانی بچہ پیدائش کے وقت احسن تقویم ہے۔ جواب ہے نہیں۔ انسانی بچہ جسمانی وشعوری طور پر کمزور ہے۔ انسانی بچے کو چھ ماہ سے نو ماہ تک تو صرف بیٹھنے میں لگ جاتے ہیں۔

جب کہ دوسرے جانوروں کے بچوں کو دیکھیں جو چند گھنٹوں میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

ایسے ہی انسانی بچہ کو پاکی پلیدی اچھے برے کا پتہ نہیں اور بچپن سے جوانی جس میں انسان کی صلاحیتیں عروج پر ہوتی ہیں۔ وہ کہاں گیا۔ لہذا سوال قائم ہے کہ پھر انسان احسن تقویم کیا ہے۔

اسی طرح اگر پوچھا جائے کہ جو بچے پیدائشی معذور ہیں وہ کس data/معلومات۔ انفارمیشن کی بنیاد پر ہیں۔ ایسے ہی انسان کی زندگی جو اس سیارہ پر شروع ہوتی ہے۔ وہ جس بنیاد پر ہوتی ہے۔

انسان کے ماں باپ۔ رنگ۔ نسل۔ کسی کا مرد ہونا۔ کسی کا عورت ہونا کس ڈیٹا و معلومات کی بنیاد پر۔ اس بات پر انسان کو غور کرنا ہے۔ اور مزید غور کرنا ہے۔

تا کہ سچائی تک پہنچ سکے۔ پرابلم وہاں آتا ہے۔ جب کوئی انسان پر فیکشن حاصل نہیں کرتا اور فتوے بازی شروع کر دیتا ہے۔

اب لفظ صلوۃ کو دیکھیں۔ عام طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ صلوۃ صرف مسلمان/ امت محمد ﷺ ادا کرتی ہے۔ جبکہ قرآن پاک میں لفظ صلوۃ۔ حضرت مریمؑ کے لیے بھی آیا ایسے ہی دوسرے پیغمبروں کے لیے بھی آیا۔

اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ وہ کونسی اور کیسے صلوۃ قائم کرتے تھے اور حضرت مریمؑ کن رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر رہی تھیں تو اکثریت خاموش ہو جائے گی لیکن فتوی ایسے کہ بس اللہ پاک کی پناہ۔ ایسے ہی بقول روایات صلوۃ معراج کی رات فرض ہوئی۔

اور روایت کے تمام انبیاء اکرام نے سرکار ﷺ کی امامت میں دو رکعات نماز ادا کی۔ اگر معراج کی رات آسمان سے صلوۃ کا تحفہ ملا تو پھر سرکار ﷺ نے بیت المقدس میں انبیاء اکرام کی امامت کیسے کروائی اور کونسی صلوۃ قائم کی۔

خود فرمان مالک ہے

و فی انفسیکم. افلا تبصرون.

اور خود تمہارے اندر۔ پھر تم دیکھتے کیوں نہیں۔

اپنے اندر تفکر کیوں نہیں کرتے۔ بس اپنے اندر تفکر کرو۔ ہر طرح سے تفکر کرو۔ اپنے بالوں پر۔ اپنے سانسوں پر۔ اپنے دل کی دھڑکن پر۔ جو بھی نشانی ہے اس پر تفکر کرو، غور کرو لیکن لوگ پتہ نہیں اتنی آسان بات کو کیوں نہیں سمجھ پاتے ہیں۔

ہمارا عام مشاہدہ ہے کہ کوئی بھی ورزش ہمارے جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ ہمیں صحت مند بناتی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تخلیق کارنے ہمارے اندر صلاحیتیں رکھی ہیں۔ ایک شخص جسکی قریب قریب نسل میں بھی کوئی پہلوان نہ ہو محنت کر کے اچھا پہلوان بن سکتا ہے۔

یہ ایک ہی وقت میں اس انسان میں ایسی صلاحیتیں کہاں سے آگئیں۔ ظاہر ہے کہ وہ صلاحیت پہلے ہی اس انسان کے اندر تھی۔ لیکن اس نے محنت کر کے اس صلاحیت کو ظاہر کر لیا۔ جسم کو مضبوط کرنے کے عمل کو ورزش کہہ لو۔ یوگا کہہ لو یا exercise مطلب ایک ہی ہے۔

اب رہا سوال کہ کیا جو اپنی تلاش میں یا اللہ کی تلاش میں خلوص کے ساتھ کوشش کرتا ہے۔ کیا اس پر شیطان اور جنات قبضہ کر لیتے ہیں۔ یہ جہالت کے علاوہ کچھ نہیں۔

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور فرمان اللہ ہے انسان کے لیے وہی کچھ ہے جسکے لیے اس نے کوشش کی۔

ایک انسان اللہ پاک کی معرفت کے لیے۔ اللہ پاک کو پانے کے لیے بیٹھا ہے۔ اسکی راہ میں شیطان رکاوٹ و مشکلات تو ڈال سکتا ہے۔ لیکن اللہ پاک کی رحمت اس انسان کی مدد ضرور

کرے گی۔اور سب سے بڑھ کر اللہ پاک کی مدد ہے۔

اور فرمان اللہ یاد رہے:

اللہ علم والوں کے درجات بلند کرتا ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

علم مومن کی گمشدہ میراث ہے جہاں سے ملے لے لو۔

علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین/صین جانا پڑے۔

بس اے لوگوں علم حاصل کرو۔اور میں پہلے بھی کہہ بیٹھا ہوں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ شیطان کے پاس بڑا علم تھا۔وہ غلط کہتے ہیں۔اگر شیطان کے پاس مکمل علم ہوتا تو وہ سمجھ جاتا کہ مٹی میں حرکت نفخت فیه من روحی کے بعد آئی ہے۔

شیطان نہ خود سمجھ سکا اور نہ اس نے اللہ پاک کی طرف رجوع کیا اور نہ ہدایت چاہی۔بس اس وجہ سے شیطان نامراد رہا اور بارگاہ الٰہی سے رد کیا گیا۔ابھی جو انسان مکمل علم نہیں رکھتے اور نہ ہی علم والوں اور اللہ پاک کی طرف رجوع نہیں کرتے خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں۔

باقی انسانوں کی اپنی اپنی سوچیں ہیں۔میں خود کتنی ایسی مشقیں جنکا مقصد اللہ پاک نہیں ہوتا انکے خلاف ہوں۔میں سمجھتا ہوں کہ انسان کا ہر کام اللہ پاک کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہونا چاہیے۔کھانا کھاؤ تو اللہ کے لیے۔پانی پیو تو اللہ کے لیے۔سانس لو تو اللہ کے لیے۔۔۔۔

مختلف مشقیں جن میں لوگوں کو فضول گھسیٹا گیا ہے۔دائرہ بینی۔شمع بینی۔وغیرہ۔

فی زمانہ ایسی مشقیں مشکل اور خطرناک اس لیے ہیں کہ انسان اپنے اندر موبائل کی وجہ سے ڈیٹا پر ڈیٹا اکھٹا کرتا جا رہا ہے۔جس سے انسان کے لیے مزید مشکلات بڑھ چکی ہیں۔

اور یاد رہے اللہ رب العالمین ہے۔ رب العالمین کا تصور کسی بھی طرح محدود نہیں ہو سکتا ہے اور یاد رہے تصور خدا میں کسی بھی طرح شیطان مداخلت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ شیطان نے کبھی بھی خدائی کا دعوی نہیں کیا۔

اگر شیطان خدائی کا دعوی کرے تو اللہ پاک اسکو فورا سزا دیں گے۔ ہپناٹزم، ٹیلی پیتھی مسمریزم میں شعور کو سلایا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقی روحانیت میں شعور کو جگا کر رکھا جاتا ہے کہ وہ حقیقی مشاہدہ و experience خود کرے۔ یعنی ہپناٹزم، ٹیلی پیتھی، مسمریزم میں نیند و خواب کی سی کیفیت پیدا کی جاتی ہے۔ جبکہ حقیقی روحانیت میں نیند و خواب کی کیفیت کو توڑ کر حقیقت کا مشاہدہ و experience کیا جاتا ہے۔

تمام روحانی طاقتیں ہمزاد دیو پری اور دوسری روحانی طاقتیں انسان کے نور و روشنی کے جسم کی چھپی ہوئی پرتیں ہیں۔ حقیقی روحانیت میں ان طاقتوں کو الگ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ان طاقتوں کو اپنے ہی اندر ڈی کوڈ کر کے تمام روشنی و نور کے اجسام اور روح کی طاقتوں کو اپنے اندر سماتے ہوئے۔ امر جو روح پر ہوا۔ اس سے گزرتے ہوئے عین روح میں جاتے ہیں۔ جہاں وحدت میں فنا فی اللہ اور احدیت میں بقا باللہ کا experience ہوتا ہے۔ اور یہ سپریم چیز ہے۔

باقی معرفت میں یہ الفاظ وحدیت۔ احدیت۔ فنا فی اللہ۔ بقا باللہ ہم اپنے سمجھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ عین سپریم معرفت جو ثم استوی علی العرش سے پہلے کی معرفت ہے۔ اس معرفت میں کوئی لفظ نہیں۔ کوئی سوچ نہیں۔ کوئی خیال نہیں۔ لیکن پھر بھی سب کچھ خود بخود ہے:

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کر دیا ہے، پھر عرش پر مستوی ہوا وہ رحمان ہے، آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں۔

کتنی خوبصورت آیت مبارکہ ہے۔ جس میں حکم دیا جا رہا ہے کہ رحمٰن کی شان کسی موجودہ باخبر سے پوچھو تو سب انسانوں پر فرض ہو گیا کہ اگر رحمٰن کی شان جاننا چاہتے ہیں۔ اگر رحمٰن کی معرفت چاہتے۔ تو اپنے وقت کے موجودہ باخبر کے پاس جائیں۔ اور ایسے باخبر کے پاس جائیں۔ جس نے اللہ کی معرفت تمام تخلیقی ڈیٹا سے اوپر حاصل کی ہو۔ کائناتی تخلیق سے متعلق جو سورت انبیاء کی آیت نمبر 30 کا سوال ہے۔ جس میں بتایا گیا کہ زمین و آسمان ملے ہوئے تھے۔ اور انکو الگ الگ کیا گیا۔ اس سوال کا جواب کہ جب زمین و آسمان ملے ہوئے تھے۔ اور اللہ پاک کا ہر کام ایک حکمت سے ہوتا ہے۔ جب زمین و آسمان ملے ہوئے تھے تو لازمی بات ہے اس میں اللہ پاک کی حکمت تھی۔ اس حکمت کا جواب اکثر عالم و پیر و گدی نشین کیوں نہیں دے سکتے۔ صرف اسلیے کہ انہوں نے اللہ کی معرفت تمام تخلیق ڈیٹا سے اوپر نہیں کی۔ اس لیے وہ ناکام ہیں۔

اللہ پاک اور تمام روحانی ہستیوں اور دادا حضور رح کو سلام جنہوں نے مجھے تمام تخلیقی ڈیٹا سے اوپر معرفت عطا کی۔ دادا حضور حضرت پیر سید محمد صدیق شاہ صاحب رح نے فرمایا تھا:

کامل گر کا بالکا کیوں سر پایے کھے۔

یعنی کامل مرشد کا شاگرد کبھی مشکلات میں نہیں گرتا ہے۔

میں نے اپنی کتاب عرفان خودی میں آسان ترین مشقیں۔ مراقبہ جات اور ذکر اذکار لکھے

ہیں۔جس سے ہر ایک انسان مستفید ہوسکتا ہے۔باقی پرفیکشن کے لیے انسان کو حقیقی محنت کرنا ہوتی ہے تبھی پرفیکشن نصیب ہوتی ہے۔

انسان اسفل السافلین/بدترین ڈیٹا وشعور سے اٹھ کر احسن تقویم شعور یعنی بہترین ڈیٹا وشعور لیکر ایمان کی پرفیکشن حاصل کر کے اپنی کوشش کے مطابق ثم استوی علی العرش والی یا سپریم ترین معرفت جو ثم استوی علی العرش سے پہلے کی معرفت ہے وہ حاصل کرتا ہے۔

یاد رہے سلسلہ عالیہ چشتی صابری اصل معرفت صرف اور صرف ثم استوی علی العرش سے پہلی والی معرفت کو معرفت مانا جاتا ہے۔جو ہر سوچ۔خیال۔تصور سے پاک ہے لیکن اس میں ہی سب کچھ ہے۔

تیسری آنکھ / روح کی آنکھ

کشف القبور اور روحانی پرواز

1-تھرڈ آئی /روح کی آنکھ:

ہمیں حقیقت کو سمجھنے کے لیے دونوں طرز پر کام کرنا ہوتا ہے

نزولی اور صعودی حرکت:

کیونکہ اس وقت ہم حرکت نزول کی آخری منزل پر ہیں۔تو ہم تھرڈ آئی اور روحانی پرواز کو اسی پوائنٹ سے سمجھیں گے۔اس مٹی کے جسم کی تمام حرکات روح کے تابع ہیں۔اگر روح ہے تو مٹی کے جسم میں حرکت ہے۔اگر روح نہیں تو مٹی کا جسم صفر ہے۔قرآن پاک روح کے شعور کے بارے سورت اعراف کی آیت نمبر 172 میں واضح طور پر بتاتا ہے کہ روح مٹی کے جسم کے بغیر بھی سنتی اور دیکھتی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے لکھا ہے یہ ہی پہلا دادا حضور رح کا سوال تھا کہ جو مجھے روحانیت کی طرف لیکر آیا تھا۔

دادا حضور حضرت پیر سید محمد صدیق شاہ صاحبؒ نے جب پوچھا تھا کہ یہ تو تمہاری مٹی کے جسم کی آنکھیں ہیں تمہاری روح کی آنکھ کون سی ہے۔بس یہاں سے ہی مجھے روح کی آنکھ کو جاننے کا شوق پیدا ہوا تھا۔ہماری روح کی آنکھ پر پردہ ہوتا ہے۔اس تھرڈ ائی/ روح کی آنکھ کو کھولنے کے لیے بہت زیادہ بیلنس انرجی کی ضرورت ہوتی ہے۔

تیسری آنکھ کو کھولنے کی مختلف مشقیں ہیں۔شمع بینی۔ڈائریکٹ سامنے دیکھنا۔

لیکن ان مشقوں میں مسائل یہ ہیں کہ تھرڈ ائی کو کھلنے کے لیے جتنی طاقت درکار ہوتی ہے۔

اس سے باقی جسم میں نور وانرجی کا بہاؤ متاثر ہوتا ہے۔

اور فی زمانہ لوگ مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ اس لیےجب لوگ اپنا اسفل السافلین ڈیٹا (اپنے ڈی این اے اور مختلف زونز کے اعمال بد) صاف کیے بغیر تھرڈ آئی کو کھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔لوگوں کو اس سے مسائل ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی مزید بیماریاں لگتی ہیں۔ مجھے میرے کتنے مریدوں اور سٹوڈنٹس نے بتایا کہ جب انھوں نے مختلف قسم کی مشقوں سے تھرڈائی کو کھولنے کی کوشش کی تو انکو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جسم میں انرجی متوازن اور BALANCE رہے۔

تیسری آنکھ کھلنے سے پہلے جاگنا شروع کرتی ہے۔ یعنی ACTIVE ہوتی ہے۔ تھرڈ آئی کا اپنا ڈیٹا عالم ھاھوت یعنی عرش کا ہے۔ جہاں کوئی الگ تخلیق نہیں ہے۔ لیکن روح کے سفر کے دوران تھرڈائی میں مختلف عالموں اور سیاروں کا ڈیٹا شامل ہوگیا ہے۔

اب جب تھرڈ آئی کھلنے لگتی ہے۔ تب تھرڈائی اس تمام ڈیٹا کو خارج کرتی ہے۔ آپکے اندر موجود ڈر خوف۔ حسد تمام ڈیٹا تھرڈ آئی نکالتی ہے۔ اپکے مائنڈ اور سوچوں میں جو ڈیٹا/معلومات ہوتی ہیں۔ وہ ظاہر ہونا شروع ہوتی ہیں۔ یہاں سے ہی کشف کاذب شروع ہوتا ہے۔ کتنے لوگ اپنی ان سوچوں کو حقیقت تسلیم کر لیتے ہیں اور غلطی کرتے ہیں۔

لیکن کامل مرشد کسی بھی طرح اپنے مرید کو کشف کاذب میں نہیں پڑنے دیتے ہیں۔ کتنے لوگ جن کے اندر ڈر اور خوف کی کیفیت ہوتی ہے۔ انکے سامنے ڈراؤنی شکلیں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ کسی جگہ پر کوئی واقعہ ہزار سال پہلے ہوا۔ یا دس ہزار سال پہلے وہ بھی نظر آجاتا ہے۔ لیکن ان واقعات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے لیکن عام انسان اس واقعہ کو اپنے

ساتھ منسوب کرتا ہے

حقیقی کامل مرشد ایسی روحانی اور کامل مشقوں سے اپنے سٹوڈنٹس اور مریدین کو گزارتے ہیں کہ کسی مرید کے لیے کوئی مسئلہ نہیں بنتا ہے۔

میرے نزدیک انر مراقبہ اور ڈی این اے پیوریفکیشن اور روحانی چراغ کا عمل تھرڈ آئی کھولنے کے لیے بہترین مشقیں ہیں کیونکہ ان میں ماضی اور مستقبل کا ڈیٹا نہیں بلکہ موجودہ ڈیٹا عمل کرتا ہے۔

تھرڈ آئی کھل کر روشنی کے جسم اور روح کے اندر موجود ڈیٹا کو حقیقت میں ظاہر کرتی ہے۔

جو انسان کے ایمان کو پرفیکشن میں لاتی ہے۔

لیکن حقیقت میں تھرڈ آئی ایک ویکیوم کی طرح ہوتی ہے ایک ایسا خالی پن جو نور و روشنی سے منسلک ہوتا ہے۔ ایک ایسا نور و روشنی کا نقطہ جو تمام تخلیق ڈیٹا کو اپنے اندر سمائے ہوتا ہے

2۔ کشف القبور / زیارات نیک ہستیاں / ایصال ثواب کا طریقہ:

اکثریت نے صرف قصے کہانیاں سنے ہوتے ہیں اور یہ تمام ڈیٹا انکے شعور میں ہوتا ہے۔

اور وہ مٹی کے جسم کے خدوخال کو خواب میں دیکھ کر یا اپنی سوچوں میں دیکھ کر اسکو کشف القبور سمجھتے ہیں۔ یعنی جو روشنی کا جسم/ روح مٹی کا جسم چھوڑ گئی وہ اس روشنی کے جسم/ روح کو بھی مٹی کے وجود کی طرح سمجھتے ہیں۔ مٹی کا وجود کبھی دس سال کا تھا کبھی بیس سال کا کبھی پچاس سال کا۔

مٹی کے وجود میں مختلف تبدیلیاں آتی رہیں لیکن روشنی کا جسم/ روح کبھی تبدیل نہیں ہوتی ہے۔

تو پھر کشف القبور مٹی کے جسم کے ساتھ کیسے ہو گیا۔ کتنے جاہل لوگ روشنی کے حقیقی جسم/ روح کو

جنس میں تقسیم کرتے ہیں۔حد ہے جہالت کی۔

انرجی/روشنی کی senses کبھی بھی جنس کی کیٹیگری میں نہیں آسکتی ہیں۔

حقیقی کشف القبور میں انرجی کے ساتھ انرجی کو سمجھا جاتا ہے۔اس سے پہلے جتنے بھی خیالات کے نقش ابھرتے ہیں انکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔

جو عظیم نیک ہستیاں جس زون میں ہوتی ہیں۔انکی حقیقی زیارت اسی زون میں ہوسکتی ہے۔ اور جو ارواح قدسیہ تمام تخلیقی ڈیٹا سے اوپر چلی جاتی ہے۔ وہ عام انسانوں کے خیالوں اور سوچوں سے بھی بہت اوپر چلی جاتی ہیں۔اور انکی حقیقت تک رسائی اسی نورانی کیفیات میں ہوتی ہے۔ایصال ثواب کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ انسان حقیقی مومن ہو۔روحانیت میں جو شخص اپنی پہچان نہیں کرتا کہ کسی بھی تخلیقی ڈیٹا سے پہلے وہ کیا اور کیسے تھا۔یعنی ایسے انسان جو اپنی پہچان نہیں کرتے وہ مردہ ہیں۔اور زندہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پاک کے نور سے منور ہوتے ہیں۔ یہاں لوگ اللہ پاک کے نور سے منور ہوئے بغیر ان عظیم ہستیوں کی بخشش مانگنا شروع کردیتے ہیں۔جن پر اللہ پاک کی طرف سے رحمت و برکت ہے اور جو اللہ پاک کے ہاں زندہ ہیں۔انکو رزق مل رہا ہے اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں۔

حقیقی نور سے منور ہونے کے لیے ایصال ثواب و ختم شریف کا طریقہ سینہ بہ سینہ راز قابل لوگوں کو سکھایا جاتا ہے۔

3۔روحانی پرواز:

کتنے لوگ جسم اور دماغ کو طاقتور بنائے بغیر روحانی پرواز کی طرف جاتے ہیں۔جو غلط ہے۔اس سے انسان مزید بیماریوں کا گھر بن جاتا ہے۔

روحانی پرواز شعوری اور حقیقی دو اقسام پر مشتمل ہوتی ہے۔

کچھ مشقیں جیسے رات کو یہ تصور کرنا کہ میرا جسم باہر ہے۔ وغیرہ شروع میں کرنا غلط ہے۔

کیونکہ کے جیسے جیسے مائنڈ کی طاقت بڑھتی ہے۔ مائنڈ غیبی آوازوں اور خیالات کو دیکھنا اور سننا شروع کرتا ہے۔ لہذا سب سے پہلے ہمارے جسم و دماغ کو قابل ہونا چاہیے اور شیطان جو فرشتوں کی صف میں چلا گیا تھا اور انسان کو خلیفہ نہ مان کر بارگاہ الٰہی سے رد ہوا۔ وہ انسان کو غلط کاموں پر لگا سکتا ہے۔ اس لیے حقیقی مرشد پہلے انسان کا تذکیہ نفس کرتے ہیں تاکہ انسان کسی بھی طرح ان سپر نیچرل پاورز کا غلط استعمال نہ کرے۔

یہاں کچھ لوگ خالی باتوں سے لوگوں کا تذکیہ نفس کرتے ہیں جو غلط ہے۔ آپ ایک بچے کو مٹی میں کھیلنے سے لاکھ منع کریں لیکن وہ پھر بھی منع نہیں ہوتا کیونکہ اسکا شعور اتنا ہے۔ لیکن جب شعور بڑھ جاتا ہے تب کوئی مٹی میں نہیں کھیلتا ہے۔ روحانی بندے اپنے سٹوڈنٹس/مریدین کو شعوری طور پر اسفل السافلین یعنی گندے خیالوں اور سوچوں سے اٹھا کر احسن تقویم شعور یعنی بہترین شعور میں لے آتے ہیں۔ جب ایسا ہوجاتا ہے تب تھرڈ آئی میں نور وانرجی کی مقدار اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ روشنی کا جسم شعوری طور مٹی کے جسم سے الگ ہوتا ہے۔

اب انسان کے ذہن میں کسی بھی قسم کی تخریبی سوچ اور خواہشات نہیں ہوتیں۔ صرف مثبت خیالات ہوتے ہیں۔ یہ شعوری پرواز ہے اور اسکی حد عالم جبروت تک ہے۔ لیکن اگر روح اپنے مین سورس روحی میں فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا EXPERIENCE چاہتی ہے۔ تب شعوری پرواز نہیں ہوتی۔ تب کسی بھی طرح مٹی کے جسم سے کنکشن نہیں ہوتا ہے۔ اسکے لیے ہائی لیول اور حقیقی طور پر ان تموت (مرنے سے پہلے مرجاؤ) کے تحت مٹی کے جسم سے عارضی طور پر مکمل

تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس دوران روح کے سفر میں کوئی رکاوٹ نہیں رہتی ہے۔ اب روح عالم لاہوت، ھاھوت، وحدیت اور احدیت کا EXPERIENCE کرتی ہے۔ کیونکہ اب یہاں کسی بھی طرح اسفل السافلین یعنی موجودہ مٹی کے جسم کا شعور نہیں ہے۔ بلکہ روح کا اپنا شعور ہے لہذا اب کسی غلطی کا امکان نہیں ہوتا ہے۔ روح تخلیقی پردوں سے اوپر اٹھ کر حقیقت کا ادراک کرتی ہے۔ اور اپنے مین سورس MAIN SOURCE کو مین سورس میں سمجھتی ہے جو کہ اصل حقیقت ہے۔

ہمارے روحانیت پر مبنی سوالات کے صرف وہی شخص حقیقی جواب دے سکتا ہے۔ جو نور ازل کا EXPERIENCE تمام تخلیقی ڈیٹا سے اوپر جا کر کرے۔ کچھ لوگ اپنے مریدین کو متاثر کرنے کے لیے روح کے مین سورس روحی کے اوپر بھی مرتبہ لکھتے ہیں۔

حالانکہ خود یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ زمین و آسمان کو ملا کر رکھنے کی کیا حکمت تھی۔ یا تخلیقی مواد کو ایک ہی جگہ کیوں تخلیق کیا گیا۔ حوالہ سورت انبیاء آیت نمبر 30۔

باقی ہر انسان کی اپنی سوچ اور مرضی ہے کہ وہ کیا حاصل کرتا ہے اور کیا نہیں۔ کیونکہ روحانیت میں زبردستی نہیں ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں سے میں حیران ہوں۔ مجھے اپنے مرشدوں کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ اب ایسے لوگوں کو کیا کہوں۔ خود تو سیکھ لو۔ پہلے۔ پھر مجھے بھی سکھا لینا۔

نہ کسی کو اصل مراقبہ کا پتہ۔ نہ نور و انرجی کا پتہ۔ نہ نور و انرجی کے مین سورس کی ورکنگ کا پتہ۔ نہ مین سورس کی ایکٹیویشن اور ڈی ایکٹیویشن کا پتہ۔

کوئی منہ پر کپڑا ڈال کر بیٹھا ہے۔ او بھائی۔ سانس ٹھیک لو۔ سانس خود ایک نور ہے۔

اکثریت نے تو اپنی جہالت میں سائنس کو بھی ہندو۔ مسلم۔ بدھ مت میں تقسیم کیا ہوا ہے۔حد ہے جہالت کی۔سائنس سائنس ہے۔سائنس ایک کاسمک انرجی ونور ہے۔اصل مراقبہ کسی انسان بنائی ہوئی چیز جو تبدیل ہو جائے اسکا نہیں ہوتا ہے۔کچھ لوگ سوچوں خیالوں۔ نیلی پیلی روشنی۔کوئی کسی خاص جگہ اور کوئی کسی سوچ کا۔کوئی کسی لفظ۔کوئی کسی اسم کے تصور کا مراقبہ لیکر بیٹھا ہوا ہے۔مراقبہ کرنا ہے تو اس ذات کا کرو جو کسی بھی طرح محدود نہیں ہے۔مراقبہ کرو تو اس نور ازل کا کرو جو کسی حد میں نہیں ہے۔ جو اصل ہے اور بس وہ ہی اصل ہے۔

اللہ پاک کی ذات لامحدود ہے۔اور اللہ پر کوئی پردہ نہیں ہے۔پردہ تم لوگوں پر ہے۔اپنے ہی تخلیقی پردے اتارتے جاؤ۔اصل امرت کو پالو گے۔جو بھی حقیقی روحانی بندہ ہوتا ہے اس پر سب سے پہلے قرآن پاک کی حکمت کھلتی ہے۔کاش تم لوگ خود پر خود روشن ہو کر ایمان کی پرفیکشن حاصل کر کے قرآن پاک کو پڑھو تو تم کو سمجھ آئے۔

سورت شمس

الشّمس

شمس/سورج یعنی تخلیق لیکن ابھی انرجی ایکٹیویشن نہیں ہے

ضحیٰ

اسکی روشنی یعنی سورج کی انرجی ایکٹیویٹ activate

والارض

اور زمین تخلیق ہے۔لیکن ابھی ایکٹیویشن نہیں

وماطحاھا

جس نے اس بچھایا۔ ایکٹیویشن

اب جو بھی انسان آسمانوں سے اوپر جانے کا یا رب سے ملنے کا یا کوئی بھی دعوی کرے اس سے پوچھ لیں کہ جناب زمین کو طحا ھا یعنی کیسے بچھایا گیا۔ طحا ھا کے لیے کونسا پروسیجر ہوا۔ اس میں نور وانرجی کی ایکٹیویشن کیسے کی گئی ہے۔ اس تخلیقی پروسیجر کو ACTIVATION اور DEACTIVATION کے طور پر کیسے سمجھا جا سکتا ہے۔ جس کا EXPERIENCE ہو گا بتا دے گا۔ اور جو ایسے ہی کاپی مشقیں لیکر بیٹھا ہو گا اسکے بس کی یہ بات نہیں ہے۔ ایک نیا سلسلہ جو خود کو سائنسی کہتا ہے اور انکے ابا حضور آسمانوں پر جاتے ہیں۔ وہ انسے پوچھ لیں۔

کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ روحانی بندہ ہر وقت سوشل میڈیا پر پہلے ایک کمنٹ کا جواب دے پھر دوسرے کا۔ بس روحانی بندے کو تو یہ ہی کام رہ گیا۔

یہ میں نے اوپر ایک سوال پوچھا ہے۔

قرآن پاک سے تخلیقی پروسیجر کے شروع اور مکمل ہونے کا جاؤ جا کر اپنے اپنے مرشدوں سے پوچھ کر جواب لکھ کر اپنی اپنی ٹائم لائن پر اپ لوڈ کر دو۔ عجیب مخلوق ہو۔ جواب کی بجائے فتوی بازی اور لڑائی پر خوش ہوتے ہیں۔ باقی حقیقی مومن پر تو اللہ پاک اور فرشتوں کی طرف سے یصلی ہوتی ہے۔ جسے تم روک نہیں سکتے ہو اور اللہ کے دوستوں کو غم اور خوف نہیں ہوتا ہے۔ میں آپکو بار بار کہہ رہا ہوں۔ حقیقی روحانیت سوچوں خیالات سے نہیں۔ وہاں سے شروع ہوتی ہے۔ جہاں کسی بھی طرح کا کوئی تخلیقی ڈیٹا نہ ہو۔

یہ ہے اصل روحانی پرواز۔ اس پرواز کا طریقہ صرف قابل انسانوں کو سینہ بہ سینہ سکھایا جاتا ہے۔

لطائف کی صعودی حرکت



جب روحانی طالب علم روحانی مشق/عمل/ مراقبہ کرتا ہے تو شروع میں اسکے انر میں صرف اندھیرا ہوتا ہے۔ روحانی استاد اس اندھیرے سے اسکی رہنمائی روشنی کی طرف کرتا ہے۔ اسی لیے اسے مرشد کہتے ہیں (مرشد۔ روحانی استاد ایسا شخص جو انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے)۔ آج تک کسی نے سادہ الف ب نہ خود پڑھی ہے نہ کسی گزرے ہوئے/فوت ہوئے شخص سے پڑھی ہے۔ سادہ الف، ب پڑھنے کے لیے ہمیں کسی زندہ انسان کی شاگردی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ اسی طرح حقیقی روحانی علم کے لیے بھی کسی حقیقی روحانی استاد کی ضرورت

ہوتی ہے۔ کیا کوئی انسان دعوٰی کر سکتا ہے کہ اس نے سادہ الف، ب بغیر کسی زندہ انسان اور کسی کی مدد کے بغیر پڑھی ہو؟ جواب ہے نہیں، تو روحانی علم بغیر کسی کامل استاد کے کیسے ممکن ہے؟ یہ تو وہ علم ہے جسکا ذکر اللہ پاک نے قرآن پاک کے درمیان میں کیا ہے تاکہ حقیقت واضح ہو انسان کا فرض ہے کہ کسی جعلی استاد سے نہیں بلکہ کسی حقیقی روحانی استاد سے علم سیکھے۔

تصویر نمبر 1:

جب انسان روحانی مشق کرتا ہے تو پہلے درجہ پر انسان کا پہلا چکرا روح کا پہلا پرت کھلتا ہے۔ اسکا رنگ سرخ ہے انسان خود کو محفوظ محسوس کرتا ہے۔ حقیقت سرخ رنگ سمجھ میں آتی ہے۔ شعور اول سے انسان کی واقفیت ہوتی ہے۔

تصویر نمبر 2:

چکرا نمبر ایک اور پرت نمبر ایک کے بعد چکرا نمبر دو پرت نمبر دو کھلتا ہے۔ انسان میں حیرت انگیز اور مثبت جذبات کھلتے ہیں، اورنج رنگ غالب ہے۔ اورنج رنگ کی انرجیز کی انسان کو یہاں سمجھ آتی ہے۔ شعور دوئم سے انسان واقف ہوتا ہے۔

تصویر نمبر 3:

جب مزید کا سمک انرجی ملتی ہے تو تیسرا چکرا پرت نمبر تین کھلتا ہے۔ یہاں انسان اپنے اندر بہت زیادہ طاقت محسوس کرتا ہے یہاں مرشد اہم کام سر انجام دیتا ہے۔ مرشد روحانی طالب علم کے مشورہ سے ان تمام انرجیز کو سلب کر لیتا ہے تاکہ مزید روحانی سفر جاری رہے۔ میں اسی لیے کسی گزرے ہوئے شخص سے بیعت کو نہیں مانتا کیوں کہ پہلے تین چکراز یا پرتوں کی انرجیز صرف مٹی کے ہی جسم میں موجود پہلے تین چکراز یا پرتوں میں اس انرجی کو جذب کرنا ہوتا ہے

۔لہذا بیعت زندہ موجودہ روحانی شخص سے ہی ہوسکتی ہے جو تھرڈ چکرا اور پرت کی انرجیز کو اپنے مٹی کے جسم میں سما سکے اور پھر وقت پڑنے پر واپس روحانی طالب علم کو دے سکے۔ انسان پر حقیقت پیلے رنگ کی ظاہر ہوتی ہے۔ انسان اپنے شعور سوئم سے واقف ہو جاتا ہے۔

تصویر نمبر 4:

تمام انرجیز اور طاقتیں سلب ہونے سے انسان ہلکا ہو جاتا ہے۔ یہاں مرشد کا سمک انرجی انسان کے دل/ سینٹر آف وزڈم (CENTER OF WISDOM) میں منتقل کرتا ہے۔ (یہ انرجی مسلسل کوشش سے خود بھی پیدا ہو جاتی ہے۔) جس سے چکرا نمبر چار پرت نمبر چار کھلتا ہے یہاں انسان کو کا سمک انرجی کی وجہ سے ایک الگ سکون محسوس ہوتا ہے۔ ایسا سکون جس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ہے حقیقت سبز رنگ اور انرجی سمجھ میں آجاتی ہے۔ انسان شعور چہارم کو سمجھتا ہے۔

تصویر نمبر 5:

روحانی استاد اپنے روحانی شاگرد/ مرید کو اسکے ہارٹ چکرا پر رکنے نہیں دیتا، مزید روحانی مشق سے انرجی بڑھتی ہے اور انسان کا چکرا نمبر پانچ پرت نمبر پانچ کھلتا ہے، یہاں انسان میں روحانی گفتگو کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ انسان پر نیلے رنگ کی حقیقت اور انرجی کھلتی ہے اور شعور نمبر پانچ کو انسان سمجھتا ہے۔

تصویر نمبر 6:

مزید کا سمک انرجی سے تیسری آنکھ/ روح کی آنکھ جو پہلے کم کام کر رہی تھی اب مزید کھلنا شروع ہوتی ہے انسان پر پہلی بار حقیقی وجدانی کیفیات طاری ہونے لگتی ہیں۔ یہاں انسان خود کو

صرف ایک روشنی کا نقطہ دیکھتا ہے، جامنی رنگ اور اسکی انرجیز کی حقیقت انسان پر کھلتی ہے شعور نمبر چھ انسان پر کھلتا ہے۔ یہاں جو سرور ہے وہ الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتا ہے۔ انسان کا دل کرتا ہے کہ اپنے آپکو نور میں فنا کر دے اس نور کے ساتھ ایک ہو جائے۔

تصویر نمبر 7:

یہاں انسان کو بہت زیادہ کاسمک انرجی کی ضرورت ہوتی ہے مزید روحانی مشق اور کاسمک انرجی سے چکرا نمبر سات پرت نمبر سات کھلتا ہے، یہاں انسان عالم ناسوتی کا سمک شعور کی انتہا پر ہوتا ہے۔ انسان پر حقیقت گلابی رنگ اور اس رنگ کی انرجیز کی حقیقت کھلتی ہے۔

تصویر نمبر 8:

جب مزید کاسمک انرجی ملتی ہے تو تمام شعور، خیالات، جذبات اور ذہنی عقائد اور نظریات ختم ہوتے ہیں۔ یہ سب سے خطرناک مقام ہے۔ یہاں تمام ڈیٹا، معلومات اور عقائد جو صرف سنے اور پڑھے ہوتے ہیں ختم ہوتے ہیں اس مقام سے گزرنا بڑے دل، گردے کا کام تو ہے لیکن ایک الگ سرور بھی ہوتا ہے ایسی کیفیت ہوتی ہے جیسے سونے کی کیفیت ہے۔ زندہ بھی اور مرا ہوا بھی۔ مرشد/ روحانی استاد بہت مدد کرتا ہے۔ مرشد نے چکرا نمبر تین پرت نمبر تین کی جتنی انرجی طاقت سلب کی تھی انسان کو واپس کر دیتا ہے یہاں حقیقت کالا رنگ انسان پر کھلتی ہے تمام رنگوں کی انرجیز مل جاتیں ہیں لیکن یہ کالا رنگ روشنی کے جسم یعنی اورا کے کالے رنگ کا نہیں ہوتا ہے۔

تصویر نمبر 9:

مزید روحانی مشق اور کاسمک انرجی سے انسان جب تمام سنے اور پڑھے ہوئے خیالات

اور عقائد سے آزاد ہوتا ہے اس پر اصل حقیقت کھلتی ہے کہ روح کہاں سے آئی اور کس سے بنی اس کے آگے تجلیات کا لافانی اور لامحدود نزول ہے۔ آخری مقام ظاہری بے رنگ ہونے کے باوجود تمام رنگوں سے زیادہ خوبصورت ہے۔ عقل اور فہم و فراست سے ماورا مقام ہے جو جائے گا خود ہی دیکھے اور محسوس کرے گا۔ جیسے آپ کوئی بہت مزے کا کھانا کھاتے ہیں لیکن کسی دوسرے کو بتا نہیں سکتے کہ کیسا مزہ ہے صرف اتنا بتا سکتے ہیں کہ مزیدار ہے لیکن اس ذائقہ اور مزے کو سمجھا نہیں سکتے ہیں۔ جب تک وہ شخص خود وہ ذائقہ نہ چکھے۔ ایسے ہی عرفان خودی کا شعور حاصل کرنا ہوتا ہے۔

سانس کی مشق

مٹی کا جسم ہزاروں رگوں نالیوں پر مشتمل ہوتا ہے لیکن تین مین نالیاں ہیں دائیں طرف(RIGHTSIDE) واقع نالی کوسورج نالی اور بائیں طرف (LEFT SIDE)واقع نالی کو چاند نالی کہتے ہیں۔سورج نالی جسم کو گرمی اور چاند نالی جسم کوسردی فراہم کرتی ہے۔ان دونالیوں میں بگاڑ سے جسم میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ہائی بلڈ پریشر سورج نالی کے زیادہ کام کرنے اور لو بلڈ پریشر چاند نالی کے زیادہ کام کرنے سے ہوتا ہے دونوں نالیوں میں اگر رکاوٹ ہو جائے تو بلڈ پریشر کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوتا ہے۔ ہمارا سانس ہمیشہ دائیں اور بائیں ناک کے نتھنے سے چلتا ہے اس دوران تھوڑی دیر کے لئے سانس دونوں نتھنوں سے برابر بھی چلتا ہے جسے معتدل حالت کہتے ہیں۔

مشق اول:

☆ دونوں نالیوں کو برابر کرنے کے لئے اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے دائیں نتھنے کو بند کر کے بائیں طرف سے یعنی چاند نالی/ نتھنے کی طرف سے سانس لیا جائے۔

☆ اب اپنی شہادت اور ساتھ والی انگلی کو ملا کر بایاں نتھنا بند کر کے اپنی دائیں نالی یعنی سورج نالی نتھنے سے سانس نکالا جائے اور چاند نالی/ نتھنے کو بند رکھ کر ہی رائٹ/دائیں نالی سے سانس لیا جائے اور بائیں نالی سے سانس نکالا جائے تو دونوں نالیاں برابر چلنے لگتی ہیں۔

☆ یہ مشق روزانہ کم از کم 20 منٹ کی جائے۔

مشق دوم:

☆ ریلیکس ہو کر بیٹھ جائیں۔

☆ جسم ممکن حد تک ڈھیلا کرلیں۔

☆ گردن سیدھی رکھیں۔

☆ اب ناک کے ذریعے اپنے اندر سانس لیتے جائیں اور اپنے پیٹ کو سانس سے بھرتے جائیں۔ ممکن حد تک دھیان پیٹ کے نیچے والے حصہ یا ریڑھ کی آخری ہڈی پر رکھیں۔

☆ اپنے پیٹ کو ایک غبارے کی طرح سمجھیں اور اسے باہر کی طرف پھیلاتے جائیں۔

جب پیٹ سانس سے بھر جائے۔

☆ اب آہستہ آہستہ سانس کو باہر نکالتے جائیں اور ممکن حد تک اپنے پیٹ کو اندر کی طرف کھینچتے جائیں۔ پیٹ اندر کی طرف کھینچتے ہوئے اپنی ناف کو سینٹر center سے اپنے اندر کھینچتے جائیں۔

☆ ایسے ہی جب سانس اپنے اندر لیں تو پیٹ کو باہر کی طرف نکالیں یعنی پیٹ ممکن حد تک باہر نکالیں اور جب سانس باہر نکالیں تو پیٹ کو ناف کے مقام سے اپنے اندر کے طرف کھینچیں۔

☆ اس مشق کے کم از کم دس چکر ضرور کریں۔

نوٹ۔

☆ سانس ہمیشہ ناک کے ذریعے پرسکون ہو کر لیں اور باہر نکالیں۔

☆ لیٹ کر کوئی بھی روحانی مشق نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس طرح شعور سو جاتا ہے۔

☆ سانس کی مشق کی درستگی کے لیے شروع میں ریلیکس ہو کر لیٹ جائیں۔

☆ اب آہستہ آہستہ سانس سے اپنے پیٹ کو بھریں۔ غبارے کی طرح اپنے پیٹ کو

پھیلاتے جائیں۔ جب پیٹ سانس سے بھر جائے۔ تب سانس روکے بغیر باہر نکالیں اور اپنی ناف کو مرکز میں اپنے اندر ممکن حد تک کھینچیں لیکن یہ صرف مشق کی درستگی کے لیے ہے۔ مشق درست ہو جائے تو دوبارہ بیٹھ کر ہی مشق کرنی چاہیے لیکن جب ہم ماہر/ ماسٹر بن جاتے ہیں۔ پھر جیسے چاہے مشق کریں۔ کیونکہ ہمیں شعور پر کنٹرول حاصل ہو چکا ہوتا ہے۔

حقیقی ذکر قلب کا طریقہ

ذکر قلب کے لئے آنکھیں بند کرلیں! ٹیچر کے ساتھ زونز وائز ذکر کرتے جائیں۔ پھر اپنی توجہ آگے کی طرف کرتے جائیں۔ آخر میں جب ٹیچر کہے کہ آپ اللہ کے حضور ہیں اور آپکا وہ روحانی دل جو اللہ کے حضور ہے اللہ اللہ کر رہا ہے تو وہاں توجہ اپنے اس روحانی دل پر رکھیں اور اس روحانی دل سے اللہ اللہ کریں جلد ہی نور اور تجلیات کا نزول ہو جائے گا۔ اسی ترتیب سے واپس اپنے مٹی کے جسم میں آجائیں۔

کشف کی اقسام

ابتداء میں مشاہدات صغیرہ اور کبیرہ شروع ہوتے ہیں۔ بعد میں جب روشنی کے جسم یا انرجی باڈیز پر کنٹرول ہونا شروع ہو جاتا ہے تو مندرجہ ذیل کشف کی اقسام سے سالک گزرتا ہے:

0. کشف کاذب:

: یہ جھوٹا کشف ہوتا ہے۔ اس میں انسان کی اپنی سوچیں، خواہشات ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی انسان کو دنیا کی کوئی چیز یا خبر درست بھی مل سکتی ہے۔ بہت سے لوگ اس کشف کو سب کچھ سمجھتے رہے اور غلط دعویٰ کرتے رہے۔

1. کشف صغیرہ:

یہ کشف سچائی پر مبنی ہوتا ہے لیکن اسکی حد پہلے عالم تک ہے۔ اس کشف میں ابھی روحانی قلب نہیں کھلتا ہے۔

2. کشف کبیر:

مزید مشق اور محنت سے کشف کی وسعت بڑھتی ہے۔ روحانی قلب کھلنا شروع ہوتا ہے۔ اس کشف کی حد آخری عالم تک ہے۔

3. کشف کبیر اعلی:

مسلسل محنت سے روحانی قلب پورا کھل جاتا ہے۔ انسان پر عالمین اور عالمین سے باہر کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ اس منزل پر ٹیچر اپنے نور سے اسفل السافلین ڈیٹا کا خاتمہ کرتا ہے اور یہی عرفان خودی کی اصل میں پہلی سیڑھی ہے۔

حقیقت لطائف



لطائف لطیف کی جمع ہے جس کے معنی باریک کے ہیں۔ پہلے بھی بتایا گیا ہے کہ ہم دو چیزوں کا مجموعہ ہیں، مٹی کا جسم (آگ، ہوا، پانی، مٹی کا مجموعہ)۔ میں اس مجموعہ کو ایک ہی مانتا ہوں کیونکہ روح / روشنی کے جسم کے بغیر اس پتلے کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اور روح / روشنی کا جسم۔ (ظاہری طور پر روشنی کا جسم وائٹ کلر یا چمکتی ہوئی چاندی کی طرح کا ہوتا ہے یہ سفید روشنی سات کلرز پر مشتمل ہے جیسے سورج کی روشنی۔ منشور سے روشنی کے سات کلر دیکھے جا سکتے ہیں۔) سات آسمان ہیں۔ سات ہی شعور ہیں۔ سات ہی مین کلر ہیں سات ہی لطائف ہیں۔

کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے سچ ہمیشہ سچ رہتا ہے۔ خیر! واپس اپنی بات لطائف ہفتم پر آتے ہیں۔ لطائف روشنی کے جسم کی باریک پرتوں کو کہتے ہیں۔ ہر پرت ہر لطیفہ ایک مخصوص کلر

ایک مخصوص انرجی ایک مخصوص شعور اپنے اندر رکھتا ہے۔ ان لطائف کو ہم دو طرح سمجھ سکتے ہیں۔ نزولی ترتیب سے لطیفہ روحی پہلا لطیفہ ہے۔ (یاد رہے میں لطیفہ روحی کی بات کر رہا ہوں نہ کہ روح کی) اور لطیفہ نفسی آخری لطیفہ ہے اور ترتیب صعودی میں لطیفہ نفس پہلا لطیفہ بنتا ہے اور لطیفہ روحی آخری لطیفہ۔

یہ لطائف مٹی کے جسم سے جڑے رہتے ہیں جہاں یہ لطائف مٹی کے جسم سے جڑے ہوتے ہیں اس مقام کو لطیفہ کا کنکشن یا چکرا کہتے ہیں۔ جہاں مٹی کے جسم میں یہ کنکشن لگا ہوتا ہے وہاں انرجی گھوم کر مٹی کے جسم میں جاتی ہے اس کنکشن کو انرجی گھومنے کی وجہ سے چکرا کہتے ہیں ان کنکشن سے لطائف مٹی کے جسم کو انرجی دیتے رہتے ہیں تا کہ مٹی کا جسم روزمرہ کے کام کر سکے۔ ہم ان کو ترتیب صعودی سے سمجھیں گے۔

1. لطیفہ نفس:

یہ روشنی کے جسم کی ترتیب نزولی میں سب سے آخری پرت ہے، اسکا رنگ سرخ ہے، اس کا کنکشن ریڑھ کی پہلی ہڈی ہے اس میں عالم ناسوت کی معلومات اور شعور ہے۔ یہ لطیفہ انسانی زندگی کے افعال سرانجام دیتا ہے۔ کبھی بھی کسی لطیفہ میں بذات خود کوئی پرابلم یا خرابی نہیں آتی لیکن جہاں ان لطائف کا کنکشن ہوتا ہے ان کنکشن یا جوڑ میں خرابی آ جاتی ہے اس کنکشن میں خرابی سے جسمانی طاقت میں کمی، خوف، مایوسی، جوڑوں کا درد وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس کنکشن کا نام روٹ چکرا ہے۔ اس کو انرجی / مراقبہ کیساتھ درست کر لیا جائے تو ایسے مسائل سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل خوراک بھی فائدہ مند ہیں:

سرخ رنگ کے پھل جیسے انار وغیرہ فائدہ مند ہیں۔ سرخ رنگ کے پتھر کا پہننا بھی کارگر

ہیں۔ جب مراقبہ کے ذریعے اس لطیفہ کی طاقت کو اپنے مٹی کے جسم میں لایا جاتا ہے اور حقیقت عالم ناسوت کا شعور ہم پر کھلتا ہے۔(یاد رہے شعور کا کھلنا روحانی تھیوری کا پڑھنا ہے۔تھیوری کے بعد پھر مٹی کے جسم سے نکل کر ہم ان چیزوں کا بالمشافہ معائنہ کرتے ہیں۔) ہم سمجھتے ہیں کہ عالم ناسوت کی ماہیت اور کیفیت کیا ہے۔

2۔ لطیفہ جذبات:

یہ روشنی کے جسم کا دوسرا پرت ہے اس پرت میں ہمارے اور ہمارے آباؤ اجداد کے جذبات اور احساسات ہوتے ہیں۔آباؤ اجداد کے احساسات ڈی این اے سے منتقل ہوتے ہیں، یہ جو خوشی وغمی کے ہمارے جذبات ہیں وہ اس پرت سے کنٹرول ہوتے ہیں اس لطیفہ کے کنکشن میں خرابی کی وجہ سے ہم اپنے جذبات میں بیلنس نہیں رکھ پاتے اس پرت کا رنگ اورنج ہے اورنج رنگ کے پھل اور پتھر یا نگینے کنکشن کو بحال کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔جب اس لطیفہ کی انرجی اور شعور کو ڈی کوڈ کیا جاتا ہے تو ہم پر عالم نصرت کی حقیقت اور ماہیت کھلتی ہے مٹی کے جسم میں اس کنکشن کا نام سکرال چکرا ہے۔

3 ۔ لطیفہ ذہن:

یہ روشنی کے جسم کا تیسرا پرت ہے یہ لطیفہ ہماری اور ہمارے آباؤ اجداد کی تمام سوچیں ذخیرہ رکھتا ہے۔آپ نے دیکھا ہوگا کہ اکثر بچوں کی سوچ اپنے آباؤ اجداد سے ملتی ہے پھر جو بھی ہماری اپنے بارے میں سوچ ہوتی ہے وہ تمام اس پرت میں سٹور رہتی ہے یہ لطیفہ بہت اہم ہے اس لطیفہ میں بہت زیادہ طاقت بھی ہے۔شعور ناسوت کا مرکز یہ ہی لطیفہ ہے نیند میں جب روشنی کا جسم مٹی کے جسم سے الگ ہوتا ہے تو صرف یہی لطیفہ مطلوبہ مقدار میں مٹی کے جسم کو انرجی یا

کرنٹ مہیا کرتا ہے تا کہ نیند میں مطلوبہ کام سرانجام دیئے جا سکے۔ ہم نیند میں بھول جاتے ہیں کہ ہم کون ہیں؟ جسم ہیں یا روح۔ بچے ہیں یا بڑے۔ سب کچھ بھول جاتے ہیں لیکن زندہ رہنے کے افعال چلتے رہتے ہیں جیسے سانس لینا، دل کی حرکات وغیرہ۔ اس لطیفہ کے کنکشن میں پرابلم سے انسان ذہنی سوچوں میں کھویا رہتا ہے۔ اسکا رنگ پیلا ہے اور پیلے رنگ کے پھل، سبزیاں اور پتھر اس لطیفہ کے کنکشن کو طاقت دیتے ہیں۔ جب اس لطیفہ کی انرجی کو مٹی کے جسم میں لایا جاتا ہے تو عالم ملکوت کی ماہیت اور حقیقت کی سمجھ آتی ہے۔ کنکشن کا مقام مٹی کے جسم پر ریڑھ کی ہڈی ناف کی جگہ پر کنکشن کا نام سولر پلیکسز ہے۔

4 . لطیفہ قلب:

سب سے زیادہ بحث اس لطیفہ پر ہوتی ہے۔ اصل ولیوں کی باتیں جب آگے لوگوں تک پہنچیں تو جعلی اور پکھنڈی لوگوں نے حقیقی علم لیے بغیر اور سمجھے بغیر اپنی اٹکل سے علم کو کیا سے کیا بنا دیا۔ کسی نے دل کی دھڑکن پر انسان کو لگا دیا کسی نے زور زور سے اس پر ضرب لگانے کو سمجھا۔ ایک پوسٹ شیئر کی گئی ہے جس میں اس عورت کا دل ایک بیگ میں ہے وہ بچاری کیسے دل کی دھڑکن کے ساتھ کوئی بھی ذکر کرے یا کیسے کوئی لفظ لکھے؟ اور اکثر عوام نے بھی جب زور سے سر کو ہلایا تو سر میں موجود سیال مادہ اور فوٹان ٹوٹنے سے کچھ روشنی کی لہریں نظر آئیں۔ لوگوں نے سمجھا پتہ نہیں کیا کیا نظر آ گیا اور نام نہاد پیر کے وارے نیارے نذرانے اور پیسے ہی پیسے اور عوام بیٹھی رہی فوٹان کو دیکھنے پر۔ یاد رکھیں حقیقی روحانیت شروع ہی تب ہوتی ہے جب آپ اس مٹی کے جسم سے شعوری طور پر باہر آتے ہیں خیر بات ہو رہی تھی لطیفہ قلب کی۔

قلب کہتے ہیں مرکز کو۔ یہ روشنی کے جسم کا چوتھا پرت ہے اسے قلب اس لیے کہتے ہیں کہ یہ

ناسوتی تین شعوروں کے پرت اور روحانی تین شعوروں کے پرتوں کے درمیان مرکز پر ہے۔ اس شعور میں دنیا کا شعور اور روحانی شعور دونوں ہیں اس وجہ سے اسکو لطیفہ قلب کہتے ہیں۔کم علم لوگوں نے لطیفہ قلب کی صفائی پر لوگوں کو لگا لگا کر خوب پیسے بٹورے۔اس لطیفہ کا کنکشن ریڑھ کی ہڈی سینے کے درمیان میں ہے۔

(یہ دھڑکتا ہوا دل نہیں بلکہ ریڑھ کی ہڈی پر ہے) اسکا رنگ سبز ہے کنکشن میں خرابی کی وجہ سے انسان کا دل دنیا سے اچاٹ ہو جاتا ہے۔ سبز رنگ کے پھل، سبزیاں اور پتھر معاون ہیں ۔جب مشق سے لطیفہ قلب کی انرجی کو اپنے شعور مٹی کے جسم میں لایا جاتا ہے تو انسان کو عالم جبروت کی ماہیت اور کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ انسان ایک سکون میں آجاتا ہے اور پرسکون کیفیات محسوس ہوتی ہیں۔اس کنکشن کا نام ہارٹ چکرا ہے۔

5 . لطیفہ سانچ:

روشنی کے جسم کے پانچویں پرت کو لطیفہ سانچ کہتے ہیں۔ رنگ نیلا ہے۔ سانچ کا مطلب سچ کو جاننا ہے لطیفہ کا مرکز گلے میں ہے۔ کنکشن کا نام تھرٹ چکرا ہے۔ کنکشن بولنے کی صلاحیت دیتا ہے۔خرابی کی وجہ سے انسان غلط بولتا ہے۔ نیلے رنگ کی اشیا اور پتھر کنکشن کے لیے فائدہ مند ہیں۔اس لطیفہ میں عالم لاہوت کی کیفیت اور ماہیت ہے ۔جب اس لطیفہ کی طاقت اور انرجی کو مٹی کے جسم میں منتقل کیا جاتا ہے تو عالم لاہوت کی ماہیت اور کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ لاہوت اصل میں کائنات کی تخلیق کا زیرو پوائنٹ ہے۔ کچھ لوگ "لا" کے معنی سے اپنی اٹکل سے کہتے ہیں کہ وہاں نہ دھوپ ہے نہ سایہ ہے نہ چھاؤں ہے وہاں حیرت ہے، حد ہے بے وقوفی کی۔ جب انکے نزدیک وہاں کچھ ہے ہی نہیں تو پھر حیرت کس چیز کی؟ حیرت انسان کو عالم

جبروت میں ہوتی ہے، جہاں انتہا خوبصورتی ہے۔ اصل میں لاہوت پر سب کچھ ہے لیکن ابھی کائنات کے خدوخال نہیں ہیں وہاں دھوپ ہے لیکن حقیقی دھوپ، وہاں چھاؤں ہے لیکن حقیقی بلکہ ایسے سمجھیں جیسے کسی چیز کے نیگٹو، نیگٹو میں وہ چیز نہ ہوتو آگے وہ ایکٹو کیسے ہوگی۔

6۔ لطیفہ سری:

صعودی ترتیب میں روشنی کے چھٹے پرت کو لطیفہ سری کہتے ہیں۔ سری کا مطلب سردار کے ہیں۔ اس لطیفہ میں انسان کی باطنی آنکھ یا تھرڈ آئی ہے۔ اس لطیفہ میں عالم ہاہوت / باہوت کا علم ہے۔ کچھ لوگ عالم ہاہوت اور باہوت کو الگ لکھتے ہیں جو کہ باطنی آنکھ کے مطابق درست نہیں۔ دونوں عالموں کا مطلب ایک ہی ہے یہ وہ عالم ہے جسے اللہ پاک نے سورۃ ہود آیت نمبر سات میں بتایا ہے۔

یہ لطیفہ کھلنے سے انسان پر عالم ہاہوت / باہوت کی حقیقت اور کیفیت کھلتی ہے رنگ جامنی ہے لطیفہ کا کنکشن مرکز سر کے عین اندر ہے کنکشن کو تھرڈ آئی کہتے ہیں۔ یہاں انسان کا اپنا شعور رہتا ہے۔ کنکشن میں پرابلمز سے انسان شعوری طور پر چیزوں کو ٹھیک طرح سمجھ نہیں سکتا ہے۔ ایسی اشیا جو جامنی کلر کی ہو کنکشن کو درست کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

7۔ لطیفہ روحی:

یہ روشنی کے جسم کا آخری پرت ہے۔ اسکا رنگ گلابی ہے۔ اسکے اندر روح کے مین سورس کا شعور ہے۔ روح کیسے بنی؟ کہاں بنی؟ کس سے بنی؟ یہ تمام شعور اس لطیفہ میں ہیں۔ اسکا کنکشن عین سر کے اوپر ہے۔ کنکشن کا نام کراؤن چکرا ہے۔ کنکشن میں پرابلم سے انسان وجدانی اور روحانی کیفیات کو سمجھ نہیں سکتا ہے جیسے ہی اس پرت کی انرجی مٹی کے جسم میں لائی جاتی ہیں تو

روشنی کا جسم مٹی کے جسم سے شعوری طور پر الگ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک علمی اور روحانی گفتگو ہے ۔میرا مقصد کسی کی دل آزاری کرنا نہیں تمام دوست میرے لیے قابل احترام ہیں۔ پھر انسان روشنی کے جسم کی پرواز کیساتھ۔

۱۔عالم ناسوت ۲۔عالم نصرت ۳۔عالم ملکوت ۴۔عالم جبروت

۵۔عالم لاہوت ۶۔عالم ہاہوت/ باہوت ۷۔عالم وحدت/احدیت

کو دیکھتا اور سمجھتا ہے۔انھیں سات لطائف کو سات گورنر کہا جاتا ہے۔ کتابی اور سنی سنائی باتوں اور عملی علم نہ ہونے کی وجہ سے اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ گورنر گورن کرنے یعنی نظام چلانے کو کہتے ہیں۔ اکثر لوگ لطائف کو مٹی کے جسم میں ڈھونڈتے ہیں، جو غلط ہے۔ مٹی کے جسم میں لطائف کے صرف کنکشن ہیں، جو مٹی کے جسم کو انرجی دیتے ہیں ۔ریڑھ کی ہڈی بطور ایک الیکٹرک وائر کام کرتی ہے۔ کچھ لوگ لطائف کو صرف سینے میں لکھتے ہیں اگر لطائف صرف سینے یا ناف تک ہیں تو پھر ناف کے نیچے آرگنز یا اعضا کو انرجی اور طاقت کیسے مل رہی ہے؟ اکثر لوگوں سے جب پوچھا جاتا ہے چکراز یا لطائف کو انرجی کہاں سے ملتی ہے تو وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ لطائف روشنی کے جسم کے پرت اور مٹی کے جسم میں جہاں ان پرتوں یا لطائف کا کنکشن ہے اسے چکرا کہتے ہیں۔ کچھ لوگ لفظ چکرا پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ جب اپنا انکا سر گھومتا ہے تو کہتے ہیں ہمیں چکر آرہے ہیں۔ کچھ دوستوں نے لطائف کے رنگوں میں غلطیاں کیں۔ سات رنگوں میں چار مین رنگ ہیں۔گلابی، نیلا، پیلا اور سرخ۔

گلابی رنگ سر کے اوپر لطیفہ روحی کا رنگ ہے۔ یہ رنگ لطیفہ سانچ کے رنگ نیلے سے مقام لطیفہ سری پر ملکر جامنی رنگ بنا تا ہے۔لطیفہ سانچ کا نیلا رنگ اور لطیفہ ذہن کا پیلا رنگ لطیفہ قلب

پر سبز رنگ بناتے ہیں۔لطیفہ ذہن کا پیلا اور لطیفہ نفس کا سرخ رنگ ملکرلطیفہ جذبات پر اورنج رنگ بناتے ہیں۔ یہ ہی درست ترتیب ہے کیونکہ انرجی ایک مخصوص مقدار سے ملتی ہے۔ اکثریت نے صرف سنی سنائی باتوں کو آگے پھیلایا جس سے انکی غلطیاں واضح ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیں دو جمع دو ہمیشہ چار ہوتے ہیں۔ایسے ہی حقیقی روحانی علم ایک ہوتا ہے۔

کچھ لوگ خفی اور اخفیٰ کو الگ الگ سمجھتے ہیں حالانکہ دونوں کا معنی اور مفہوم ایک ہے اور انکو بھی لطائف میں شامل کرتے ہیں حالانکہ وہ مقام ہیں۔ کچھ لوگ احدیت اور وحدیت کو الگ الگ سمجھتے ہیں حالانکہ دونوں مقاموں کا معنی اور مفہوم ایک ہے۔ مسئلہ وہاں آیا جب سنی سنائی باتوں کو مانا گیا اور نسل در نسل اکثر جگہوں پر کچھ پوچھے بغیر سمجھے بغیر ہی سر ہلاتے اور نعرے مارتے رہے۔ کچھ لوگ چوبیس ہزار ملازم سانسوں کو سمجھتے ہیں جو غلط ہے کیونکہ سانس کم یا زیادہ کی جاسکتی ہے۔غور کیا کریں غور۔ میں نے اپنی ظاہری روحانی تعلیمات اپنے دادا حضور حضرت پیر سید محمد صدیقؒ شاہ صاحب سے مکمل کیں ،جن کا سلسلہ عالیہ چشتی صابری ہے اور پھر ان تعلیمات کو عملی طور پر ایسے ہی پایا۔

شریعت، طریقت، حقیقت و معرفت

فنا فی اللہ بقا با اللہ:

لاریب اور سچی کتاب قرآن پاک کی سورۃ بقرہ آیت نمبر 177 میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَ لٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَ الۡكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰكِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَ السَّآئِلِیۡنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَی الزَّكٰوةَ ۚ وَ الۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَ الصّٰبِرِیۡنَ فِی الۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ (۱۷۷)

یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر، اور اس کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں مال دے، اور صلوٰۃ قائم کرے اور زکوٰۃ دے، اور جو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں جب وہ عہد کر لیں، اور تنگدستی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی متقی پرہیزگار ہیں۔

1۔ ایمان لاؤ اللہ پر

2۔یومِ آخرت پر

3۔فرشتوں پر

4۔کتابوں پر

5۔نبیوں پراور

مال دو ، رشتے داروں کو، یتیموں کو، مسکینوں کو، مسافروں کو، مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور صلٰوۃ قائم کرو، زکوۃ دو، اپنا وعدہ پورا کرو، جب وعدہ کرو، تکلیف اور تنگی میں صبر کرو! ایسے لوگ سچے ہیں ایسے ہی لوگ متقی ہیں۔

آیت مبارکہ حوالہ کے ساتھ آپ کے سامنے ہے اس کے مطابق 5 ایمان ہیں چھٹا ایمان کوئی نہیں ہے، آگے احکامات ہیں۔ پہلا ایمان اللہ پاک پر ہے۔ سوال یہ ہے کہ اللہ پاک پر ایمان کیا ہے؟ اللہ پاک کی ذات اور صفات پر ایمان لانا اللہ پر ایمان ہے۔ اللہ پاک خود کو بہترین رزق دینے والا کہتے ہیں، اب ہمارا فرض ہے کہ اس بات کا پختہ یقین کریں کہ رزق اللہ پاک ضرور دیں گے۔ اب اگر کوئی بندہ بے ایمانی کر کے دھوکہ دیکر رزق کماتا ہے تو کیا وہ اللہ پاک کو رازق مان رہا ہے؟ غور کریں، سوچیں۔ اولیاء اللہ اللہ پاک کے تمام احکامات ماننے کو شریعت سمجھتے ہیں۔ پہلے 5 ایمان کو مانتے ہیں اور پھر اللہ پاک نے جتنے احکامات قرآن پاک میں ارشاد فرمائے ہیں، ان پر عمل کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ

ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے" سورۃ العنکبوت - ۴۵

اب غور کریں نماز کا کام ہے کہ وہ انسان کو بے حیائی کے تمام کاموں سے روک دیتی ہے

اور کوئی برائی کرنے نہیں دیتی۔ اللہ پاک نے نماز کا وصف بیان کر دیا ہے۔ اب اگر کوئی انسان ظاہری طور پر تو نماز ادا کرتا ہے لیکن نماز اسے برائی اور بے حیائی سے نہیں روک رہی تو انسان کو سوچنا چاہیے کہ اسکی نماز اسکو بے حیائی اور برائی سے روک کیوں نہیں رہی؟ اسی طرح روزہ کے بارے میں ارشاد ہے کہ:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ.

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۳

روزہ کا مقصد پرہیز گار بننا ہے۔ اب ہر انسان کو چاہیے کہ یہ دیکھے کہ روزے نے اسے پرہیز گار بنایا ہے یا نہیں؟ اگر ایک انسان روزہ رکھنے کے باوجود پرہیز گار نہیں بن رہا تو اسے اپنے بارے میں سوچنا چاہیے۔ ولی اللہ ظاہر کے ساتھ باطن پر توجہ کرتے ہیں کہ انسان حقیقی نماز پڑھے، قائم کرے یعنی ایسی نماز پڑھے جو انسان کو برائی سے روک دے اور حقیقی روزہ رکھے تو ایسا روزہ رکھے جو انسان کو پرہیز گار بنا دے۔ غور کریں بھائی غور کریں:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے، اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴

اب غور کریں اللہ پاک کا حکم آ گیا کہ تم نے نیکی کے کام، انسانیت کی فلاح کے کام کرنے ہیں اور برائی سے خود بھی اور دوسروں کو بھی روکنا ہے۔ جتنے بھی نام نہاد پیر, علماء اور مذہب کے ٹھیکیدار ہیں سوچیں اور غور کریں کہ انہوں نے انسانیت کی فلاح و بہبود کیلیئے کیا کیا؟ اور اپنے پیٹ کیلیئے کیا کیا؟ تعلیمی, آئینی اور قانونی اصلاحات کیلیئے کس نے کوشش کرنی ہے؟ ارشاد پاک ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ: تمہارے لئے محمد (ﷺ) کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۲۱

آپ سرکار ﷺ کی زندگی معاشرتی, معاشی, سیاسی, آئینی اور قانونی اصلاحات پر مشتمل ہے۔ اب تمام انسان غور کریں اور دیکھیں وہ اپنے ملک، اپنے معاشرے اور انسانیت کیلیئے کون سی اور کیسی اصلاحات لا رہے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر کل اللہ پاک کو کیا جواب دیں گے؟ اگر کسی کرپشن سے کسی جگہ گڑھا پڑ گیا یا صفائی نہیں ہوئی اور اس گڑھے سے کسی کو تکلیف پہنچی تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ سوچیں غور کریں بھائی۔ اس ملک اور معاشرے کے لئے کس نے اصلاحات کرنی ہیں؟ سوچیں کوئی کہتا ہے ہمارا مرشد قطب ہے، قلندر ہے، کوئی کہتا ہے ہمارا مرشد تمام منازل طے کر گیا۔ جب پوچھا اچھا بھائی تمہارے مرشد نے تعلیم کیلیئے کونسی اصلاحات تجویز کیں؟ کرپشن روکنے کیلیئے کون سے اقدامات کیئے؟ صحت کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کیا کام کیا؟ ایسی کون سی کوششیں کیں جن سے قوانین میں بہتری لائی جا سکتی ہے؟ انسانوں میں رزق کی برابر تقسیم کرنے کیلیئے کیا تجاویز اور اقدامات کیئے ہیں؟ تو بس آگے سے حیران ہو کے

دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ پتہ نہیں کونسا نام نہاد عرفان خودی کا پیالہ پیا ہے آپ کے مرشد کی اپنی جان تو اچھے ہسپتال میں نکلے گی اور آپ کو پل صراط سے پار لے جانے کے دعوے۔۔۔۔۔۔؟؟؟عقل کرو دوستو! عقل کرو۔

حضرت محمد ﷺ کی زندگی پڑھو اور اپنے مرشد کی زندگی کو دیکھ کر موازنہ کرو، کون معاشرے کیلئے کیا کر رہا ہے؟ یہ ضروری ہے ورنہ کل کو اللہ پاک کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پورا علم لئے بغیر, عرفان حاصل کیے بغیر ہی لوگ اپنی اٹکل ٫عقل استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کئی نام نہاد پیروں نے خود کو الوہیت کا درجہ دے دیا اور "انا الحق " کی غلط تشریح کر کے لوگوں کو خوب بیوقوف بنایا ہے۔ جناب حسین بن منصور حلاج (رح) نے جو کہا کاش لوگ عالم اعراف سے ان سے پوچھتے کہ جناب آپ نے انا الحق کس بنیاد پر اور کیسے کہا؟ اور اصل کہانی ہے کیا؟ اور جناب منصور (رح) اس کا جواب بھی دیتے۔ لیکن اکثریت کو تو بس چاہیے حلوے اور پلاؤ۔۔۔ اس لیے کسی بھی کتاب سے کوئی بھی حوالہ لکھ دیا۔ خیر ابھی بات شریعت کی تو شریعت سے مراد ہے اللہ پاک کے تمام احکامات ماننا اور یہ مراقبہ حکم خدا ہے:

وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ

ترجمہ: اور خود تمہارے اندر، تم دیکھتے کیوں نہیں؟ سورہ الذاریات آیت نمبر ۲۱

طریقت:

طریقت کے سادہ معنی طریقہ کے ہیں یعنی عمل کرنا، اللہ پاک کا حکم سن کر اس پر عمل کرنا طریقت ہے۔ یہاں بھی لوگوں نے مختلف قسم کے حیلے بہانے گھڑے اور فراڈ لگایا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں مسکین ٫غریب کو کھانا کھلاؤ تو اس پہ عمل کرنا طریقت ہوگی۔ آپ کھانا پکائیں

گے یا خرید کر مسکین کو کھلا رہے ہیں ، کوئی عمل کر رہے ہیں تو طریقہ ہو گیا اللہ پاک فرماتے ہیں۔"اور اللہ کو یاد کرو"۔آپ نے اللہ پاک کو یاد کرنا شروع کر دیا، اللہ پاک کا نام زبان ,دل سے لینا شروع کر دیا تو خود ہی طریقہ ہو گیا یا نہیں؟ مختلف سلاسل نے مختلف طریقے بتائے ہیں۔کسی نے 1000 دفعہ اسم اللہ کا ذکر کہا کسی نے 1000 دفعہ اللہ ھو کا ذکر بتایا، کسی نے یا حی یا قیوم کا ذکر کہا ، کسی نے قلب سے اللہ کہنے کا ذکر کہا۔ تمام طریقے تمام پریکٹس طریقت ہوگئی۔لیکن مراقبہ **"اور خود تمہارے اندر۔ پھر تم دیکھتے کیوں نہیں"** کے مصداق اپنے اندر دیکھنا ہے تو یہ بھی ایک طریقہ ہو گیا۔تو سادہ الفاظ میں روحانی علم کو پانے کیلئے جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے وہ طریقت ہے۔

حقیقت:

جب روشنی کے تمام پرت کھل جاتے ہیں تو ہم اس بات سے واقف ہو جاتے ہیں کہ نور کیسے حرکت کر رہا ہے؟ لیکن ہمیں نور کے مین سورس کا پتہ نہیں چلتا۔ حقیقت میں ہم تمام مشاہدات کرتے ہیں۔ یہاں روح کے/روشنی کے کوڈز کا پتہ چل جاتا ہے۔ اکثریت بحث برائے بحث پر یقین رکھتی ہے۔ اکثر جگہوں پر حقیقت کے بارے میں پڑھا اور سنا، عوام کو اتنے گورکھ دھندہ میں الجھا دیا گیا لیکن بات پھر بھی نہیں بتائی۔ لیکن روحانی آنکھ یہ دیکھتی ہے کہ روحانی آنکھ سے واقف ہو جانا حقیقت ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مٹی کے جسم بشمول تمام عناصر کی اپنی کوئی حیثیت نہیں۔ آپکے سامنے مردہ جسم پڑا ہوتا ہے لیکن اس میں کوئی حرکت نہیں ہوتی ، کیونکہ اس میں روح نہیں ہوتی۔ ہر حرکت روح کی ہے لیکن عام طور پر ہمیں شعور نہیں ہوتا۔ ابھی آپ خود کو اپنے نام سے جان رہے ہیں میں اسلم ہوں، میں اکرم ہوں وغیرہ۔ یہ نام تو آپکو دنیا

میں دیئے گئے خود سے سوال کریں ! کیا ابھی آپکو اپنی روح کا شعور مل گیا ہے یا نہیں ۔ اکثر جواب ہوتا ہے نہیں۔ ابھی ہمیں صرف اپنے مٹی کے جسم کا پتہ ہے۔ جب کوئی شخص حقیقی روحانی مشق کرتا ہے تو اسے اپنے مٹی کے جسم میں روشنی کی حرکات محسوس ہوتی ہیں۔ ایک مقام پر انسان دیکھتا ہے کہ وہ اپنے مٹی کے جسم میں تو ہے لیکن اسے اپنا مٹی کا جسم محسوس نہیں ہوتا ہے جیسے جیسے روشنیوں کی مقدار بڑھتی ہے ہمیں اپنے مٹی کے جسم کا وزن بالکل محسوس نہیں ہوتا ایک مقام پر ہم صرف ایک روشنی کا نقطہ ایک پوائنٹ رہ جاتے ہیں، جو ایک طرف محدود اور دوسری طرف لامحدود محسوس ہوتا ہے۔

یہ ہے وہ نقطہ جسے بابا بلھے شاہؒ صاحب نے کہا **گل ایک نقطہ وچ مکدی اے**۔ یاد رکھیں وہ روشنی کا نقطہ محدود نہیں ہے۔ مختصراً **اصل میں اپنے مٹی کے جسم** کے شعور سے نکل کر اپنی روح کی حرکات کا شعور حاصل کرنا حقیقت ہے۔ یعنی انسان کو یاد آ جانا، مشاہدہ ہو جانا کہ وہ مٹی کا جسم نہیں ہے، حقیقت ہے اور پھر روح کے مین سورس روحی کا سامنے آ جانا حقیقت ہے۔

معرفت:

اس وقت مکمل ترین کتاب قرآن پاک ہے۔ کوئی بھی حقیقی مرشد ہو یا پیر ہو اسکی کبھی بھی کوئی بات قرآن پاک سے متصادم نہیں ہوتی۔ حقیقت کے بعد یعنی جاننے کے بعد روح کی پرواز اپنے مین سورس کی طرف ہوتی ہے۔ یعنی روح اس مقام تک جاتی ہے جہاں سے وہ بنی ہے۔ **حوالہ: سورۃ ص آیت نمبر اکہتر بہتر تہتر۔ جب آدم کو ٹھیک بنا چکوں اور اس میں اپنی روح** سے ڈال دوں۔ یعنی روح اللہ پاک کی ہوئی اور پہلے بھی کہا ہے کہ اللہ پاک کی ذات ہماری عقل، فہم اور فراست سے بالاتر ہے۔ اس نور میں روح بھی اپنا شعور کھو دیتی ہے۔ مٹی کے جسم کا

شعور ہم حقیقت کے مقام پر کھو دیتے ہیں۔ یہاں ظہیر، ظہیر نہیں رہتا، اکرم، اکرم نہیں رہتا، یہاں ہم اپنا یہ شعور کہ میرے بچے ہیں، میری بیوی ہے، نہیں رکھتے۔ نور ہی نور، تجلی ہی تجلی کی کیفیت محسوس ہوتی ہے لیکن پھر دوبارہ روح واپس الگ ہو کر مٹی کے جسم کی طرف پرواز کرتی ہے اور مٹی کے جسم میں سما جاتی ہے۔ آپکے سامنے اتنے پیغمبر، ولی ہوئے ہیں کیا انکے ظاہری مٹی کے جسم کی موت ہوئی ہے کہ نہیں؟ ہم نے انکو مٹی میں رکھا ہے یا نہیں؟ ہماری آخری منزل جنت یا دوزخ ہیں۔ جہاں ہم نے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے کیا آپ نے کوئی ایسی آیت پڑھی یا سنی ہے جس میں اللہ پاک نے کہا ہو کہ تم سب میرے اندر ہمیشہ کے لیے سما جاؤ گے؟ جواب ہے نہیں تو بھائی پھر خیال کرو! **اللہ پاک فرماتے ہیں میں ذرہ برابر نیکی دیکھوں گا اور ذرہ برابر برائی۔** تو پھر خیال کرو! تمام دوست پورا قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ لازمی پڑھیں! جب انسانی جسم میں آ گئے ہیں تو آخری منزل جنت یا جہنم ہے اگر اس سے کوئی اگلی منزل ہے تو قرآن پاک کی آیت نمبر حوالہ کے ساتھ لکھ دیں۔ مختصر روح کو اپنے مین سورس کا پتہ لگ جانا کہ وہ کس چیز سے بنی ہے، کیسے بنی ہے یہ حقیقت کی معرفت ہے۔ یہاں انسان اپنا آپ ختم کر کے نور ازل کو سمجھتا ہے اور نور ازل کو Experience کرنا ہی معرفت ہے۔

سورۃ الذاریات آیت نمبر-۲۱

اب روحانیت میں نفی اثبات ظاہر و باطن، فنا فی اللہ و بقا باللہ کو سمجھتے ہیں:

بار بار یہ بات بتائی گئی ہے کہ ہم روح اور مٹی کے جسم کا مرکب ہیں (تمام عناصر آگ، ہوا، پانی، مٹی ملکر مٹی کا ہی پتلا بناتے ہیں)۔ لیکن مٹی کے پتلے کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے، مٹی کا پتلا روح کے بغیر بیکار ہے۔ لہذا اصل حرکت اصل حقیقت روح کی ہے لیکن جب ہم مٹی کے جسم میں موجود ہیں یہاں روشنی کا جسم/روح مغلوب ہے اور مٹی کے جسم کے حواس طاقتور اور حاوی

ہیں۔ پہلی نظر میں مٹی کا جسم ظاہر اور روح باطن ہے۔ ہم اصل میں بھول گئے ہیں کہ ہم دراصل روح ہیں اور ہم نے مٹی کا لباس لیا ہوا ہے۔ ابھی خود سے سوال کریں کیا آپکو اپنے مٹی کے جسم کے حواس کا علم ہے؟ یا روح کا۔ جواب ہوگا ابھی تو ہم اپنے مٹی کے جسم کو سب کچھ سمجھ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور اکثر انسانوں سے جب روح کی بات کی جاتی ہے تو لوگ ڈر جاتے ہیں، بتائیں اب کیا بات کریں؟ ہم اصل میں روح ہیں لیکن ہم یہ بات بھول گئے ہیں اور اکثر نام نہاد پیروں نے بھی عوام کو خوب الو بنایا ہے اگر کسی روحانی طالب علم سے پوچھ بھی لیں کہ یہ نفی کیا ہے تو بولے گا کہ اپنی ذات کی نفی، لیکن جب پوچھا جاتا ہے کہ ذات کی کیا نفی کرنی ہے؟ جواب کوئی نہیں ہوتا ہے۔ اس سوال کا کچھ جواب آپکو سوال مرجاؤ مرنے سے پہلے کے جواب میں بھی مل جائے گا سوال یہ ہے کہ ذات کی نفی ہے کیا؟ کیا خود کو ختم کرنا ہے وہ تو خودکشی ہے جو حرام ہے۔

اصل میں جب ہم روحانی مشق کرتے ہیں تو انرجی ہمارے پورے جسم میں جذب ہوتی ہے۔ جیسے جیسے ہمارے اندر انرجی بڑھتی ہے ہمارا روشنی کا جسم ایکٹو ہونا شروع ہوجاتا ہے ہمارا مٹی کا جسم، جو پہلے ہمارے لیے سب کچھ تھا اور روشنی کا جسم جو پہلے ہمارے لیے باطن تھا۔ اب روشنی کا جسم ہمارے اوپر ظاہر ہونے لگ جاتا ہے ہمیں اپنے روشنی کے جسم/روح کا پتہ لگنا شروع ہوجاتا ہے۔ ہمیں اپنا روشنی کا جسم مٹی کے جسم سے نکلتا ہوا محسوس ہوتا اور نظر آتا ہے یا ایسے لگتا ہے کہ میں مٹی کے جسم سے باہر آرہا ہوں۔ پھر ایک لمحہ ایسا بھی آتا ہے کہ روشنی کا جسم مٹی کے جسم سے الگ ہوجاتا ہے (ذہن میں رہے ہمارا مٹی کا جسم مرتا نہیں وہ قائم رہتا ہے روشنی کے جسم سے ایک روشنی کے دھاگے کے ساتھ مٹی کے جسم کو زندہ رہنے کے لیے انرجی ملتی رہتی ہے)۔

جیسے ہی روشنی کا جسم مٹی کے جسم سے الگ ہوا تو یہاں مٹی کے جسم کی نفی ہوگئی اور روشنی کے جسم کا

اثبات ہو گیا۔ یعنی ہمیں اپنے روشنی کے جسم کا پتہ لگ گیا۔ یہاں روشنی کا جسم جو پہلے باطن تھا اب ظاہر بن گیا یہاں روشنی کے جسم کا سفر ختم نہیں ہوتا ہے۔ روشنی کا جسم اپنے مین سورس کی طرف سفر جاری رکھتا ہے۔ عالم جبروت (مقام حیرت) پر روشنی کا جسم اپنا شعور کھونا شروع کرتا ہے اور روشنی کے جسم میں موجود نور کا جسم اپنی حرکت شروع کرتا ہے (یاد رہے روحانی آنکھ ترتیب نزولی میں پہلے مین سورس، پھر تجلی، پھر نور، پھر نور کا جسم، نور کے جسم سے روشنی کا جسم اور روشنی کے جسم سے مٹی کے جسم کو دیکھتی ہے۔ اب مین سورس کی طرف ترتیب صعودی شروع ہوتی ہے، روشنی کے جسم کی سپیڈ مٹی کے جسم سے 47000 گنا زیادہ ہے۔ اور نور کے جسم کی رفتار روشنی کے جسم سے 47000 گنا زیادہ ہے۔ نور کے جسم کی رفتار مٹی کے جسم سے 47000 ضرب 47000 گنا زیادہ ہے)۔ خیر بات ہو رہی تھی نور کے جسم کی تو جب نور کا جسم حرکت کرتا ہے تو روشنی کے جسم کا شعور مغلوب ہو جاتا ہے۔ جب نور کے جسم کا شعور حاصل ہوتا ہے اور نور کا جسم پورا ایکٹو ہو جاتا ہے تو یہاں روشنی کے جسم کی نفی اور نور کے جسم کا اثبات ہوتا ہے۔ نور کا جسم جو پہلے باطن تھا اب ظاہر ہو جاتا ہے۔ نور کی چاروں نہروں: نہر تسوید، نہر تجرید، نہر تشہید اور نہر تظہیر میں سے تین نہریں بھی مل جاتی ہیں۔ (نہر تظہیر عالم ناسوت کو، نہر تشہید عالم ملکوت کو، نہر تجرید عالم جبروت کو سیراب کرتی ہیں)۔ صرف نہر تسوید جو عالم لاہوت کو سیراب کرتی ہے ابھی الگ حیثیت رکھتی ہے (یہاں نہروں سے مراد یہ عالم ناسوت کی طرز کی نہریں نہ لی جائیں ۔ عالم جبروت سے اوپر ایک خاص کوڈ یا روحانی شناخت کی ضرورت ہوتی ہے جو مرشد عطا کرتا ہے) اب صرف نور کا جسم حرکت کرتا ہے۔ بہت تیز رفتار کے ساتھ یہ حرکت ہوتی ہے۔ مقام لاہوت میں ہی روحانی حرکت دائرہ ہے، مقام لاہوت سے اوپر نور کی تقسیم نہیں ہوتی تمام نور

ایک ہی محسوس ہوتا ہے۔ آگے مقام ہاہوت ہے یعنی تمام خیالات سوچ بچار تمام عقائد جو سنے ہوئے تھے وہ مقام لاہوت میں ختم ہوجاتے ہیں اور حقیقت حق نور کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ ان نورانی کیفیات میں الگ شعور اور شناخت رہتی ہے مقام خفی تک شعور ایسے ہی رہتا ہے اسکے بعد نور کا جسم بھی اپنا الگ شعور کھونا شروع کر دیتا ہے اور نور کا جسم بہت کم محسوس ہوتا ہے لیکن پورا نور کا جسم ابھی ختم نہیں ہوتا ہے۔ اس سے آگے مقام اخفی میں نور کے جسم کے اپنے نور کو ڈ ز نور کی شناخت ختم ہوجاتی ہے اس سے آگے تجلیات کا لامحدود اور نہ رکنے والا سلسلہ ہے، یہاں روح بھی اپنی الگ شناخت کھو کر تجلی کے ساتھ ایک ہو جاتی ہے۔ یہاں روح اپنے مین سورس جہاں سے وہ آئی تھی جس سے وہ بنی تھی اس تجلی اس حقیقت میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ **سورۃ ص آیت نمبر 71.72.73 اور اس میں اپنی روح سے ڈال دوں**۔ یہاں جب روح بھی اپنی شناخت کھو کر تجلی کے ساتھ ایک ہو جاتی ہے۔ اس مقام کو فنا فی اللہ کہتے ہیں۔ پہلے روح جو ظاہر تھی اور تجلی ذات باطن تھی اب تجلی ذات ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہاں ظاہر اور باطن ایک ہو جاتے ہیں، پہلے روح تھی اب روح کی بھی نفی ہے اور تجلی ذات کا اثبات ہے۔ مختصر روح کا اپنے مین سورس میں واپس چلے جانا اور تجلی ذات کے علاوہ سب نفی ہو جانا مقام فنا فی اللہ ہے۔ اس تجلی کی حقیقت کو پالینا اثبات ہے اور یہی مقام بقا باللہ ہے۔ یہ مقام انسانی عقل و شعور سے بالاتر ہیں یاد رہے نور اور تجلی میں بہت فرق ہے۔ نور ہے تو تجلی کی قسم لیکن ماہیت اور طاقت میں بہت فرق ہے یہاں کم سے کم 48 گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ 13 دن کے بعد تجلی میں دوبارہ حرکت شروع ہوتی ہے اور ایک آواز کے بعد روح کا سفر واپس مٹی کے جسم کی طرف شروع ہوتا ہے۔ اب یہ سفر مٹی کے جسم کے حوالے سے روحانی حرکت صعودی اور مین سورس سے نزولی حرکت

ہے۔دوبارہ شعور حرکت کرتا ہے اور واپس اخفیٰ کے مقام پر نور کا جسم حرکت کرتا ہے۔نور کے جسم کے نورانی کوڈز اور شناخت حرکت میں آتے ہیں اور نورانی جسم واپس عالم جبروت تک آتا ہے، عالم جبروت میں دوبارہ روشنی کے جسم کے لائٹ کوڈز اور شناخت حرکت میں آتی ہے۔اب واپس عالم ناسوت میں، مٹی کے جسم کا ڈی این اے ایکٹو ہو جاتا ہے اور روحانی معاہدہ کے بعد روح واپس مٹی کے جسم میں آجاتی ہے۔ دوبارہ چکراز اپنا کام شروع کر دیتے ہیں اور ایک مخصوص تعداد میں روح کی انرجی مٹی کے جسم میں دیتے ہیں تاکہ مٹی کا جسم اپنا کام جاری رکھ سکے۔(جیسے کسی چیز کو پیچوں کے ساتھ فکس کیا جاتا ہے۔) لیکن اب انسان عرفان خودی کا جام پی چکا ہوتا ہے۔ایسا انسان بہت قیمتی ہوتا ہے اور مقربین الٰہی میں شمار ہوتا ہے اب کسی شعور کو کسی جسم کو کسی بھی قسم کی حرکت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار

ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

کوئی بھی ولی اللہ ہوا ہو، اس روحانی کیفیت کے بعد اسے اپنے مٹی کے جسم میں واپس آنا ہی پڑتا ہے اور قوانین کا پابند ہونا پڑتا ہے اکثر جاہل لوگوں نے اپنے نام نہاد مرشد اور پیر کو عجیب عجیب سے خطابات دیئے ہوئے ہیں۔کوئی نام نہاد پیر رمولوی صبح وشام جنت بیچ رہا ہے اور کوئی کسی کو قطب وغوث کے درجے دے رہا ہے لیکن جب روحانیت کے چند سوال یا روحانی پرواز سے متعلق سوال کرلو تو بس فضول بحث کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے، اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴

یہی لوگ، غور کریں! یہی لوگ، پھر غور کریں! یہی لوگ یعنی صرف یہی لوگ فلاح والے ہیں۔اب آیت مبارکہ کے مطابق ہر انسان غور کرے کہ اس نے اور اسکے مرشد، پیر، رہبر نے انسانیت کی فلاح کے لیے کونسے اقدامات کیے ہیں؟ تعلیمی، آئینی اور قانونی اصلاحات کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟ یاد رہے لاکھوں کا چندہ بٹور کر اس میں سے چند ہزار کی خیرات یا روٹی کھلانے کو اصلاحات نہیں کہتے ہیں۔بعض لوگ کسی نیک کام کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے اور نہ اپنے مرشد/پیر کے لیے ایسی ضرورت سمجھتے ہیں۔کیا آپ اور آپکا مرشد روٹی نہیں کھا رہے؟ کپڑے نہیں پہن رہے؟ یا تو اپنا شعور وہی رکھیں جب روح اپنے مین سورس میں تھی اس مقام پر نہ روٹی کی ضرورت نہ کوئی محتاجی لیکن جب دوبارہ مٹی کا جسم ایکٹو ہوا ہے تو اب قوانین لاگو ہیں۔اس مین سورس شعور میں مسلسل رہنا ناممکن ہے جب انسانی شکل میں آئے ہیں تو قانون بھی لاگو ہونگے۔مٹی کا جسم چھوڑنا پڑے گا۔قیامت کے بعد زندہ ہونا پڑے گا۔سورۃ واقعہ ہماری کمال رہنمائی کرتی ہے۔

جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے۔اسکے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں۔کسی کو پست کرے کسی کو بلند۔جب زمین بھونچال سے لرزنے لگے اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ۔یعنی ہم انسانوں نے تین گروپس میں ہی تقسیم ہونا ہے۔تو داہنے ہاتھ والے داہنے ہاتھ والے کیا ہیں۔اور بائیں ہاتھ والے بائیں ہاتھ

والے کیا ہیں۔ اور جو آگے بڑھنے والے ہیں وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں۔ یعنی جو اول آنے والے ہیں وہ تو اول ہی آنے والے ہیں۔ وہی مقرب ہیں۔ غور کریں غور! وہ مقرب ہیں۔ یعنی بہت ہی پیارے ہیں۔ جنت میں۔ یعنی نیکوں کی بھی آخری منزل جنت ہی ہوئی۔ وہ بہت سے تو اگلے میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلوں میں۔ یعنی اول آنے والے پوزیشن لینے والے بعد میں ہونگے ضرور، غور کریں غور کریں۔ جڑے ہوئے تختوں پر۔ آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے۔ نوجوان خدمت گار جو ہمیشہ رہیں گے انکے پاس پھریں گے۔ یعنی آب خورے، آفتاب اور صاف شراب کے گلاس لے کر، اس سے نہ تو سر درد ہوگا اور نہ انکی عقلیں زائل اور میوے جس طرح کے انکو پسند ہوں یعنی ہمیں کھانا ہی پڑے گا اور پرندوں کا گوشت جس طرح کا انکا جی چاہے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ جیسے حفاظت سے رکھے ہوئے موتی۔ یہ انکے اعمال کا بدلہ جو وہ کرتے تھے۔ غور کریں پھر غور کریں۔ یعنی اعمال کا بدلہ، یعنی ہر انسان کے نیک کاموں کی محنت سے یہ مقام ملے گا نہ کہ سفارش سے، یعنی کسی بھی اور طریقہ سے یہ مقام نہیں مل سکتا۔

اپنی اپنی محنت پر غور کرو بھائی۔ اور اپنے اعمال دیکھ لو۔ وہاں نہ بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ گالی گلوچ۔ اب دیکھ لو کہیں آپ یہاں بے ہودہ باتوں میں تو نہیں؟ ہاں انکا کلام سلام سلام۔

اب بات ہے دوسرے نیک گروپ کی اور داہنے ہاتھ والے کیا ہیں بے خار کی بیریوں اور تہ بتہ کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور پانی کے جھرنوں اور میوہائے کثیرہ میں۔ جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ انسے کوئی روکے۔

یعنی وہ پھل کبھی ختم نہ ہونگے۔ غور کریں! کہاں گئے جو کہتے ہیں جنت کے بعد بھی کوئی

مقام ہے۔ قرآن پاک آخری منزل یہ ہی بتا رہا ہے۔ اور اونچے اونچے فرشوں میں۔ ہم نے انکو پیدا کیا۔ آیات مبارکہ واضح بتا رہی ہیں کہ انسان کی آخر میں تین اقسام ہو جائیں گی یعنی رہنا پھر بھی انسان ہی ہے یعنی ایسی کوئی آیت مبارکہ نہیں جس میں اللہ پاک نے فرمایا ہو کہ تم سب میرے اندر سما جاؤ گے تو غور کرو بھائی۔ یہاں کچھ لوگ اس آیت مبارکہ کو لاتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کی طرف سے آئے ہیں اور اسکی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ایسا ہی ہو گا لیکن لوٹ کر بھی آپکی الگ شناخت رہے گی آپ یا جنت میں رہو گے یا دوزخ میں۔ کیا جنت اور دوزخ کے بعد بھی کوئی ٹھکانہ یا مقام ہے؟ اگر آپ نے یا آپکے مرشد نے کوئی ایسی آیت پڑھی ہو تو مجھے ضرور بتائیں اور یہ جو جنت اور دوزخ کو ریوڑیوں کی طرح بانٹا جاتا ہے صرف آپ لوگوں کے منہ کی باتیں ہیں جبکہ اللہ پاک سورت الزلزال آیت نمبر سات اور آٹھ میں واضح فرما رہے ہیں:

سورۃ الذاریات آیت نمبر ۲۱

تو جس نے ذرہ بھر، غور کریں! ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اسکو دیکھ لے گا

اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا

تو غور کرو! خود سے غور کرو! ٹھنڈے دل سے غور کرو! آپ نے یا آپکے مرشد / پیر نے انسانیت کی فلاح کے لیے کونسے اقدامات کیئے ہیں؟ تعلیمی، آئینی اور قانونی کونسی اصلاحات کیں ہیں؟ جن سے انسانیت کو فائدہ پہنچے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں ہر گلی میں تو قلندر بیٹھا ہے، دوسری گلی میں قطب اور غوث بیٹھے ہیں۔ ہم تو بس غوث اور قطب کا کھیل کھیلتے رہتے ہیں کہ تم مجھے غوث کہو میں تمہیں قلندر کہوں گا۔ اس بھرم سے نکلو اصلیت کو پہچانو! کسی انسان کا شعور سرکار محمد ﷺ سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا ہے اور کسی بھی حقیقی روحانی بندے کی کوئی بھی بات کسی بھی صورت قرآن پاک کے خلاف نہیں ہو سکتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی زندگی کو پڑھیں اور

سمجھیں کہ آپ ﷺ نے کس طرح ایک جاہل معاشرہ کو بہترین معاشرہ بنایا؟ کس طرح تعلیم آئین اور قانون کے میدان میں حقیقی اور عملی اصلاحات کیں؟ لیکن یہاں تو اکثر نام نہاد پیر بس مربہ اور حلوہ پلاؤ کھا رہے ہیں۔ کوئی کسی قسم کی تعلیمی، آئینی اور قانونی اصلاحات کے لیے کوئی کتاب نہیں لکھی۔ اگر کسی نے لکھی ہے تو ضرور بتائے۔ غور کرو دوستو کس نے معاشرہ کو بہتر کرنا ہے۔ لہذا سوچیں اور غور کریں کہیں ساری محنت بیکار ہی نہ چلی جائے اور جس کو اپنے نام نہاد مرشد پر زیادہ مان ہے کتاب کے آخر میں 140 روحانی سوالات لکھے ہوئے ہیں۔ انکا جواب خود یا اپنے مرشد سے پوچھ کر بتا دے! آگے آپکی مرضی حقیقی علم حاصل کرنا ہے یا بس خیالوں میں نام نہاد عشق کی دیگیں پکا کر، تم مجھے غوث کہو میں تمہیں قلندر کہوں، کا کھیل کھیلنا ہے۔ آپکو آپکی زندگی پر اللہ پاک نے اختیار دیا ہے اور آپ نے اللہ پاک کو حساب دینا ہے۔ سوچنا اور غور آپ نے خود کرنا ہے۔ سوچیں اور حقیقت تک آئیں تا کہ دنیا اور آخرت میں آپ سرخرو ہو سکیں۔ آگے آپکی مرضی۔

درجات اولیاء

1	مقام خودی / اصل حقیقت	30
2	اس کا جواب عرفان خودی کے چوتھے ایڈیشن میں	29
3	اس کا جواب عرفان خودی کے چوتھے ایڈیشن میں	28
4	اس کا جواب عرفان خودی کے چوتھے ایڈیشن میں	27
5	قطب الاقطاب / قلندر/خواجہ خواجگان	26
6	قطب الاقطاب تشریعی / قطب الاقطاب تکوینی	25
7	قطب مکمل المکمل	24
8	ممثل ابدال/ قطب	23
9	کوچک ابدال	22
10	غوث	21
11	فرد اول	20
12	فرد ثانی	19
13	عقبا	18
14	اوتاد	17
15	ابرار	16
16	نجبا	15
17	اخیار	14
18	اهل کشف	13
19	اهل مراقبه	12
20	شهود تمثال معائنه خطوات	11
21	ملاحظه کشف تقدیر مقدم	10
22	مشاهده الهام کامل	9
23	مشاهده الهام صغیره	8
24	القاء مکمل	7
25	القاء	6
26	کشف القبور	5
27	مشاهدات کبیر	4
28	مشاهدات صغیره	3
29	کیفیت روشنی کا ظاهر هونا	2
30	اندهیرے سے روشنی کو ظاهر هونا	1

ان پیورڈی این اے کی وجہ سے ہر وقت ہمارے ذہن میں خیالات کی یلغار ہے۔ کبھی کوئی سوچ کبھی کوئی خیال۔ ہم ان خیالات کو بعض دفعہ فراموش کرتے ہیں اور بعض دفعہ یہ خیالات ہمیں اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ جب روحانی طالب علم روحانی مشق شروع کرتا ہے تو اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہ اندھیرا ہماری روح کی آنکھ یعنی تیسری آنکھ کے بند ہونے کی نشانی ہے لیکن پھر بھی ہمیں اپنا احساس ہوتا ہے کیونکہ تیسری آنکھ کبھی پوری بند نہیں ہوتی ہے۔ اب جب روحانی مشق سے تیسری آنکھ کو حرکت دی جاتی ہے تو کاسمک انرجی کی وجہ سے اندھیرا روشنی میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں کچھ لوگ غلطی کر جاتے ہیں کیونکہ کچھ ایسی مشقیں ہیں جو مائنڈ/ذہن/دماغ کو حرکت دیتی ہیں اور ذہن اس مشق میں اپنے معنی پہنا دیتا ہے۔ جو روشنی نظر آتی ہے، اصل میں وہ دماغ میں موجود فوٹان کی حرکات ہیں۔ جسے لوگ نور سمجھ لیتے ہیں اور کچھ الفاظ کی تکرار دل پر یا دماغ پر لگاتے ہیں اور کچھ لوگ کسی رنگ کے بارے میں سوچتے ہیں اور خوش ہو جاتے ہیں کہ ہمیں یہ نظر آ گیا، ہمیں وہ نظر آ گیا، وہ سب کچھ حقیقت میں نہیں ہوتا۔ صرف فوٹان کی حرکت ہوتی ہے۔ جبکہ اس مراقبہ میں مائنڈ کو حرکت نہیں دی جاتی، کسی لفظ کی تکرار نہیں کی جاتی، کسی رنگ کے بارے میں سوچا جاتا، جب کسی چیز کے بارے میں سوچا ہی نہیں جا رہا تو ذہن کوئی پردہ نہیں بنا سکتا ہے، اس لیے ذہن ساکن ہو جاتا ہے۔ جب ذہن ساکن ہو جاتا ہے تو روح کی حقیقی حرکت شروع ہوتی ہے تو حقیقی نور یا روشنی شروع میں نظر آنا شروع ہو جاتی ہے۔ انسان سب سے پہلے روح/انرجی کی حقیقی حرکات یعنی مقام اعراف کی حرکات کا مشاہدہ کرتا ہے، جسے کشف القبور کہا جاتا ہے۔ کشف القبور قبر کے اندر دیکھنا نہیں بلکہ اس انرجی/روح کے ساتھ حقیقی تعلق ہے جو مٹی کے جسم سے

آزاد ہوچکی ہے۔ اس صلاحیت سے انسان دوسرے عام انسانوں کے روشنی کے جسم یعنی اوراز کو بھی دیکھنے کی صلاحیت پالیتا ہے۔ اسکے بعد روحانی انرجی/روشنی مزید بڑھتی ہے تو ہمیں خاموشی کی آواز سنائی دیتی ہے، جسے القا کہتے ہیں۔ یہاں روحانی طالب علم کی عقل بہت بڑھ جاتی ہے۔ انسان کو نئے نئے حقیقی منصوبے ذہن میں آتے ہیں، انسان ان خیالات اور منصوبوں سے دنیا میں بھی فائدہ لے سکتا ہے۔ لیکن روحانی طالب علم کو اپنی مشق جاری رکھنی چاہیے۔ مزید مشق سے مشاہدہ الہام کامل ہوتا ہے یعنی القا کے حقیقی مقام تک رسائی ہوتی ہے، انسان مزید ترقی کر کے کشف تقدیر مبرم کا ملاحظہ کرتا ہے۔ یعنی اپنے تمام روحانی معاہدے پڑھتا ہے جو اسنے کیئے ہوتے ہیں۔ **حوالہ جات سورۃ یٰس آیت نمبر 60۔ سورۃ الاحزاب آیت نمبر 72 اور سورۃ الاعراف آیت نمبر 172۔** مزید روحانی ترقی سے انسان شہود تمثال معائنہ خطوات یعنی تمام روحانی قوانین پڑھتا اور سمجھتا ہے اس سے مزید ترقی کر کے انسان مقام اہل مراقبہ حاصل کرتا ہے۔ یہاں تمام کیفیات اور مشاہدات مستقل ہوتے ہیں۔ اسکے بعد روحانی روشنی مزید بڑھتی ہے، جس سے انسان اہل کشف بنتا ہے۔ اس مقام پر حقیقی پہلی نورانی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ سفید روشنی بہت تیز محسوس ہوتی ہے اور تیسری آنکھ حقیقی طور پر دیکھنے کے قابل ہوجاتی ہے۔ مزید روحانی ترقی سے روحانی لوگوں کے گروہ اہل حال میں انسان کا شمار ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ اس میں پہلا مقام ابرار کا ہے، روحانی مشاہدات کی وجہ سے انسان گناہ نہیں کرسکتا ہے۔

مزید روحانی مشق سے روشنی بڑھتی ہے۔ انسان اوتاد کے درجہ پر فائز ہوتا ہے۔ یہاں سے عالم ناسوت سے عالم ملکوت کا سفر شروع ہوتا ہے۔ ان روحانی لوگوں کا گروہ اہل حال

کہلاتا ہے۔تعداد ولایت 600 ہوتی ہے اس کے بعد مزید ترقی سے انسان فردِ ثانی اور فردِ اوّل کا مقام پاتا ہے۔ ان دونوں درجات کو امامان کہا جاتا ہے۔ **امامان** قطب الاقطاب کے وزیر ہوتے ہیں۔اس کے بعد مزید روحانی قوت سے انسان غوث کا درجہ پاتا ہے غوث کی رسائی ایک مدار تک ہوتی ہے، اس سے مزید ترقی کر کے انسان ابدال کے اسسٹنٹ کا درجہ پاتا ہے جسے کوچک ابدال کہتے ہیں۔تعداد ولایت 300 ہے۔اس سے اوپر روحانیت کے حقیقی مقام تکوین اور منازل حقیقت شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں انسان کا نور بہت زیادہ بلند ہو جاتا ہے۔مقام ممثل ابدال/قطب/خواجہ ہوتا ہے۔ ہر آسمان پر ایک ابدال کا شعور -بدل ممثل-40 بدل حقیقت-20 بدل امانت 10 کا شعور حاصل ہوتا ہے۔ اس سے اوپر مقام خواجہ خواجگان /قطب الاقطاب/مقام قلندر ہوتا ہے۔یہ روحانیت کا ایسا درجہ ہے جہاں انسان کو اپنا سلسلہ ولایت چلانے کا اختیار رہتا ہے۔انکی دو اقسام ہیں۔

☆ قطب الاقطاب تشریحی: ایسا ولی کامل جو روحانی اعمال کی تبلیغ اور تشریح کرتا ہے۔

☆ قطب الاقطاب تکوینی: ایسا ولی کامل ہوتا ہے جو روحانی طور پر نظام کائنات کے معاملات بحکم خدا چلاتا ہے۔

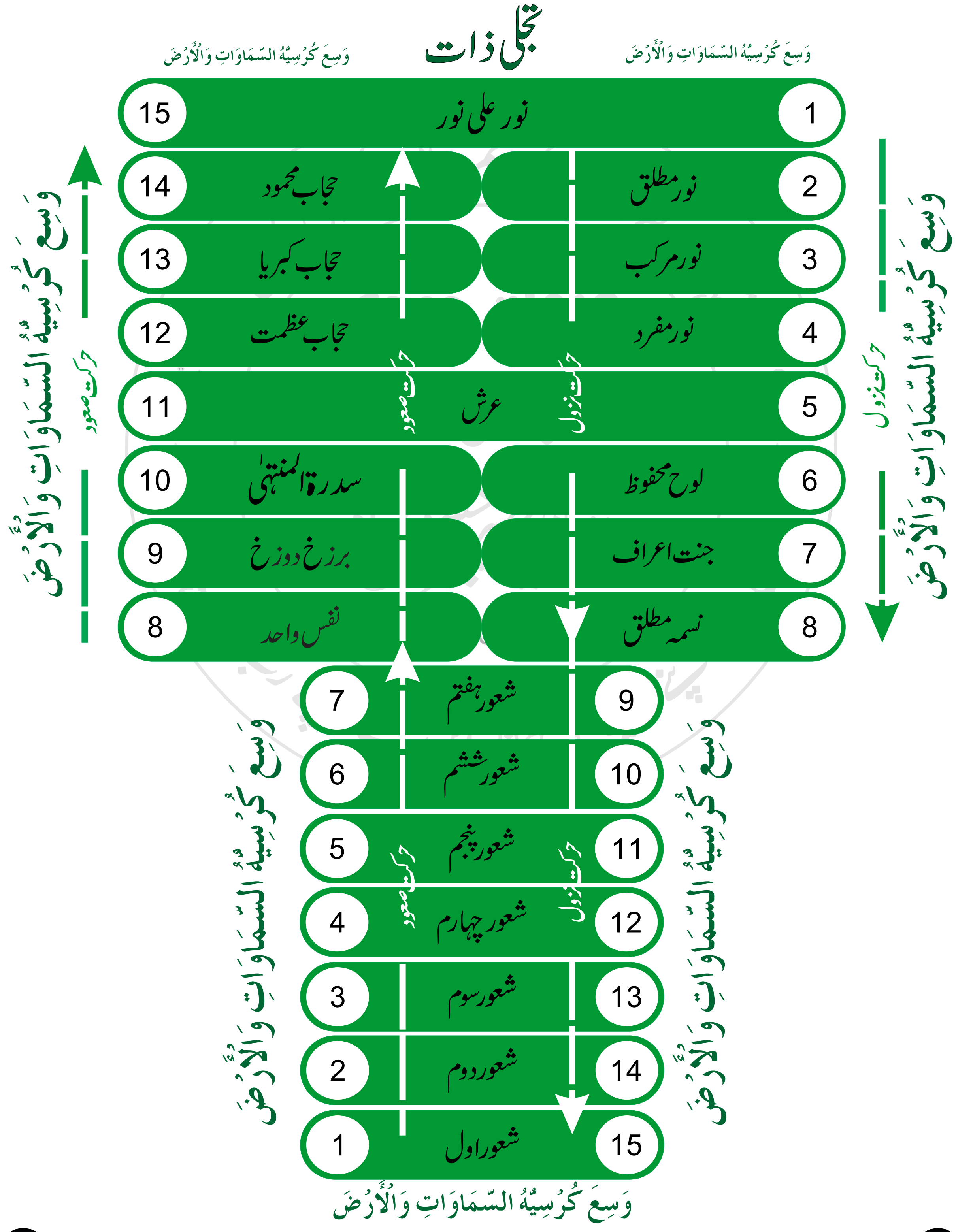
(سورۃ الکھف 65-) یہاں تک روح اپنا شعور برقرار رکھتی ہے۔مزید مشق کرنے سے روح اپنا شعور (لائٹ کوڈ) ختم کر دیتی ہے اور اس مقام پر جہاں وہ بنی اور جس چیز سے بنی۔اس نور میں فنا ہو جاتی ہے۔اس مقام کو مقام خودی /اصل حقیقت/مقام عشقِ حقیقی کہتے ہیں یہ مقام انسانی عقل و شعور سے ماورا ہے۔لیکن اس کی حقیقت اتنی بیان ہوسکتی ہے کہ نور ہی نور ہوتا ہے۔یہاں روح کم از کم 48 گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ 13 دن رہتی ہے لیکن وہ روح نہیں ہوتی

،اب دوبارہ روح کے لائٹ کوڈز بنتے ہیں،روح واپسی کا سفر اختیار کرتی ہے،دوبارہ روح کے پرت بن کر مٹی کے جسم میں سماتی ہے لیکن ایسا انسان عرفان خودی کا جام پی چکا ہوتا ہے ایسے انسان کا مقام الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتا۔ پھر دوبارہ زندگی کے فرائض کے بعد موت, موت کے بعد مقام اعراف، پھر دوبارہ زندگی, زندگی کے بعد جنت/دوزخ کی زندگی جو ہمیشہ کے لیے ہے۔ یہاں کچھ لوگ غلطی کرتے ہیں اور مزید مقام لکھتے ہیں مگر قرآن پاک میں ایسا نہیں ملتا۔قرآن پاک کے مطابق جنت/دوزخ کی زندگی آخری مقام ہے۔

شعور کے مراحل

اللہ جل جلالہ

نور ماورائے تجلی



جیسا کہ آپکو بار بار بتایا جا چکا ہے کہ حرکت نزول مکمل ہو چکی ہے اور انسان احسن تقویم سے اسفل السافلین ہو چکا ہے۔ احسن تقویم کا مطلب بہترین ہونا ہے اور اسفل السافلین کا مطلب حد سے برا ہے۔ اللہ پاک کی طرف سے انسان کو اس اسفل السافلین شعور سے جگانے کے لیے اللہ پاک کی نیک ہستیاں آئی ہیں۔ حقیقی روحانی ٹیچر اسفل السافلین شعور سے انسان کو جگا کر عین روحی کے شعور میں وحدت تک لیکر جاتا ہے۔

1۔شعور اول (کیفیات سرخ):

ابتدائی شعور۔ صرف کھانے پینے کا شعور ہوتا ہے جیسے تمام جانوروں کو صرف کھانے پینے کا شعور ہے۔ روحانی استاد/مرشد علم اور روحانی طاقت سے انسان کے شعور کو جانوروں کے شعور سے الگ کرتا ہے۔ انسان کی صعودی پرواز یعنی آسمانی پرواز/ پرواز لاہوتی شروع ہوتی ہے۔ انسان اپنے اعلیٰ شعور عقل کی طرف پرواز کرنا شروع کرتا ہے اور اپنے آخری شعور تجلی ذات کا ادراک روحانی طور پر کرتا ہے۔ پہلے شعور کا مرکز ریڑھ کی پہلی ہڈی ہے۔

2۔شعور دوئم (کیفیات اورنج):

مزید روحانی مشق اور روشنی سے یہ شعور عقل و فہم حاصل ہوتا ہے۔ انسانی ہمدردی کے جذبات ایثار اور خلوص حاصل ہوتا ہے۔ مقام: ریڑھ کی چوتھی ہڈی ہے۔

3۔شعور سوئم (کیفیات پیلا رنگ):

اس مقام پر انسان خود میں بے پناہ طاقت محسوس کرتا ہے۔ اس مقام پر مرشد، روحانی استاد اپنے مرید/روحانی شاگرد کے مشورہ سے روحانی طالب علم کی تمام روحانی طاقتیں سلب کر لیتا ہے تا کہ طالب علم مزید روحانی ترقی کر سکے۔ مقام ناف کا مرکز ہے کچھ لوگ ناف کے مقام کو

پہلا مرکز مانتے ہیں جو غلط ہے کیوں کہ اگر ناف کو پہلا مرکز مانا جائے تو انسانی جسم میں نیچے والے آرگنز کیسے کام کریں گے؟ اس لیے پہلا مرکز ریڑھ کی پہلی ہڈی ہے۔ جہاں سے انرجی نیچے والے آرگنز /اعضاء کوملتی ہے۔

4۔شعور چہارم (کیفیات سبز):

اس مقام پرانسانی شعور بڑھ جاتا ہےاوردل سکون سے بھر جاتا ہے یہ مقام مٹی کے جسم اور روح کے درمیان واقع ہے۔ حیران کن احساسات ہوتے ہیں۔مقام: دل کا مرکز ہے۔یہاں دل سے مرادروحانی دل سینٹرآف وزڈم(CENTER OF WISDOM) ہے۔

5۔شعور پنجم (کیفیات نیلی):

اس مقام پرشعورروحانی الفاظ اورلائٹ کوڈز کوسمجھنےاور بولنے کے قابل ہو جاتا ہے۔مقام : گلے کامرکز ہے۔

6 ۔شعور ششم (کیفیات جامنی):

یہ آخری انسانی جسمانی شعور ہے۔اس سے اوپر روحانی کیفیات شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں ہی روح کی آنکھ یا تیسری آنکھ ہے۔تیسری آنکھ کھلنے سے انسان روشنیوں کی حرکات محسوس کرتا ہے۔ کچھ لوگ یہاں نفس کو لکھتے ہیں جو روحانی نقطہ نظر سے غلط ہے کیونکہ یہاں تو تیسری آنکھ کا مقام ہے۔ مرکز دونوں آنکھوں کے درمیان ہے۔انسان خودکوایک روشن نقطے کی مانند محسوس کرتا ہے۔

7 ۔شعور ہفتم (کیفیات گلابی):

جب انسان مسلسل محنت کرتا رہتا ہےتو اس کا شعور محبت کل سے بھر جاتا ہےاور الگ پن ختم

ہوجاتا ہے یہ نہ سمجھا جائے کہ انسان کا وجود ختم ہوجاتا ہے کیونکہ یہ شعور جسمانی نہیں ہے۔ یہ شعور کا سمک انرجی کے ساتھ ڈائریکٹ ملا ہوا ہے۔اس شعور میں نور کے ساتھ مطابقت پیدا ہو جاتی ہے۔مقام: سر کا اوپری حصہ ہے۔

کچھ لوگ آخری حصہ کو جامنی کہتے ہیں جو تیسری آنکھ کے مطابق غلط ہے۔ روحانی روشنی کے چار مین رنگ ہیں گلابی، نیلا، پیلا اور سرخ۔ سر کے پہلے مرکز پر روحانی گلابی رنگ ہے، گلے میں روحانی نیلا رنگ ہے، ناف کے مقام پر روحانی پیلا رنگ ہے اور ریڑھ کی پہلی ہڈی کے مقام پر روحانی سرخ رنگ ہے۔ ریڑھ کی ہڈی بطور الیکٹرک وائر کام کرتی ہے جو روحانی انرجی اور روشنی کو پورے جسم میں تقسیم کرتی ہے۔ روحانی سر کا گلابی رنگ اور گلے کا روحانی نیلا رنگ ملکر تیسری آنکھ پر جامنی رنگ بناتے ہے۔ روحانی گلے کا نیلا اور ناف کا پیلا رنگ ملکر درمیان میں دل کے مقام پر (اسکو دنیا کا دل نہ سمجھا جائے) ریڑھ کی ہڈی پر سبز رنگ بناتے ہیں۔ روحانی ناف کا پیلا اور ریڑھ کی پہلی ہڈی کا روحانی سرخ رنگ ریڑھ کی چوتھی ہڈی پر روحانی اورنج رنگ بناتے ہیں۔ اصل میں یہ تمام روشنی کے جسم کے پرت ہیں جو ایک وائر کی طرح پورے جسم میں انرجی پھیلاتے ہیں۔

8 نسمہ مطلق روحانی ترتیب نزولی کا مقام نفس واحد روحانی ترتیب صعودی کا مقام

یہاں انسان کو اپنا کل انسانی شعور ملتا ہے۔

9 جنت اعراف برزخ دوزخ

اس مقام اور شعور میں انسان روحانی طور پر جنت اعراف برزخ اور دوزخ کا مشاہدہ کرتا ہے۔

10 لوح محفوظ کرسی سدرۃ المنتہیٰ

یہاں انسان نظام تکوین دیکھتا ہے۔

11 عرش

یہاں انسان پر پہلی بار حقیقت عرش ظاہر ہوتی ہے ۔یہاں تک نزولی اور صودی روحانی پرواز ایک جیسی رہتی ہے اس سے اوپر نزولی اور صعودی ترتیب الگ ہوجاتی ہے۔

4 نورمفرد روحانی ترتیب نزولی کا مقام

یہاں نور کی الگ پہچان ہے۔

12 حجاب عظمت روحانی ترتیب صعودی کا مقام

یہاں پہلی دفعہ انسان نور کی تجلی دیکھتا ہے۔

3 نورمرکب روحانی ترتیب نزولی کا مقام

یہاں نور کل شان میں ہے۔

13 حجاب کبریا روحانی ترتیب صعودی کا مقام

یہاں نور کی دوسری تجلی سے واقفیت ہوتی ہے۔

2 نورمطلق روحانی ترتیب نزولی کا مقام

یہاں نور بہت زیادہ طاقتور ہے۔

14 حجاب محمود روحانی ترتیب صعودی کا مقام

آخری حجاب نور ہے اس سے اوپر تجلیات شروع ہوجاتی ہیں۔

چاہے، روحانی ترتیب نزولی ہو یا روحانی ترتیب صعودی، اگلا روحانی مقام دونوں طرف

ایک جیسا ہی آتا ہے۔اس سے اوپر نور علی نور کی کیفیت اور شعور ہے۔

15) 1)تجلی ذات وذات حق

یہاں تجلیات کا لامحدود سلسلہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی ہیں۔اس مقام پر انسان روحانی طور پر کم از کم اڑتالیس گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ تیرہ دن تک رہتا ہے۔یہی مقام مقامِ خودی اور مقامِ عشق حقیقی ہے۔یہ مقام مٹی کے جسم کے عقل وشعور سے ماورا ہے،ان تجلیات کے شعور میں انسان کی روح کا اپنا کوئی شعور نہیں ہے۔اس لامتناہی ماورائے تجلیات کے سلسلہ میں ہی انسان روح کے عین مین سورس روحی کے شعور میں ذات حق کا مشاہدہ کرتا ہے۔اللہ پاک کی ذات لامحدود ہے اور لامحدود کا مشاہدہ کسی بھی طرح محدود طرز فکر سے نہیں ہوسکتا ہے۔اس بات کا مشاہدہ عین روح کے مین سورس روحی میں ہی ممکن ہے۔مقام ہاہوت اور باہوت ایک ہی جگہ ہیں لیکن باہوت عین وحدیت/احدیت کے تجربہ کے بغیر انسان کی سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ روحانی طالب علم کو اس مقام سے اس وقت تک باہر نہیں آنا چاہیے جب تک مرشد کی روحانی آواز نہ آئے۔اس کے بعد ایسا نور ہے، جو تجلیات سے ماورا ہے۔ایک الگ اور انوکھی کیفیت ہے۔

احسن تقویم سے اسفل السافلین سفرکا

عالمین میں مختصر تعارف

☆ احسن تقویم۔عالم ملکوت

☆ احسن۔اعراف۔حد بندی عالم ملکوت و عالم نصرت کی

☆ تقویم۔عالم نصرت

☆ اسفل۔حد بندی عالم نصرت و عالم ناسوت

☆ السافلین۔ترتیب نزول میں عالم ناسوت کی شروعات

☆ اسفل السافلین۔عالم ناسوت کی ترتیب نزول میں آخری حد۔آخری نظام شمسی کا آخری سیارہ جہاں،اس وقت ہماری زندگی موجود ہے۔

تمام عالمین مختلف زونز میں تقسیم ہیں۔ہر زون کروڑوں گلیکسیز،نظام شمسی پر مشتمل ہے۔ یاد رہے انسانی شعور عالم ملکوت تک ہی قائم رہتا ہے۔عالم جبروت میں مٹی کے حواس ختم ہو جاتے ہیں۔

جب آپ اپنے انر۔اپنے اندر جا کر جاگنا شروع کرتے ہیں۔تب شیطان اور آپکا اپنا اسفل السافلین ڈیٹا/اعمال بد آپکے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔جب آپ خود پر خود روشن ہونے لگتے ہیں تب آپ بے سکونی۔کوفت۔درد محسوس کرتے ہیں کیونکہ اسفل السافلین ڈیٹا صاف ہو رہا ہوتا ہے۔

ان باتوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔آپکو اپنی محنت جاری رکھنی چاہیے

تاکہ آپ خود پر خود مکمل روشن ہو سکیں۔ اور اپنا حقیقی مقام پا سکیں۔

فنا فی الوجود

فنافی الوجود یہ نہیں کہ مٹی کا جسم ختم ہو جائے۔ فنافی الوجود کا مطلب ہے کہ روح کی انرجی کو مٹی کے وجود میں لے آنا۔ مٹی کے جسم کے شعور کی بجائے روح کا شعور لے لینا۔

ہم جانتے ہیں کہ ہم صرف مٹی نہیں ہیں۔ ہم حقیقت میں روح ہیں جو اس مٹی کے جسم کو چلا رہی ہے۔ روح ہے تو مٹی کے جسم کی حیثیت ہے۔ روح نہ ہو تو مٹی کا وجود ختم ہے۔

جیسے جیسے ہم اپنی ظاہری آنکھیں بند کر کے اپنے مٹی کے وجود میں اپنی باطنی نگاہ کرتے جاتے ہیں۔ انرجی / نور بھی پورے وجود میں چلتا جاتا ہے۔ وہ انرجی / نور ہمارے مٹی کے ہر ایک ایک ٹشو میں سرایت کرتا جاتا ہے۔

یہ عمل جاری رہتا ہے۔ پھر ایک لمحہ ایسا آتا ہے جب انسان پورا روشن ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی انسان روشن ہوتا ہے، مٹی کا شعور مغلوب ہو کر روشنی کے جسم میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اسے ہی فنا فی الوجود کہتے ہیں اور اس عمل کو روحانی تلاوت وجود کہتے ہیں۔

فنافی الوجود کے بعد ڈائریکٹ انسان فنافی اللہ اور بقا باللہ کی منازل کی طرف جاتا ہے۔

میرے نزدیک فنافی الوجود سب سے بہترین روحانی مشق ہے۔

اسم ذات۔ اسم احد۔ اسم واحد میں فرق

اکثر لوگ اللہ پاک کے اسموں میں تفریق کرتے ہیں۔ جو حیران کن بات ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ جب وہ اکیلا ہی اکیلا تھا۔ جب کوئی مخلوق نہیں تھی۔ کوئی تخلیق نہیں تھی۔ تب اسکا کیا نام تھا؟ اور کون اسکا نام لیتا تھا؟ اور کیا نام اور کیسے نام لیتا تھا؟

لیکن اب اس وقت تخلیق ہو چکی ہے۔

اب اگر کوئی بیٹھ کر پکارے "یا احد"

تو کس کو پکارا جا رہا ہے۔ اللہ کو ہی پکارا جا رہا ہے۔ کون مدد کرے گا۔ وہی اکیلا ہی مدد کرے گا۔ اب کوئی پکارے "یا واحد"

تو کس کو پکارا جا رہا ہے۔ اللہ کو ہی پکارا جا رہا ہے۔ کون مدد کرے گا۔ وہی اکیلا ہی مدد کرے گا۔ اب کوئی پکارے " یا جلیل"

تو کس کو پکارا جا رہا ہے۔ اللہ کو ہی پکارا جا رہا ہے۔ کون مدد کرے گا۔ وہی اکیلا ہی مدد کرے گا۔ ایسے ہی تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔ اب اگر کوئی ایسے پکارے "اے پیدا کرنے والے"

تو کس کو پکارا جا رہا ہے۔ اللہ کو ہی پکارا جا رہا ہے۔ کون مدد کرے گا۔ وہی اکیلا ہی مدد کرے گا۔ اب اگر کوئی پکارے "اے رزق دینے والے"

تو کس کو پکارا جا رہا ہے۔ اللہ کو ہی پکارا جا رہا ہے۔ کون مدد کرے گا۔ وہی اکیلا ہی مدد کرے گا۔ "اے کائنات کو چلانے والے"

تو کس کو پکارا جا رہا ہے۔ اللہ کو ہی پکارا جا رہا ہے۔ کون مدد کرے گا۔ وہی اکیلا ہی مدد کرے گا۔ ایسے ہی تمام اچھے نام اسکے ہیں اور اسے تمام اچھے ناموں سے پکارا جا سکتا ہے۔

بس ہے،ہی وہی۔

ھو۔وہی ہے بس وہی۔

باقی لوگوں کی اپنی اٹکل ہے جو مرضی کوئی کہتا رہے۔

کچھ لوگ کم علمی کی وجہ سے کہتے ہیں کہ اسم ذات اللہ صرف آپ ﷺ کو ملا۔ انکی یہ بات خود قرآن پاک کی سورۃ نمل رد کر دیتی ہے۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ سورۃ نمل میں دو بار بسم اللہ شریف آئی ہے۔ ایک بار سورت کے شروع میں اور دوسری بار جب حضرت سلیمانؑ نے ملکہ بلقیس کو خط لکھا:

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ

اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ: بیشک وہ مکتوب سلیمان کی جانب سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے (شروع کیا گیا) ہے جو بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

بس ثابت ہوا کہ جو خط حضرت سلیمانؑ نے لکھا۔ وہ خط اللہ کے نام سے شروع ہوا اور اللہ کا نام حضرت سلیمانؑ پر پہلے سے وارد تھا۔ اس لیے ان لوگوں کا یہ دعوٰی خود ہی غلط ہو جاتا ہے۔

اصل EXPERIENCE تو یہ ہے کہ جب کوئی تخلیق نہیں تھی۔ تب کیا اور کیسے تھا؟ اور جب کوئی تخلیق نہیں رہے گی تب کیا اور کیسے بچے گا؟ اور ایسا اپنے ہی اندر جا کر خود پر خود روشن ہونے سے ہوتا ہے۔

مراقبہ کا نصاب

ہمارے مراقبہ کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔کتاب عرفان خودی پڑھنا جو آپکو فری پی ڈی ایف سینڈ کی جائے گی۔قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھنا۔

1۔ ابتدائی کلاس کا نصاب

1۔انرجی بیلنس/ مساج مراقبہ/ ذکراللہ خفی اور روحی طرز پر

2۔روحانی ڈی این اے پیوریفکیشن۔

3۔اسم اعظم اللہ ہو سننا۔

فوائد۔

1۔انرجی لیول اور انسان کی قوت مدافعت بڑھتی ہے۔

2۔انسان بیماریوں سے محفوظ ہوتا جاتا ہے۔

3۔غصہ نیگٹو انرجیز جادو ٹونہ حسد نظر بد کے اثرات ختم ہوتے جاتے ہیں۔

2۔ ایڈوانس کلاس

ایڈوانس کلاس مندرجہ ذیل نصاب پر مشتمل ہوگی۔

1۔اپنے اندر ڈائریکٹ دیکھنا۔

2۔چکراز/ انرجی کنکشنز ایتھر جسم۔ایموشنل۔مینٹل جسم تمام انرجیز باڈیز/ انرجی سسٹم کو صعودی اور نزولی حرکت میں بیلنس صاف اور روشن کرنا۔

3۔روحانی ڈی این اے پیوریفکیشن۔

4۔اسم اعظم اللہ ہو ترتیب نزولی میں سننا۔

فوائد۔

1۔انرجی لیول مزید بڑھتا ہے۔

2۔بیماریوں پر مزید کنٹرول ہوتا جاتا ہے۔

3۔اپنے شعوروں کا پتہ لگتا جاتا ہے۔

شعور اول کل: بنی آدم کا شعور

حوالہ سورت اعراف آیت نمبر.172،سورت یٰسین آیت نمبر 60

شعور دوئم کل: انسان والا شعور سورت احزاب آیت نمبر 72

شعور سوئم کل: خلیفہ والا شعور سورت علق ابتدائی آیات۔

تمام عالمین۔عالم ناسوت۔عالم نصرت۔عالم ملکوت۔عالم جبروت۔عالم لاہوت۔عالم ہاہوت اور عالم احدیت/ وحدیت کے ڈیٹا کی ابتدا شروع ہوتی ہے۔

3۔موسٹ ایڈوانس

موسٹ ایڈوانس کلاس کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

1۔انرمراقبہ۔

2۔روحانی ڈی این کو بیلنس اوپن کرنا۔

3۔انرجی سنٹرز/ ڈی این اے/ چکراز کو کھولنا۔

4۔لطائف اور انرجی باڈیز کو اوپن کرنا۔

5۔روحانی دل کو اوپن کرنا۔

6۔حرکت نزولی میں اسم اعظم سننا۔

فوائد۔

1۔انرجی لیول بہت بڑھ جاتا ہے۔لواور بری انرجیز کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

2۔آپکے تمام شعور کا علم کھل جاتا ہے۔

3۔تمام عالمین۔عالم ناسوت۔عالم نصرت۔عالم ملکوت۔عالم جبروت۔عالم لاہوت۔ عالم ہاہوت اور یاہوت۔عالم احدیت/ وحدیت کے علم کا پتہ لگتا ہے۔

4۔آخری کلاس

آخری کلاس مندرجہ ذیل نصاب پر مشتمل ہے۔

1۔انر فائنل مراقبہ۔

2۔روحانی ڈی این اے کو بیلنس فائنل اوپن کرنا۔

3۔فل انرجی باڈی کو ایکٹو کرنا۔

4۔اسم اعظم اللہ ہو کو حرکت صعودی میں سننا اور عالم یاہوت کو سمجھ کر اپنا حقیقی مقام حاصل کرنا۔

فوائد۔

1۔انرجی لیول انتہا تک چلا جاتا ہے۔

2۔انرجی باڈی فل ایکٹو ہو جاتی ہے اور حرکت صعود کی وجہ سے روح اپنے مین سورس روحی کی طرف حرکت شروع کرتی ہے۔

3۔تمام عالمین۔عالم ناسوت۔عالم نصرت۔عالم ملکوت۔عالم جبروت۔عالم لاہوت۔ عالم ہاہوت اور یاہوت۔عالم احدیت/ وحدیت کا ڈیٹا ویریفائی ہوتا ہے۔

آداب حقیقی مرشد و سلسلہ

مرشد ایسا شخص ہوتا ہے جو تم کو اندھیرے/تمہاری اسفل السافلین سوچ و خیالات سے تم کو پاک کردے .جو تم کو یہ Experience کروائے کہ تم مٹی کا جسم نہیں ہو۔ بلکہ مٹی کے جسم کو چلانے والے ہو اور پھر تم کو روح کے مین سورس روحی میں لیکر جاتا ہے اور تم کو Experience کرواتا ہے کہ جب کوئی تخلیق نہیں تھی تب کیا اور کیسے تھا؟ اور جب کوئی تخلیق نہ ہوگی تب کیا اور کیسے ہوگا؟ اس تمام روحانی سفر میں تم تمام عالمین (عالم ناسوت۔ عالم نصرت۔ عالم۔ملکوت۔ عالم جبروت۔ عالم لاہوت۔ عالم ہاہوت) سے گزرتے ہوئے روح کے مین سورس روحی کے ساتھ امر سے گزر کر وحدت کے Experience سے گزر کر احدیت کا Experience کر کے عالم باہوت میں قائم ہوتے ہو۔

نیچے لکھے گئے تمام آداب حقیقی مرشد کے لیے ہیں اور حقیقی مرشد وہ ہے جسکا علم و معرفت تم کو بتادے کہ یہی مرشد حقیقی ہے۔ حقیقی مرشد کا علم و معرفت اپنے وقت میں موجود ظاہری تمام علوم و معرفت سے زیادہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ جو نسل در نسل بیعت ہوتے جاتے ہیں۔ انکو بھی دیکھنا چاہیے کہ انکو کتنا علم و معرفت حاصل ہوا اور کیا کسی اور روحانی ٹیچر/مرشد کی بات انکے موجودہ ٹیچر و مرشد کی بات سے بڑی تو نہیں۔ جس شخص کے علم و معرفت کی بات/ دلیل آپکو لاجواب کردے وہی حقیقی مرشد ہے۔

اس بات کو جاننے کے لیے کتاب میں روحانی سوال دیئے گئے ہیں۔ جو ہر حقیقی روحانی شخص کے روحانی سفر کی دستاویز ہے۔ جس نے بھی حقیقی روحانی سفر مکمل کیا ہے۔ وہ فورا دو جمع دو برابر چار کی طرح جواب دے دے گا اور جس نے یہ روحانی حقیقی سفر مکمل نہیں کیا۔ وہ

آئیں بائیں شائیں کرے گا۔ بس سمجھ جائیں کہ ایسا شخص حقیقی مرشد نہیں ہے۔ تب حقیقی مرشد کی تلاش کریں۔ حقیقی مرشد حقیقی معنوں میں ہدایت کا سرچشمہ ہوتا ہے اور اسکا دیدار بقول جناب سلطان باہورح کے لاکھوں کروڑوں حج کی طرح ہے اور ایسے شخص کا احسان انسان نہیں اتار سکتا ہے۔

حقیقی مرشد وارث کل روحانی علوم ونور ہوتا ہے لیکن ہر روحانی شخص ان علوم ونور میں جتنا قابل ہوتا ہے، اتنا اپنا حصہ لے لیتا ہے۔ حتی کہ بعض دفعہ کوئی مرید مرشد سے بھی روحانی طور پر جب بڑا مقام پالے لیکن جب بھی بحثیت سلسلہ بیٹھتے ہیں تو مرشد کی نشست پہلے ہوتی ہے۔

بیعت کو لیکر بعض لوگ غلط فہمی پھیلاتے ہیں۔ بیعت ہمیشہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے احکامات پر فلاح معاشرہ وفلاح انسانیت پر ہوتی ہے اور جو روحانی ٹیچر / مرشد علم کے اصولوں و ضوابط بتائے ان پر چلنا ہوتا ہے جیسے سرکار ﷺ نے بیعت اللہ پاک کی توحید اور گناہوں سے بچنے اور اعمال صالح کرنے پر لی۔ کسی خاص مقصد پر بھی بیعت ہوتی ہے جیسے بیعت رضوان لی گئی۔

آداب حقیقی مرشد مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ مرشد سے جب بھی ملیں یا بات کریں۔ عاجزی اور انکساری ہو۔

2۔ مرشد جب بات شروع کرے تو خاموشی سے سنیں۔ کبھی بھی اپنی آواز مرشد کے سامنے بلند نہ کریں۔ آپ کے ذہن میں جو سوال اٹھیں۔ انکو لکھ لیں۔ بعد میں جب مرشد سوال پوچھنے کا بولے۔ تب سوال کریں۔

3۔ مرشد کے آستانہ پر جب بھی مرشد کے سامنے حاضر ہوں، پاؤں میں جوتا نہ ہو۔ سردی ہو

یا موسمی حالات تب جوتا پہنیں۔سفر میں جوتا پہننا ہے۔ کچھ لوگ سفر میں جوتا اتار دیتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ جب مرشد کے سامنے حاضر ہوں ۔تب جوتا پہنا ہوا نہ ہو۔

4۔واپس مڑتے ہوئے کبھی مرشد کی طرف پیٹھ نہ کریں۔

5۔ مرشد وسلسلہ کو ہر چیز پر فوقیت دی جائے۔

6۔مرشد جب خاموش بیٹھا ہے یا لیٹا ہے تو آپ بھی خاموش رہیں اور مرشد جب آپکی طرف توجہ کرے اور بات کرے دھیان سے بات کو سنیں۔

7۔ مرشد کے ہر فلاح معاشرہ۔فلاح انسانیت کے کاموں میں کندھے سے کندھا ملا کر ساتھ دیا جائے۔

8۔ مرشد کی اولاد کا احترام مرشد کے لحاظ سے ہمیشہ فرض رہتا ہے تاوقت کہ ان میں سے کوئی مرشد وسلسلہ کی نافرمانی کا مرتکب نہ ہو جائے۔نافرمان اولاد کا احترام ختم ہو جاتا ہے۔

9۔ مرشد جب حقیقی فلاح معاشرہ وانسانیت کے کاموں کی طرف آتا ہے۔تب مثبت اور منفی قوتوں کے درمیان لڑائی رہتی ہے۔ ہمیشہ مثبت باتوں کی طرف آئیں۔مرشد وسلسلہ کی خدمت میں جب بھی کوئی ہدیہ/ نذرانہ پیش کریں۔ پورے خلوص وادب کے ساتھ پیش کریں۔ کیونکہ وہ چیز آپکو واپس ملنا ہوتی ہے اور آپ اسفل السافلین ڈیٹا سے پاک ہوتے ہیں۔کبھی بھی مرشد کے سامنے احسان جتلانے والی بات مت کریں۔ یہ مرشد کامل کا کمال ہوتا ہے جو آپکو کم از کم اسفل السافلین سے اٹھا کر احسن تقویم اور پھر عرفان خودی کی منازل کی طرف لیکر جاتا ہے۔

10۔حقیقی روحانی مرشد جب ناسوت میں اپنا جسم اطہر چھوڑ کر دوسری دنیا میں منتقل ہوتا

ہے۔اس وقت سلسلہ کا حقیقی نور قابل انسان میں منتقل کر کے جاتا ہے۔ حقیقی مرشد کے جسم اطہر پر اللہ پاک وفرشتوں کی طرف سے مسلسل یصلی ورحمت ہوتی رہتی ہے۔اس لیے سال میں کم از کم ایک بار مرشد کے جسم اطہر پر لازمی حاضری دی جائے۔

روحانی دنیا میں مرشد کی بیوی کو بی بی جی یا محترمہ حضور صاحبہ کہا جاتا ہے اور مرشد کی اولاد کا درجہ ہمیشہ بڑا رہتا ہے کیونکہ مرشد جب کسی کو تعلیم دیتے ہیں تو اپنی اولاد کے وقت سے نکال کر مریدین کو تعلیم دیتے ہیں۔روحانی دنیا میں کسی کا جتنا بڑا درجہ ہو۔مرشد و مرشد کی اولاد کا ادب فرض رہتا ہے۔روحانی دنیا میں مرشد کی اولاد کو ہمیشہ شہزادہ صاحب اور بیٹیوں کو ہمیشہ شہزادی صاحبہ کہہ کر مخاطب کیا جاتا ہے۔

سپرنیچرل طاقتیں اور عرفان خودی / معرفت اللہ میں فرق

تمام روحانی طاقتیں ہمزاد دیو پری اور دوسری روحانی طاقتیں انسان کے نور وروشنی کے جسم کی چھپی ہوئی پرتیں ہیں۔

حقیقی روحانیت میں ان طاقتوں کوالگ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ان طاقتوں کو اپنے ہی اندر ڈی کوڈ کر کے تمام روشنی ونور کے اجسام اور روح کی طاقتوں کو اپنے اندر سماتے ہوئے۔ امر جو روحی پر ہوا۔ اس سے گزرتے ہوئے عین روحی میں جاتے ہیں۔ جہاں وحدت میں فنا فی اللہ اور احدیت میں بقاباللہ کا EXPERIENCE ہوتا ہے اور یہ سپریم چیز ہے۔

باقی معرفت میں یہ الفاظ وحدیت۔ احدیت۔ فنا فی اللہ۔ بقاباللہ ہم اپنے سمجھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ عین سپریم معرفت جو ثم استوی علی العرش سے پہلے کی معرفت ہے۔ اس معرفت میں کوئی لفظ نہیں۔ کوئی سوچ نہیں۔ کوئی خیال نہیں۔ لیکن پھر بھی سب کچھ خود بخود ہے۔ جس نے بھی یہ EXPERIENCE کیا وہی حقیقی مرد مومن ہے۔ عرفان خودی اور معرفت کے شعور میں ہر کام اللہ پاک کی رضا کے لیے ہو جاتا ہے۔ کھانا پینا سونا جاگنا سب اللہ کے لیے ہو جاتا ہے۔

بس اللہ۔ بس اللہ بس اللہ

ھووووووو

بس ھووووووو

عرفان خودی /معرفت اللہ

اور ٹیلی پیتھی و ہپناٹزم میں فرق

ہپناٹزم، ٹیلی پیتھی، مسمریزم میں شعور کو سلایا جاتا ہے۔جبکہ حقیقی روحانیت میں شعور کو جگا کر رکھا جاتا ہے کہ وہ حقیقی مشاہدہ وEXPERIENCE خود کرے۔

یعنی ہپناٹزم۔ٹیلی پیتھی۔مسمریزم میں نیندو خواب کی سی کیفیت پیدا کی جاتی ہے۔جبکہ حقیقی روحانیت میں نیندوخواب کی کیفیت کو توڑ کر حقیقت کا مشاہدہ و EXPERIENCEخود کیا جاتا ہے۔

فرمان علی علیہ السلام

از دیـــــــــــوان

حضرت علی علیہ السلام

دواءك فيك وما تشـــــعر

وداءك منك وما تبصر ــــــ

وتحب انك جرم صـــــغير

وفيك انطوى العالم الاكبر

وانت الكتاب المبين الذى

باحرفه يظهر المضـــــمر

فلا حاجـــــة لك فى خارج

يخبر عنك بما ســـــطر

تیری دوا تیرے اندر ہی ہے اور تجھ کو خبر نہیں اور تیری بیماری تجھ ہی سے پیدا ہوتی ہے اور تو دیکھتا نہیں۔

اور تو خیال کرتا ہے کہ ایک چھوٹا سا جسم ہے، حالانکہ تجھ میں عالم اکبر لپٹا ہوا ہے۔

تو تجھ کو خارج کی ضرورت نہیں ہے، جو تیرے متعلق لکھی ہوئی باتوں کی خبر دے۔

حصہ "ب"

سوالات وجوابات

سوال نمبر 1۔صرف یہ ہی مراقبہ کیوں کیا جائے اور کیوں نہیں؟ پہلے ایسا مراقبہ کسی کتاب میں کیوں نہیں لکھا؟ اور آپ نے روحانیت جاننے کے لئے جو روحانی سوالات پوچھے ہیں، انکا روحانیت سے کیا تعلق ہے؟

جواب: ایک تو یہ سب سے آسان مراقبہ ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جیسے ہم کوئی مراقبہ یا وظیفہ پڑھتے ہیں ایک انرجی اور وائبریشن ہمارے جسم میں پیدا ہوتی ہے۔ انرجی کو ہماری مٹی کے جسم میں مکمل جذب ہونا چاہیئے۔ جو دوسرے طریقوں سے نہیں ہوتی۔ آپ نے اکثر لوگوں سے سنا ہوگا کہ فلاں وظیفہ سے یا عمل سے انسان پاگل ہوگیا۔ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وظیفہ یا عمل یا کسی دوسرے مراقبوں میں انرجی نیچے سے اوپر لیکر جاتے ہیں۔ وہاں پرابلم یہ آتا ہے کہ ان طریقہ میں آخری پوائنٹ سر ہوتا ہے جبکہ سر میں پہلے ہی سے انرجی ہوتی ہے۔ جس سے پرابلم آجاتا ہے۔ لیکن اِس طریقہ میں انرجی سر سے نیچے کی طرف لاتے ہیں اور اپنی پوری توجہ اپنے پورے جسم یعنی سر سے لے کر پاؤں تک لے کر جاتے ہیں۔ جیسے پہلے سر، پھر گردن، پھر دایاں بازو، پھر بایاں بازو، پھر سینہ اور دل پھر پیٹ، پھر دائیں ٹانگ، پھر پیٹ کا سب سے نیچے والا حصہ، پھر بائیں ٹانگ، اس طرح انرجی پورے جسم میں برابر تقسیم ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں کوئی خطرہ اور ٹینشن نہیں ہوتی۔ ہماری اپنی روح ہماری رہبر بنتی ہے۔ لہذا یہ طریقہ سب سے آسان، پرفیکٹ اور ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ مراقبہ پہلے کسی کتاب میں کیوں نہیں لکھا گیا۔ سب سے پہلے یہ سمجھ لیں جیسے ہی یہ آیت مبارکہ اتری ہوگی:

و فی انفسیکم افلا تبصرون

اور خود تمہارے اندر۔ پھر تم دیکھتے کیوں نہیں۔

تو ظاہری بات ہے جیسے ہی یہ حکم آیا سب نے اپنے اندر دیکھا ہوگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے اندر دیکھنے سے مراد اپنے کردار کو دیکھنا ہے۔ لیکن کردار یا کوئی عمل اس وقت ہوتا ہے۔ جب ہمارے اندر روح ہوتی ہے۔ ہم زندہ ہوتے ہیں۔ سادہ سی بات ہے۔ آپ زندہ ہیں۔ آپ اپنے ہاتھوں کو اوپر نیچے دائیں بائیں اپنی مرضی سے حرکت دے سکتے ہیں لیکن آپ کا دل بھی دھڑک رہا ہے۔ جسکی حرکت پر آپکا کوئی ظاہری اختیار نہیں ہے۔ آپ اپنے دل کو اوپر نیچے دائیں بائیں حرکت نہیں دے سکتے ہیں لیکن دل دھڑک رہا ہے۔ کوئی طاقت کوئی انرجی آپکا دل ضرور دھڑکا رہی ہے۔ آپکے ناخن/ بال بڑھ جاتے ہیں۔ آپ انکو کاٹتے/ تراشتے ہیں۔ لیکن یہ پھر بڑھ جاتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی حکم دیا کہ میرے ناخن/ بال بڑھ جائیں۔ آپ تو الٹا انکو کاٹتے ہیں لیکن یہ بڑھ جاتے ہیں۔ ایسی کونسی طاقت یا نور وانرجی ہے جو آپکے اندر یہ کام کر رہی ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ میری روح یہ کام کر رہی ہے۔

لیکن کیا آپ پر آپکی روح ظاہر ہوئی؟ کیا آپکو اپنی روح کا مشاہدہ ہوا؟ کیا روح میں موجود علوم آپ پر ظاہر ہوئے؟ حوالہ سورت اعراف، سورت احزاب، سورت یسین۔

یاد رہے ایمان کی پرفیکشن (PERFECTION) تب ہوتی ہے۔ جب زبان سے اقرار کے بعد قلب یعنی مرکز عقل کے ساتھ اسکی تصدیق ہو۔ آپ کہہ تو رہے ہیں کہ میری روح ہے۔ یہ زبانی اقرار ہے۔ جب آپ پر آپکی روح ظاہر ہوگی۔ آپکو اپنی روح کا مشاہدہ ہوگا۔ تب یہ بات پرفیکشن (PERFECTION) میں آئے گی۔ ابھی اسکو سورت فاتحہ کی پہلی آیت میں ہی دیکھیں:

الحمد الله رب العالمين.

تمام تعریفیں ہیں اللہ کے لیے جو جہانوں کا رب ہے۔ جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (یہاں کافی لوگ لوگوں کو حمد کے معنی میں الجھا لیتے ہیں کہ تعریف تو ختم ہو جاتی ہے۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ لفظ الحمد ہے۔ تمام تعریفیں۔ یعنی ہر طرح کی تعریف اللہ کے لیے ہے۔ تو اللہ پاک کی تعریف ختم ہو ہی نہیں سکتی۔ ایسے ہی وہ رب کا ترجمہ پالنے والے کی بجائے زندگی دینے والا کہتے ہیں۔ اصل سوال تو یہ ہے کہ جہانوں کو زندگی یا پالا کیسے جا رہا ہے؟ کیا یہ مشاہدہ ہوا یا نہیں)۔

خیر ہم واپس اپنی بات کا تسلسل آگے بڑھاتے ہیں اللہ پاک تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں۔ آپکا مشاہدہ ہے کہ آپ کو رب کیسے پال رہا ہے۔ آپ کی بھوک کے لیے آپکو کھانا مہیا کیا جاتا ہے۔ پیاس کے لیے پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ سانس کے لیے ہوا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز ختم کر دی جائے۔ آپ مر جائے گے۔ ایسے ہی آپکا مشاہدہ ہے کہ درخت کو پانی دیا جاتا ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ/ ہوا دی جاتی ہے اور باقی کچھ چیزیں۔ اگر یہ نہ ہو تو پودے زندہ نہیں رہ سکتے ہیں۔ یہ تو ہو گیا آپکا ظاہری مشاہدہ۔ اب باطنی مشاہدہ یہ ہے کہ یہ چیزیں کیسے ورک کر رہی ہیں؟ اب ریت سورج چاند تارے یہ بھی جہانوں کے اندر آتے ہیں۔ انکو اللہ کیسے پال رہا ہے۔ کیا ہے آپکا مشاہدہ۔ اگر یہ مشاہدہ نہیں تو ابھی پرفیکشن (PERFECTION) نہیں ہوئی۔۔ ایمان کی پرفیکشن (PERFECTION) کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اندر ہی جایا جائے۔ اب اسکو سورت بقرہ کی پہلی آیت مبارکہ میں ہی دیکھ لیں۔

الم۔ (یہاں بھی مختلف لوگ مختلف تشریحات کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو الم کی تشریح

کرے۔اس سے کھیعص ،حمعسق،ق، ن کی بھی تشریح پوچھنی چاہیے۔تا کہ حقیقت واضح ہو۔

الم. وہ کتاب ہے جس میں شک نہیں۔متقیوں کو ہدایت دیتی ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔اب اگر کسی انسان سے پوچھا جائے کہ غیبوں میں پہلا غیب کیا ہے؟ عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ اللہ پاک غیب ہیں۔فرشتے غیب ہیں۔جنت دوزخ۔حوریں غیب ہیں لیکن آپ جسمانی طور پر موجود ہیں۔آپ اپنے ہاتھوں کو اوپر، نیچے، دائیں، بائیں حرکت دے سکتے ہیں لیکن آپکا دل دھڑک رہا ہے۔کیا آپ اپنے دل کو اوپر، نیچے، دائیں، بائیں حرکت دے سکتے ہیں؟ جواب ہے نہیں۔لیکن کوئی طاقت آپکے اندر یہ کام کر رہی ہے۔کیا وہ طاقت/نور/انرجی۔روح آپ پر غیب نہیں؟ کیا آپ پر وہ نور۔روح/ انرجی ظاہر ہوئی۔کیا اسکا مشاہدہ ہوا؟ اکثر جواب ہوتا ہے، نہیں۔تو حرکت نزول کے آخر اور حرکت صعود کے شروع میں آپ خود پر خود غیب نہیں۔اس لیے اپنے آپکو پہچاننے کے لیے آپکو اپنے ہی اندر جانا ہوگا۔جتنا گہرائی میں اپنے اندر جائیں گے اتنا ہی کمال ہوتا جائے گا۔ اب رہا سوال کہ کتابوں میں کیوں نہیں لکھا گیا؟ اس کی وجہ صحیح بخاری حدیث نمبر 120 میں بتائی گئی ہے۔

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے مجھے دو علم ملے۔ایک میں نے ظاہر کیا۔دوسرا علم ظاہر نہیں کیا۔اگر دوسرا علم۔ظاہر کروں تو تم لوگ میرا گلہ کاٹ دو۔

لیکن قرآن پاک میں اس علم کا ذکر دو بار بڑی وضاحت کے ساتھ آیا ہے۔ایک بار حضرت سلیمانؑ جب تخت بلقیس لانے کا کہتے ہیں اور ایک کتاب کے علم والا شخص اس تخت کو پلک جھپکنے سے پہلے لا دیتا ہے۔دوسری بار جب حضرت موسیٰؑ علم لدنا سیکھنے کے لیے اس شخص کے پاس

جاتے ہیں۔ لیکن شرائط پوری نہیں کر پاتے اور علم سیکھے بغیر واپس آ جاتے ہیں۔ حوالہ سورت کہف۔

لیکن جیسا کہ میں نے شروع میں لکھا ولیوں نے ضرور لکھا ہے کہ جیسے بابا بلھے شاہ رح نے کہا:

آسمانیاں اڑدیاں پھڑداجیہڑا گھر بیٹھا انہوں پھڑا ای نہیں۔

یعنی اللہ کو آسمان میں تو ڈھونڈ رہے ہو۔ اسکا نور جو تمہارے اندر کام کر رہا ہے۔ اسکو نہیں ڈھونڈ رہے۔ ایسے جناب سلطان باہو رح نے لکھا:

اے تن تیرا رب سچے دا حجرہ۔ اندر پا فقیرا جھاتی ہو۔

یعنی تمہارا یہ جسم رب کا حجرہ یعنی گھر ہے اسکے اندر دیکھو۔

جناب میراں جی رح کہتے ہیں:

ہر کی گھٹڑی لعل ہے۔

یعنی ہر ایک کے اندر جو ہر حیات یعنی روح ہے جو اپنے مین سورس روحی سے الگ ہوئی ہے۔

اور دادا حضور حضرت پیر سید محمد صدیق شاہ رح نے فرمایا:

انسان کو اپنی پہچان کرنی چاہیے کہ وہ مادی وجود نہیں بلکہ مادی وجود کو چلانے والا ہے۔

مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی اپنے اندر دیکھنے اور اپنے اندر جا کر اپنی روح کی کھوج لگانے سے لوگ کیوں ڈرتے ہیں؟ ہر انسان کو اپنے اندر جانا چاہیئے اور اپنی کھوج کرنی چاہیئے۔ اب رہ گئی

بات روحانی سوالوں کی۔ اگر آپ سے کوئی پوچھے دو جمع دو کتنے ہوتے ہیں۔ آپ فوراً جواب دیں گے چار۔ کیوں؟ اس لیے کہ آپکو پتہ ہے۔ یہ روحانی سوال حقیقت میں روحانی سفر کی دستاویز ہیں۔ جس نے بھی اپنا روحانی سفر مکمل کیا ہے۔ وہ انکے جواب جانتا ہے اور جو علم کاپی کر کے یا عوام کو بے وقوف بنا کر بیٹھا ہے۔ اسے ان سوالوں کے جواب نہیں آتے اور موجودہ دور میں 99٪ لوگ کاپی والے اور جعلی پکھنڈی بیٹھے ہوئے ہیں اور بجائے اپنے سٹوڈنٹس کو سوالوں کے جواب دینے اور سمجھانے کے وہ آئیں بائیں شائیں باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ ہمیں بہت سے گدی نشینوں، پیروں اور نام نہاد روحانی لوگوں کے ان سوالوں کے جواب جاننے کیلئے کئی فون آئے۔ اگر آپ ان روحانی سوالوں کو پڑھیں تو واضح ہوگا۔ یہ روحانی سوال حقیقی غوث۔ قطب۔ قلندر۔ ابدال۔ اوتاد۔ اور چند سوال قائم مقام شعور اور لیول کے ہیں۔ اکثر لوگ میرے ہی سٹوڈنٹس سے ان سوالوں کے جواب پوچھ رہے ہوتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کیا دو سالوں میں انکے جواب نہیں ملے۔ او بھائی۔ ہمارے سوال بھی مکمل ہیں اور انکے جواب بھی۔ اب آپ کو یا جس سے آپ روحانی تعلیم لے رہے ہیں اسکو انکے جواب دینے ہیں۔ کچھ لوگ عجیب منطق سے جواب دیتے ہیں کہ زیادہ علم شیطان کے پاس تھا۔ یہ بات غلط ہے۔ اگر شیطان کے پاس مکمل علم ہوتا تو سمجھ جاتا کہ مٹی کے وجود میں کوئی خاص چیز آئی تبھی اس مٹی کے وجود میں حرکت ہوئی۔ اور اللہ پاک نے واضح کہا ہے کہ اللہ علم والوں کے درجات بلند کرتا ہے۔ سورت انبیا کی آیت نمبر تیس کو ہی لے لیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ زمین اور آسمان ملے ہوئے تھے۔ ہم نے انکو الگ الگ کیا۔ اب اللہ کا ہر کام ایک حکمت سے ہوتا ہے۔

اللہ پاک نے جب زمین و آسمان ملا کر بنائے تھے تو پکی بات ہے کوئی حکمت ہوگی۔ اب

جس بھی انسان کا حقیقی EXPERIENCE ہے کہ وہ تمام تخلیقات سے پہلے اللہ پاک کے حقیقی نور سے منور ہوا ہے وہ۔ فوراً بتا دے گا کہ زمین و آسمان کو ملا کر بنانے کی یہ حکمت تھی۔ اور جس انسان کو EXPERIENCE ہی نہیں ہوا۔ وہ کیا خاک بتائے گا۔ جیسا کہ میں بار بار کہ رہا ہوں۔ آپکو پتہ ہے کہ دو جمع دو چار ہوتے ہیں۔ ایسے ہی حقیقی روحانی بندوں کو اللہ پاک کی حقیقی معرفت ملی ہوتی ہے۔ وہ بتا دیتے ہیں۔ اب جسکو معرفت ملی ہی نہیں یا جسے حقیقی EXPERIENCE ہوا ہی نہیں۔ وہ کیا خاک بتائے گا۔

یہ سوال سچ کو جاننے کی کسوٹی ہیں۔ اور یہ تمام سوالات ایک حقیقی فنا فی اللہ اور بقا با اللہ ہو کر عالم باہوت میں قائم ہونے کے روحانی سفر کی روحانی دستاویز ہے۔ اور ان سوالوں کے جواب وہی انسان دے سکتا ہے۔ جو حقیقی طور پر آپ ص اور اللہ کے نور سے منور ہو کر فنا فی اللہ اور بقا با اللہ کے مقام پر فائز ہوا ہے۔ اور جو حقیقی نور سے منور نہیں ہے وہ جواب نہیں دے سکیں گے۔

یہاں کچھ لوگ زمین و آسمان ملا کر بنانے کا یہ مفہوم لیتے ہیں کہ زمین و آسمان بند تھے اور وضاحت کرتے ہیں کہ آسمان کے بند ہونے سے مراد یہ تھی کہ آسمان بارش نہیں برساتا تھا اور زمین پر بارش نہیں ہوتی تھی۔ لیکن یہ مفہوم اس لحاظ سے درست نہیں کہ بارش تو چاند سورج پر نہیں ہوتی۔ بادل تو بہت نیچے ہیں۔ سورج و چاند اور دیگر ستارے و سیارے کیسے بند تھے۔

اگر گفتگو کے لیے انکی بات مان بھی لی جائے۔ سوال پھر بھی قائم رہتا ہے کہ زمین و آسمان کو بند کر کے۔ بنانے میں حکمت کیا تھی۔ کوئی نہ کوئی حکمت تھی۔ یہ پوچھا گیا ہے۔

اب جو روحانی علوم کا حقیقی وارث ہے اسے پتہ ہے۔ جو جعلی پکھنڈی نام نہاد دعوی کرنے

والا ہے۔ اسے اس حکمت کا نہیں پتہ۔ لوگ سو دلیلیں لائیں گے کہ عشق میں یہ ہے۔ وہ ہے۔ علم سے بس کرنا۔ لیکن جواب نہیں دیں گے۔ کیوں جواب نہیں دیں گے۔ کیونکہ انکو کبھی حقیقی EXPERIENCE ہوا ہی نہیں۔ جب حقیقی EXPERIENCE نہیں ہوا تو وہ جواب دینے سے قاصر ہیں۔

ایسے ہی باقی سوال حقیقی روحانی علم کو پرکھنے کی کسوٹی ہیں۔

یہ روحانی سوالات اللہ پاک۔ آپ ﷺ اور روحانی ہستیوں کے حکم پر لکھے گئے ہیں۔ تاکہ کوئی بھی جعلی پکھنڈی عالم/ پیر/ روحانی انسان ہونے کا دعوی کرے تو اسکو ان سوالوں کے ساتھ پرکھا جائے جس کی جہاں تک رسائی ہوگی۔ وہاں تک جواب دے دے گا اور جسکی رسائی نہیں ہوگی وہ جواب دینے سے قاصر رہے گا۔

سوال نمبر 2۔ کیا یہ طریقہ اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

جواب۔ جو طریقہ آپکو اللہ پاک تک لیکر جائے۔ آپکے نزدیک وہ اسلامی ہوگا یا غیر اسلامی؟ جواب ہے اسلامی۔ یہ طریقہ بالکل اسلامی ہے اس طریقہ کار میں ہم اللہ پاک کے حکم جو سورۃ الذٰریٰت آیت نمبر 21 **وفی انفسکم افلا تبصرون** - اور خود تمہارے اندر تو تم دیکھتے کیوں نہیں؟ اللہ پاک کے اس حکم کی تکمیل کی جاتی ہے۔ ایک اور بات انسان کی روح اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟ جواب ہے روح ہمیشہ اسلامی ہے کیونکہ وہ خدا کی پیدا کردہ ہے۔ باقی لوگوں نے مٹی کے جسم کے تحت کیا سے کیا مسئلے بنا لیے۔ جیسے ہی روح مٹی کے جسم سے الگ ہوتی ہے اسے پتہ چل جاتا ہے کہ مجھے بنانے والا کون ہے؟ اور یہ سچ ہے کہ ہر چیز کا خالق و مالک صرف اور صرف اللہ ہے اس طریقہ کار میں مٹی کے جسم میں ہی رہتے ہوئے انسان اس بات کا

مشاہدہ کرلیتا ہے کہ مجھے اور کائنات کو بنانے والا کون ہے؟ انسان کو جواب مل جاتا ہے کہ ہر چیز کا خالق اللہ پاک ہے لہذا یہ طریقہ بالکل اسلامی ہے۔

سوال نمبر 3۔ کیا یہ مراقبہ درد اور بیماریوں کو ختم کرتا ہے اور ختم کرتا ہے تو کیسے؟

جواب: جی بالکل یہ مراقبہ آپکی تمام دردوں اور بیماریوں کو ختم کرسکتا ہے۔ روحانی نقطہ نظر سے بیماری یا درد آتا ہی تب ہے جب جسم کے اس حصہ میں انرجی نہیں جاتی اور انرجی کتنی ہی وجہ سے بلاک ہوجاتی ہے، جیسے خیالات کی یلغار کسی نیگٹو انرجی سے۔ جب ہم اپنا دھیان اس درد یا بیماری کی طرف لیکر جاتے ہیں تو انرجی اس مقام تک جاتی ہے۔ جس سے درد ختم ہوجاتا ہے۔ اور مسلسل توجہ سے پرانی بیماریاں بھی ختم ہوجاتی ہیں۔ جیسے کہ آپکے سامنے الیکٹرک پنکھے کی مثال موجود ہے اگر اسے کرنٹ کم ملے تو وہ کم چلتا ہے۔ اگر اسے کرنٹ پورا ملے تو وہ ٹھیک چلتا ہے، اگر کرنٹ نہ ملے تو پنکھا حرکت نہیں کرتا ہے۔ آپ جتنی ادویات لیتے ہیں وہ آپکے خون میں شامل ہوکر مطلوبہ مقام تک جاکر آپکی بیماری ٹھیک کرتی ہیں۔ اگر انسان اپنی توجہ درد کے مقام پر رکھے تو درد ختم ہوجاتا ہے۔ جیسے سائنس مائنڈ پاور کہتی ہے ایک بات ذہن میں رکھیں! جب تک آپ مکمل ماسٹر نہ بن جائیں فوری دوائی بھی لیں کیونکہ ہمارے ہاں اکثر لوگ ماسٹر بنے بغیر ہی دوائی نہیں لیتے جو غلط ہے۔ شروع میں دونوں چیزوں دوائی اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ دوائی کی ضرورت نہیں رہتی آپکو ہر صورت اپنے جسم میں انرجی پوری رکھنی ہے تبھی آپ صحت مند رہے گے۔

سوال نمبر 4۔ مراقبہ کام کیسے کرتا ہے؟

جواب۔ آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ اگر آپکا ڈی این اے اور آپکے آباؤ اجداد کا ڈی این

اے لیا جائے تو وہ میچ ہوتا ہے۔ اگر وہ ڈی این اے آپ تک پہنچا ہے اس کے ساتھ ساتھ وراثتی بیماریاں بھی آپ کو منتقل ہوتی ہیں۔ اگر خاندان میں کوئی بیماری نہیں تو آپکو بھی منتقل نہیں ہوتی۔ لیکن خیالات اور سوچ جو ڈی این اے میں ہے وہ آپکو ضرور منتقل ہوتی ہے اصل میں انسان اپنے آباؤ اجداد کی کاپی ہی ہے۔ اسکے بعد جب انسان آنکھ کھولتا ہے تو وہ خیالات بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پھر ہم خود خیالات کو اپناتے رہتے ہیں۔ دیکھیں جب آپ چھوٹے تھے کتنے خوش تھے ابھی بھی آپ کبھی نہ کبھی چھوٹا بچہ بننا چاہتے ہیں ایسا کیوں؟ اس لیے کہ اس وقت خیالات کی یلغار کم تھی۔ لیکن وہ تمام یادیں خیالات آپکے ایموشنل جسم اور مینٹل جسم میں چلے گئے۔ جس سے انرجی کے بہاؤ میں رکاوٹ آ گئی۔ اب جب آپ یہ مراقبہ کرتے ہیں انرجی آہستہ آہستہ درست ہونے لگتی ہے اور آپکے ڈی این اے ایموشنل اور مینٹل جسموں (جو روشنی سے ہی بنے ہیں) سے تمام بیماریوں کو خارج کر دیتی ہے اور آپ بہت سکون محسوس کرتے ہیں۔ کبھی کبھی جب یہ بیماریاں نکلتی ہیں تو ہمیں درد بھی ہوتا ہے، جسکا علاج مزید مراقبہ ہے۔ جس سے آپکو مزید انرجی ملے اور اندرونی صفائی ہو۔ جب تمام روگ، بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں تو ہم ایک الگ سکون محسوس کرتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ انرجی ہمیں ہمارے دوسروں جسموں تک لیکر جاتی ہے۔ ایک وقت ایسا آتا ہے جب روح کی پوری حقیقت ہم پر واضح ہو جاتی ہے اور روح میں موجود تمام علوم اور انوار ہم پر کھل جاتے ہیں۔

سوال نمبر 5۔ اس مراقبہ میں کوئی ظاہری وظیفہ شامل ہے؟ یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: ظاہری طور پر اس مراقبہ میں کوئی وظیفہ یا پڑھائی شامل نہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ مراقبہ آپکے تمام جسم کے وظیفہ اور پڑھائی سے جڑا ہوا ہے۔ آپکے سامنے ہے کہ لوگ ظاہری

وظیفے اور پڑھائی کرتے ہیں لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ ہر وقت ظاہری تسبیح بھی کرتے ہیں لیکن پھر بھی گناہ کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ چیز انکی روح پر اثر نہیں کرتی آپ اس مراقبہ کی گہرائی میں جائیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ آپکے تمام جسم مٹی سے لیکر روح تک پہلے ہی اللہ پاک کی تسبیح اور حمد کر رہے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں بھی لکھا ہے کہ: **ہر چیز اس مالک کی تسبیح کرتی ہے۔** اس طرح انسان پر یہ راز کھل سکتا ہے کہ وہ تو سارے کا سارا پہلے ہی اللہ پاک کی حمد کر رہا ہے۔ یعنی اس مراقبہ میں روح کا وظیفہ شامل ہے۔

سوال نمبر 6۔ کیا یہ مراقبہ خود کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور خود کیا جا سکتا ہے تو پھر روحانی استاد کی ضرورت کیوں ہے؟

جواب: جی ہاں، یہ مراقبہ خود کیا جا سکتا ہے بہتر طریقہ یہ ہے کہ موبائل میں الارم لگا لیا جائے کم از کم بیس منٹ کے لیے اگر دونوں سیشن بیس منٹس سے پہلے مکمل ہو جائیں تو تیسرا سیشن کر لیا جائے اور انسان دوسرے یا تیسرے سیشن پر ہو اور سیشن مکمل نہ ہو تو الارم بند کر کے سیشن پورا کرنا چاہیے۔ بہتر ہے کہ سیشن مکمل پاؤں تک کیا جائے۔ سیشن کو پاؤں سے پہلے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ لیکن روحانی استاد کی ضرورت اس لیے ہوتی ہے کہ وہ گائیڈ کر سکے۔ روحانی استاد کے پاس روحانی پاور بھی ہوتی ہے۔ جب روحانی استاد کے ساتھ مراقبہ کیا جاتا ہے تو مراقبہ کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ روحانی استاد ڈائریکٹ انرجی روشنی کے جسم میں منتقل کر دیتا ہے اور کیونکہ وہ یونیورسل انرجی ہوتی ہے۔ اسکا کوئی سائیڈ افیکٹ نہیں ہوتا ہے۔ اس لیے تمام دوست یہ مراقبہ خود بھی کریں اور جب کلاس ہو تب لازمی کلاس کے ساتھ کریں۔ کلاس تین حصوں پر مشتمل ہو گی۔ انر مراقبہ، پھر چکراز اور روشنی کے جسموں کی صفائی تب دوبارہ مراقبہ کیا جائے گا اس سے مراقبہ

کی طاقت بہت بڑھ جاتی ہے۔

سوال نمبر 7۔اس مراقبہ کو کس وقت کیا جائے اور کوئی پرہیز وغیرہ بھی ہے کہ نہیں؟

جواب۔اس مراقبہ کو کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔لیکن صبح فجر کے بعد اور شام کو سوتے وقت زیادہ اچھا وقت ہے۔اس مراقبہ میں کسی قسم کو کوئی پرہیز نہیں لیکن اخلاقی اصولوں کی پاسداری کی جائے اور کمر کو سیدھا رکھا جائے تا کہ زیادہ اچھے رزلٹ ملیں۔

سوال نمبر 8۔اس مراقبہ سے جادو جنات تعویزات کے اثر کا کیسے پتہ لگتا ہے؟

جواب۔اس مراقبہ میں روحانی ہستی کا زندہ فیض شامل ہے جیسے ہی آپ سیشن پورا کرتے ہیں اگر صرف سر بھاری ہے تو سادہ جادو ہے،اگر سر کے ساتھ پورا جسم بھاری ہے تو کالا جادو ہے،اگر کسی ایک جگہ درد ہوا ہے تو تعویزات کا اثر ہے،اگر پورا جسم درد کرتا ہے تو تمام چیزوں کے اثرات ہیں۔اگر دائیں ٹانگ یا پاؤں سو گیا ہے تو سورج نالی میں پرابلم ہے۔انسان کو بلڈ پریشر ہائی اور ایسی دیگر بیماریاں ہیں،اگر بایاں پاؤں سو گیا ہے تو انسان کی چاند نالی میں پرابلم ہوتا ہے بلڈ پریشر لو رہنے کی نشانی ہے،اگر دونوں ٹانگیں سو گئی ہیں تو دونوں نالیوں میں پرابلم ہے۔اگر پورا جسم تھکا ہوا محسوس ہو رہا ہے تو کوئی پرانی ایک یا مختلف بیماریوں کی نشانی ہے۔میں نے یہ مراقبہ ایک زندہ کرامت کی طرح کر دیا ہے۔اکثر لوگ لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے کسی بچے اور خود پر حاضری کا ڈھونگ کرتے ہیں کہ اس بچہ یا مجھ میں حاضری ہو گئی ہے اور عوام بے وقوفوں کی طرح مان لیتی ہے اور وہ لوگ بھی گپیں چھوڑتے رہتے ہیں۔کبھی کوئی ان سے پوچھ لے جناب حاضری صاحب میری جیب میں کتنے پیسے ہیں تو انکا جھوٹ اسی وقت پکڑا جائے۔لیکن پہلے اپنا راز یعنی اپنے پیسوں کے بارے کبھی کسی سے بات نہ کرے اور اپنے پیسے

مختلف جیبوں میں رکھے اور کسی اور کی باتوں میں نہ آئے کیونکہ اکثر ان فراڈیوں کے اپنے بندے ہوتے ہیں۔اسی طرح کوئی کپڑا ناپتا ہے اور ناپ میں کمی بیشی کر کے عوام کو بے وقوف بنا تا ہے۔اور کوئی جوتا سونگھ کر عوام کو الو بنا رہا ہے۔اس مراقبہ میں ایسا نہیں ہے۔اس مراقبہ میں انسان خود محسوس کرتا ہے کہ اس پر کس قسم کے اثرات ہیں۔اس لیے یہ مراقبہ ایک زندہ کرامت بن جاتا ہے۔جو شخص بھی اپنے اوپر جادو، جنات، تعویز، بیماری دیکھنا چاہتا ہے، یہ مراقبہ کرے اسے خود محسوس ہو جائے گا۔ پھر آہستہ آہستہ مسلسل مراقبہ کرنے سے وہ اثرات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔آپکے صحت مند ہونے کی نشانی یہ ہے کہ آپکا جسم اس مراقبہ کے بعد ہلکا اور پرسکون ہونا چاہیے اور یہ کوئی یوگا نہیں مراقبہ ہے۔اپنے اندر اپنی روح کو پانے کا مراقبہ۔ایک امرت! ایسا امرت جس کی کوئی مثال نہیں ہے جو پیئے گا، وہ ہی جانے گا۔

سوال نمبر 9۔کیا یہ مراقبہ کرنے سے ثواب ملتا ہے۔جب ہم نماز پڑھ رہے ہیں یا صلوٰۃ قائم کر رہے ہیں تو یہ مراقبہ کیوں کریں؟

جواب۔یاد رکھیں! اللہ پاک کا ہر حکم ماننا ہم پر فرض ہے۔اللہ پاک نے **سورۃ الذاریات آیت نمبر اکیس** میں حکم دیا ہے کہ: **خود تمہارے اندر، پھر تم دیکھتے کیوں نہیں۔** غور کریں، غور کریں! اپنے اندر دیکھنے کا حکم ہے۔اب آپکے سامنے قرآن پاک کی آیت واضح لکھی ہوئی ہے کہ اپنے اندر دیکھنا اللہ پاک کا حکم ہے۔تو جیسے ہی ہم اپنے اندر دیکھنا شروع کرتے ہیں، ہمیں ثواب ملتا ہے، اللہ پاک کی رضا ملتی ہے، جیسے صلوٰۃ قائم کرنے کا حکم ہے ایسے ہی اپنے اندر دیکھنے کا حکم ہے۔جیسے جیسے ہم اپنے اندر دیکھتے جاتے ہیں۔ہم اپنی روح کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔آگے بھی آپکو بتایا گیا ہے روح کے اندر پہلے ہی تمام علوم موجود ہیں۔روح اللہ

پاک کی آواز سن چکی ہے، اللہ پاک سے ہم کلام ہو چکی ہے۔

آیت نمبر 172 تا 176 سورت اعراف۔

جناب سلطان باہو کا بھی ایک شعر

اے تن تیرا رب سچے دا حجرہ تے پا فقیرا جھاتی ھو

نہ کر منت توں خواجہ خضر دی تے تیرے اندر آب حیاتی ھو

اب آپ کے سامنے قرآن پاک سے حوالہ جات لکھے ہوئے ہیں، لوگ طرح طرح کے شکوک میں ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ آج تک روحانیت کا علم انکے سامنے اتنے آسان طریقہ سے پیش نہیں کیا گیا۔ اکثر نام نہاد پیروں نے جعلی قصے کہانیاں سنائیں ہیں اور عوام کے سامنے جنہوں نے روحانیت کا کچھ علم پیش بھی کیا وہ بھی انتہائی مشکل طریقہ سے تاکہ اکثریت کچھ حاصل ہی نہ کر سکے۔ اب اس علم کو صحیح بنیادوں پر عوام کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس لیے ذہنوں میں سوالوں کا آنا ایک قدرتی عمل ہے۔ لیکن آپکے سامنے تمام بات حوالوں کے ساتھ لکھی ہوئی ہے۔ آگے اس بات کو ماننا یا نہ ماننا آپکا حق ہے۔ لیکن یاد رکھیں! امرت آپکے اندر ہی ہے۔ آپکی روح ہی امرت ہے، اگر آپ اپنے اندر نہیں جائیں گے وہ امرت کیسے پئیں گے؟ جو امرت پینا چاہتا ہے وہ اپنے اندر جائے! جو نہیں چاہتا اسکی اپنی مرضی ہے۔ جیسے جیسے انسان اپنے اندر دیکھتا جاتا ہے، پردے ہٹتے جاتے ہیں بیماریاں، پریشانیاں ختم ہوتی جاتی ہیں، وہ سکون ملتا ہے جو باتوں سے نہیں ملتا۔ جو یہ امرت پیئے گا وہ ہی جانے گا اللہ پاک کا حکم ماننا فرض ہے۔ کیوں کہ اس مراقبہ میں اللہ پاک کا حکم مانا جا رہا ہے لہذا اس مراقبہ سے ثواب بھی ضرور ملتا ہے۔ نماز وصلوٰۃ کے ساتھ یہ مراقبہ کرنا یعنی اپنے اندر دیکھنا بھی چاہیے۔

سوال نمبر 10۔ اس مراقبہ کے کتنے مدارج ہیں اور کب مکمل ہوتا ہے؟

جواب۔ انسانی جسم کو دو چیزیں مل کر چلا رہی ہیں، روح اور ذہن۔ روح اصل مالک ہے اور مائنڈ روح کے تابع ہے لیکن حیران کن طور پر مائنڈ مالک بن گیا ہے۔ سو طرح کے وسوسے خیالات کی یلغار گھیرا کیے ہوئے ہے۔ ایک منٹ بھی مائنڈ کو سکون نہیں۔ آپ کبھی غور کریں ۔کبھی کوئی خیال اور کبھی کوئی خیال فوراً آپکو آئے گا۔ ذہن آپکو کبھی ماضی جو گزر چکا اور مستقبل جو ابھی آیا ہی نہیں میں لیکر جائے گا۔ آپکو حال میں نہیں رہنے دیتا۔ اس لئے بار بار تکرار سے مائنڈ اپنی طاقت کھو دیتا ہے۔ اس مراقبہ میں مدارج اس لیے نہیں بتائے جاتے کہ کہیں مائنڈ اس میں بھی خیالات کے رنگ نہ بھر دے۔ مختصر بتایا جا رہا ہے آپ کے اندر ڈی این اے ہے اور یہ ڈی این اے آپکو نسل در نسل منتقل ہو رہا ہے۔ اس ڈی این اے میں وراثتی بیماریاں بھی شامل ہیں۔ اسی طرح آپکی اپنی سوچیں، بیماریاں بھی شامل ہیں۔ ایک خیالات کی یلغار ہے۔

جب مراقبہ شروع کیا جاتا ہے، آپکے مٹی اور روشنی کے جسموں سے یہ تمام بیماریاں، خیالات، پریشانیاں آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہیں۔ پھر انسان کو سکون سا ملنے لگتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ ہلکی ہلکی روشنیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ جب یہ روشنیاں نور بن جاتی ہیں، ایک بہت اعلیٰ سکون کی کیفیت ملتی ہے۔ اسکے بعد آپکی تیسری آنکھ جو روح کی آنکھ ہے کام کرنا شروع کرتی ہے اور آپ پر تمام راز کھلتے جاتے ہیں۔ کیوں کہ روح کو پتہ ہے وہ اس جسم میں آنے سے پہلے کہاں تھی؟ کیا کرتی تھی؟ کس چیز سے اور کیسے بنی؟ کیسے تمام سفر کیا؟ تمام سفر کے بعد روح اس قابل ہو جاتی ہے کہ اللہ پاک کو پالے۔ کون یہ منازل جلد کرتا ہے اسکا فیصلہ انسان کے اندر گندگی اور بیماریوں کے دور ہونے اور محنت پر ہے۔ ہر نیکی اور اچھا کام آپکی محنت اس عمل میں

آپکی مدد کرتی ہیں۔

سوال نمبر 11۔روحانی پرواز کیا ہے اور کیا اس مراقبہ سے روحانی پرواز ممکن ہے؟

جواب: ہم سب ہی روزانہ روحانی پرواز کرتے ہیں لیکن یہ پرواز لاشعوری یعنی ہماری مرضی کے بغیر ہوتی ہے۔اسکی مثال سمجھیں! جب آپ سونے کے لیے لیٹتے ہیں تو آپ کو فوراً نیند نہیں آتی۔ اس وقت آپکو اپنے مٹی کے جسم کی ہوش ہوتی ہے۔آپ جان رہے ہوتے ہیں کہ میرا مٹی کا جسم یہاں ہے۔لیکن غیر ارادی یہاں آپکو یاد نہیں رہتا اور آپ سو جاتے ہیں۔یعنی نیند آپکی مرضی سے نہیں آتی۔آپ اپنے مٹی کے جسم سے غافل ہو جاتے ہیں، آپ بھول جاتے ہیں کہ آپ کہاں پر ہیں۔ نیند آتی ہی تب ہے جب ہماری روح یا روشنی کا جسم، مٹی کے جسم سے عارضی طور پر اپنا تعلق منقطع کر لیتا ہے۔نیند کے دوران روشنی کا جسم آزاد ہو جاتا ہے اور حرکت کرتا ہے۔اس دوران ایک انرجی کی تار سے (یہ انرجی کی تار کسی بھی چیز سے ٹوٹ نہیں سکتی) چکراز میں صرف اتنی روشنی بہتی ہے جس سے آپکا مٹی کا جسم قائم رہے۔اب آپ جب خواب دیکھتے ہیں تو کبھی خواب کے دوران آپکو یہ خیال نہیں رہتا کہ یہ بات یا خواب جھوٹا ہے۔میں تو اپنے بیڈ پر ہوں یعنی آپ اس وقت اپنے مٹی کے جسم کو بھولے ہوئے ہوتے ہیں (نیند اور موت میں یہ فرق ہے کہ نیند میں ہمارا روشنی کا جسم، چکراز جو انرجی سنٹرز ہیں، کی وجہ سے مٹی کے جسم کے ساتھ تعلق بنائے رکھتا ہے۔جبکہ موت میں یہ چکراز ختم ہو جاتے ہیں اور روشنی کے جسم کا مکمل تعلق مٹی کے جسم سے ٹوٹ جاتا ہے)۔روشنی کے جسم کی ذمہ داری ہے کہ وہ مٹی کے جسم کو زندہ بھی رکھے اگر مٹی کے جسم کو کوئی پرابلم ہوتا ہے تو بعض دفعہ روشنی کا جسم مٹی کے جسم کی طرف برقی رو یا کرنٹ یا انرجی زیادہ بھیجتا ہے، جس سے ہمیں خواب کا کچھ حصہ یاد رہتا ہے جو انفارمیشن

روشنی کے جسم سے مٹی کے جسم کو بھیجی گئی ہوتی ہے۔ ہمارا دماغ اس انفارمیشن کو نہیں سمجھتا کیوں کہ وہ وہاں ہوتا ہی نہیں، اس لیے دماغ اس انفارمیشن کو اپنے طور پر بیان کرتا ہے اور ایک وقت جو عام طور پر صبح کا وقت ہوتا ہے۔ دوبارہ روشنی کا جسم مٹی کے جسم میں مکمل آ جاتا ہے اور ہمیں اپنی مٹی کے جسم کا خیال آتا ہے کہ ہم اپنے بیڈ پر موجود ہیں۔ اب ہم اپنے مٹی کے جسم کو حرکت دیتے ہیں اگر مٹی کے جسم سے نکلنا اور واپس آنا اپنی مرضی سے ہو جائے تو اسے ہم **روحانی پرواز کہتے** ہیں۔ اس مراقبہ میں مسلسل محنت سے ہم اس قابل ہو جاتے ہیں کہ اپنی مرضی سے جسم کو چھوڑیں اور واپس آ جائیں اس مراقبہ سے بالکل ہم روحانی پرواز کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر 12۔ کوئی بندہ روحانی ہے یا نہیں یہ کیسے پتہ چلے گا؟

جواب: روحانی بندے کی پہلی نشانی اسکی تمام باتیں روحانی ہونگی۔ یعنی وہ صرف روح اور اللہ کی ہی باتیں کرے گا۔ لیکن ہمارے ہاں پرابلم یہ ہے کہ اکثر لوگ صرف باتوں تک محدود ہوتے ہیں۔ روحانی بندہ اللہ پاک کا دوست ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے اپنے دوست کی نشانی بتائی ہے کہ اسے غم اور خوف نہیں ہوتا ہے۔

اب ہر بندہ اپنا تجزیہ کر لے کہ اگر اسے غم اور خوف ہے تو وہ اللہ پاک کا دوست نہیں اور جنت میں تو اللہ پاک کے صرف دوست ہی جا سکتے ہیں۔ کسی بھی صورت اللہ پاک کا کوئی دشمن جنت میں نہیں جا سکتا ہے۔ یہاں اکثر نام نہاد پیر اور عامل خود بیمار اور دوائیاں کھاتے ہیں اور اپنے مریدوں کو تعویز پر تعویز دیتے ہیں اور اکثر عوام بھی نہیں سوچتی کہ جو خود اپنے تعویز سے ٹھیک نہ ہوا ہمیں کیا خاک ٹھیک کرے گا؟ ایک بھیڑ چال لگی ہوئی ہے۔

اصل روحانی بندہ تمام بیماریوں اور پریشانیوں سے آزاد ہوتا ہے کیوں کہ بیماری لگتی ہی تب

ہے جب جسم کے مطلوبہ حصہ میں روح کی طرف سے کرنٹ یا برقی رو کم بہتی ہے۔ آپ وہ کرنٹ اور برقی رو پوری کر دیں، بیماری ختم ہو جائے گی۔ اگر کسی وجہ سے اصل روحانی بندہ کی برقی رو کم ہو جائے تو وہ خود کو ٹھیک کر لیتا ہے۔ کچھ ایسی بیماریاں جہاں برقی رو بہت تیزی سے کم ہوتی ہے، وہاں دوائی استعمال کی جاتی ہے لیکن روحانی بندہ دوسروں کی نسبت جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ روحانی بندہ کو کبھی بھی کوئی لاعلاج بیماری نہیں ہوتی۔ اب اکثر لوگ کسی دوسرے بزرگ کے قصے کہانیوں میں لگے رہتے ہیں۔ اس نے ایسے کر دیا، اسنے ویسے کر دیا، بھائی آپکی بات درست ہے بھی تو وہ اسکی کہانی ہے۔ تمہاری خود کی کیا کہانی ہے؟ تم نے خود کیا کیا ہے؟ اور اکثر کہتے ہیں اس نے ایسے لکھ دیا اس نے ویسے لکھ دیا۔ بھائی آپ نے خود بھی کچھ لکھا ہے کہ نہیں؟ اگر آپ نے خود کچھ نہیں لکھا تو کیا فائدہ، صرف باتوں سے تو کچھ نہیں ہوتا۔ بات کو سمجھیں آپ خود ایک روح کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور آپکی اصل کہانی اپنی روح سے واقف ہونا ہے۔ اب کوئی روح کے دروازے بتاتا ہے، کوئی کچھ۔ جب پوچھیں آپ نے خود یہ دروازے دیکھے ہیں؟ جواب ہوتا ہے نہیں۔ جب آپ نے خود وہ چیز دیکھی ہی نہیں تو وکالت کس چیز کی؟ بحث کس چیز کی؟ روحانی آنکھ دیکھتی ہے کہ نور، نور سے روح، روح نے مٹی کے جسم کے اوپر سات پرت، سات پرت مٹی کے جسم سے منسلک ہیں اور سات جگہوں پر انرجی منتقل کرتے ہیں۔ انرجی مٹی کے جسم میں گھومتی ہے، جہاں یہ عمل ہو رہا ہے۔ انرجی گھوم رہی ہے **انکو انرجی سنٹر یا چکرا کہتے ہیں** (سات تعداد اس لیے درست معلوم ہوتی ہے کہ سات مین کلر ہیں اور روح کا ہر پرت ایک رنگ رکھتا ہے۔ جو انکی تعداد چھ یا نو کرتے ہیں وہ غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ مین کلرز سات ہی ہیں اور کچھ پہلا حصہ ناف سے شروع کرتے ہیں وہ بھی درست نہیں لگتا کیونکہ پھر نیچے والا حصہ کیسے حرکت کرے گا؟ ریڑھ

کی پہلی ہڈی پر پہلا روح کا سوئچ یہ چکرا ہے، جو جسم کے مین فنکشن کو برقرار رکھتا ہے) یہ مین سات ہیں آگے مزید تقسیم سے یہ 114، اور مزید تقسیم جو گیارہ، مزید ہیں۔ تو کل 125 بنتے ہیں۔ اگر تو آپ اپنی روح سے واقف ہو گئے ہیں، مبارک! اگر نہیں تو بھائی کوشش کرو کوئی تمہارا سفر نہیں کرے گا۔ یہ سفر آپکو خود کرنا ہے اکثر نام نہاد پیر اور عامل ظاہری حلیہ بہت کمال بناتے ہیں۔ لیکن عملی طور پر گند میں لپٹے ہوئے ہیں یہ مراقبہ اندر سے خود بخود صفائی کرتا جاتا ہے۔ لیکن آپکی نیت اللہ پاک کا حکم ماننا ہونی چاہیے کہ **"اور تمارے اندر۔ پھر تم دیکھتے کیوں نہیں"** اللہ پاک کا حکم مان کر اپنے اندر دیکھیں اپنی روح کو تلاش کریں ثواب بھی ملے گا سکون بھی بیماریوں سے نجات بھی اور اللہ پاک بھی۔ یہ مراقبہ آپکو آپکی روح سے واقف کرواتا ہے۔ اور آپکی روح میں پہلے ہی تمام علوم موجود ہیں۔ صرف پردہ ہٹانا ہے۔

سورۃ الذاریات
آیت نمبر-۲۱

سوال نمبر 13۔ آپکے سلسلہ کا نام اور مشن کیا ہے اور آپ اپنے مشن کو کیسے پایا تکمیل تک پہنچائیں گے؟

جواب: میں ایک روحانی ماسٹر ہوں۔ روحانی ماسٹر ایسا شخص ہوتا ہے جس نے تمام سلاسل کا علم حاصل کیا ہو اور اپنی ریاضت سے مکمل علم پر عبور حاصل کرے۔ یہ مراقبہ سلسلہ عالیہ چشتی صابری کا ہے اور مجھے میرے دادا ابو حضور پیر سید محمد صدیقؒ شاہ سے منتقل ہوا ہے۔

مجھے ایک بہت پیچیدہ معدہ کی بیماری تھی جس کا علاج کسی دوائی اور علاج سے ممکن نہ ہوا تب میں نے یہ مراقبہ کیا اور میری بیماری مکمل ٹھیک ہوگئی اور تمام علوم حاصل کیے۔ میرا ایا سلسلے کا مقصد دکھی انسانیت کی خدمت ہے۔ لوگ اپنی بیماریوں دکھوں کے ستائے ہوئے ہیں۔ یہ مراقبہ اور تعلیمات انکو سکون دے گا۔

اس تعلیم کو انٹرنیٹ، کتابچوں، پمفلٹ کے ذریعے عوام تک پہنچایا جائے گا۔ ایک اہم مقصد روحانی سکول یا یونیورسٹی اور روحانی ادارہ کا قیام ہے۔

جہاں لوگ آ کر روحانی تعلیم مکمل کر سکیں اور اپنی آخری روحانی منازل طے کر سکیں کیونکہ ان منازل میں روحانی استاد کے پاس رہنا زیادہ مناسب ہے۔ اس سے منازل جلد طے ہوتی ہیں۔ ایک ایسی روحانی لیبارٹری کا قیام ہے جس کے ذریعے تمام جڑی بوٹیوں پر روحانی نقطہ نظر سے ریسرچ کر کے تمام بیماریوں کا علاج ممکن بنانا ہے۔

جو روحانی مشن میں ہاتھ بٹائیں گے۔ انکی اللہ پاک اور روحانی ہستیوں سے مدد کی جائے گی کیونکہ ہم جلد ہی گولڈن ایج میں داخل ہونے والے ہیں۔

گولڈن ایج ایسا دور ہوتا ہے جس میں ہماری روحانی پاورز بہت بڑھ جاتی ہے۔ ہر طرف امن اور سکون ہوتا ہے اس دور کی بنیاد ہم لوگ ہیں۔ پانی کا قطرہ قطرہ مل کر سمندر بن جاتا ہے۔

سوال نمبر 14۔ بیعت کیا ہے اور کیوں کی جاتی ہے؟

جواب: بیعت کو لے کر لوگوں نے طرح طرح کے قصے اور کہانیاں گھڑی ہیں کہ ایک جگہ بیعت ہو جائیں بیعت توڑی نہیں جا سکتی یا کہیں انسان اور بیعت نہیں ہو سکتا ہے، تا کہ جو ایک بار قابو آ گیا کبھی جا نہ سکے اور بیچارے اکثر روحانیت کے طالب علم نہ ترقی کر سکے، نہ اپنی منزل حاصل کر سکے اور ایک یہ بھی افواہ ہے کہ ابھی فیض نہیں ملا تو مرنے کے بعد ملے گا۔ اس بات پر صرف افسوس ہی کیا جا سکتا ہے کہ بھائی جب زندہ تھے تب تو کچھ نہ ملا۔ جب اس دنیا سے چلے گئے جو کہ عمل کی دنیا ہے پھر کیا خاک ملے گا۔ بیعت ہمیشہ اللہ پاک کے احکامات پر ہوتی ہے کہ میں اللہ پاک کے احکامات پر عمل کروں۔

بیعت کا حقیقی مطلب روحانی استاد کے اصول وضوابط کو ماننا ہے۔ ہم جب بھی کوئی کام سیکھتے ہیں اس کام کے ماہر استاد کے اصول وضوابط کی پیروی کرتے ہیں۔ جیسے اگر کوئی بچہ سکول پڑھے گا تو سکول ٹائم ہو گا صبح سات بجے۔ بچے کو سات بجے ہی سکول جانا چاہیے اگر وہ دس بجے سکول جائے گا تو وہ بات غلط ہو گی۔ اسی طرح آپ بجلی کا کام سیکھتے ہیں تو آپکو اپنے استاد کی باتوں پر عمل کرنا چاہیے۔ اسی طرح بیعت کا مقصد ان روحانی اصولوں کی پابندی ہے۔ ہر ایک کا اپنی روح کا سفر ہے جو اس نے کرنا ہے۔ ابھی کچھ لوگ اس بھرم میں ہوتے ہیں کہ مجھے فلاں مشاہدہ ہوا ہے، یا یہ حاصل ہو گیا، یا وہ حاصل ہو گیا، میرے نزدیک اور روحانی آنکھ کے نزدیک یہ سب وہم ہے۔ اسکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے آپکے جسم سے تمام بیماریاں حسد خوف دکھ ختم ہو پھر آگے کی منزل ہے۔ یہ مراقبہ سب سے پہلے یہ ہی کام کرے گا۔ آپکی تمام بیماریاں، دکھ، درد، خوف اور بے چینی ختم کر کے آپکو سکون دے گا۔ پھر آگے کی منزل طے ہو گی۔ آپ میں سے جو یہ روحانی مراقبہ میری ہدایت کے مطابق کر رہا ہے۔ وہ خود ہی میرا بیعت ہے یعنی میرے اصول مان رہا ہے۔ اس مراقبہ کی انتہا اللہ پاک کا ملنا ہے۔ جس کو اللہ پاک مل گیا، اسے ہر چیز مل گئی، تمام پریاں جن بھوت تو آپکے خادم ہو جاتے ہیں۔ اور یہ کچھ بھی نہیں آپکے روشنی کے جسم کا دوسرا پرت ہیں بس۔

سوال نمبر 15۔ اکثر لوگ مختلف کاموں کے لیے تعویز وظائف کرتے ہیں پھر انکا کام کیوں نہیں ہوتا ہے؟

جواب: اکثر تو جھوٹے اور فضول نام نہاد پیر اور عامل ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی ٹھیک بھی ہوتا ہے تو وہ اصل اصول سے واقف نہیں ہوتا ہے۔ آپ کو پہلے بھی بتایا جا چکا ہے انسان مٹی اور

روح کا مرکب ہے ۔اس میں روح اصل ہے ۔روح میں انرجی موجود ہے لیکن مسئلہ بلاکج کا ہے جسکی وجہ سے کام نہیں ہوتا ۔اب اکثر عامل یا پیر اس بلاکج کو دور نہیں کرتے اور تعویز یا وظیفہ دے دیتے ہیں لیکن کیوں کہ بلاکج ختم نہیں ہوئی اس لیے کام نہیں ہوتا۔ عامل یا نام نہاد پیر نے اپنی فیس لے لی ہوتی ہے ۔اس کو آپکے کام سے کوئی غرض نہیں ۔اس کی ایک مثال سمجھئے اگر آپ ایک گندی جگہ گلاب کے پھول بھی پھینک دیں لیکن وہ اگلے ہی دن خود گند بن جائیں گے ۔اس لیے ضروری ہے پہلے گند کو صاف کیا جائے پھر پھول رکھے جائیں ۔ یہ مراقبہ تمام گند صاف کر دیتا ہے اس لیے آپکو سکون ہی سکون ملتا ہے اور جب کوئی حقیقی ماسٹر انرجی سینڈ کرتا ہے تو کام ہو جاتا ہے ۔

سوال نمبر 16 ۔ آپکے یا سلسلہ کے کیا اصول وضوابط ہیں؟

جواب: سب سے پہلا اصول روزانہ صبح شام مراقبہ کیا جائے کیوں کہ یہ مراقبہ **اللہ پاک کا حکم ماننا بھی ہے کہ اپنے اندر دیکھو! سورۃ الذاریات آیت نمبر اکیس** ۔لہذا ہر صورت اپنے اندر کم از کم صبح شام بیس منٹ ضرور دیکھا جائے ۔ دیئے گئے طریقہ کے مطابق سر سے شروع کریں اور اپنے پاؤں تک جائیں ۔ دوسرا اصول آپ کبھی کسی چیز میں ملاوٹ نہیں کریں گے کیونکہ ہمارے **آقا حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں** ۔لہذا ضروری ہے کسی قسم کی کوئی ملاوٹ نہ کی جائے تیسرا اصول روزانہ قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ لازمی پڑھا جائے کیونکہ میں نے جو کچھ پایا قرآن پاک سے پایا۔ میں نے خود کم از کم چھ بار قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھا ہے اور پڑھایا ہے ۔ چوتھا اصول آپ کبھی کسی پر ظلم نہیں کریں گے ۔ پانچواں اصول آپ اپنے بارے کبھی کوئی بری یا نیگٹو بات نہیں سوچیں اور کریں

گے۔ کیوں کہ ہماری روح ہر وقت سنتی ہے اگر کوئی نیگٹو یا بری سوچ آئے بھی تو فوراً کم از کم پانچ مثبت اچھے فقرے اپنے بارے میں بولیں یا سوچیں۔ چھٹا اصول آپ ہمیشہ اپنے، اپنے ملک اور تمام انسانیت کی بہتری کے لیے کام کریں گے۔ ساتواں اصول سلسلہ یا مراقبہ کا پیغام ہر ایک تک پہنچائیں گے۔ چاہے تعلیمات کے کچھ کتابچے ہی لوگوں تک پہنچا دیں یا دوستوں کو مراقبہ اور تعلیمات کے میسج بھیج دیں۔

سوال نمبر 17۔ کیا اس مراقبہ کو کرنے کے لیے آپکا بیعت ہونا ضروری ہے کیا کسی اور سلسلہ کا مرید یہ مراقبہ کرسکتا ہے؟

جواب۔ اس مراقبہ کو کرنے کے لیے بیعت ہونا ضروری نہیں ہاں ہدایات کو ضرور مانا جائے۔ اور یہ مراقبہ اللہ پاک کے حکم کے مطابق ہے:

"اور خود تمہارے اندر۔ تو پھر تم دیکھتے کیوں نہیں"

سورۃ الذاریات آیت نمبر 21۔

تو اس مراقبہ میں اللہ پاک کے حکم کے مطابق اپنے اندر دیکھا جاتا ہے۔ لہذا ہر سلسلہ کا مرید یا عام شخص اسکو کرسکتا ہے۔ اس سے آسان اور پر اثر کوئی مراقبہ نہیں جو اپنے اندر ثواب اور علم دونوں چیزیں لیے ہوئے ہیں۔ یہ تو آپکا اپنے خدا کی طرف ایک سفر ہے۔ باقی فوائد جیسے بیماریوں سے چھٹکارا، سکون، حالات کی بہتری تو مفت میں مل جاتے ہیں۔ جب بھی آپ یہ مراقبہ کریں آپکی نیت اللہ پاک کو پانا ہو بس۔ جب اللہ پاک مل جائیں باقی سب کچھ تو مفت میں مل جاتا ہے۔

سوال نمبر 18۔ اس مراقبہ کے فوائد کیا ہیں؟

جواب ۔اس مراقبہ کا سب سے بڑا کام اللہ پاک کے حکم کی تکمیل ہے، **خود تمہارے اندر، پھر تم دیکھتے کیوں نہیں۔ سورۃ الذاریات آیت نمبر 21** یعنی اپنے اندر دیکھو اس مراقبہ سے اللہ پاک کے حکم کی تکمیل ہوتی ہے۔ جس سے ثواب ملتا ہے۔ جتنی دیر یہ مراقبہ کریں گے ہمیں ثواب ملے گا۔ جو لوگ یہ مراقبہ نہیں کرتے وہ اللہ پاک کا یہ حکم پورا نہیں کرتے ۔اس لیے ہر شخص کو یہ مراقبہ کرنا چاہیے ۔اس مراقبہ سے درد فوراً ختم ہو جاتے ہیں، آزمائی ہوئی بات ہے۔ اگر آپکے پیٹ میں درد ہو یا سر میں یا جسم کے کسی بھی حصے میں صرف اپنی توجہ اس طرف لے جائیں اس درد کو محسوس کریں درد ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ مراقبہ تمام بیماریاں ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جیسے میں نے خود ایک معدہ کی بہت پرانی بیماری سے شفا پائی (پرانی دردیں اور بیماریاں ختم ہونے میں تھوڑا زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔ جب تک مکمل ماسٹر نہ بنیں مراقبہ کے ساتھ دوائی اور پرہیز لازمی کریں تا کہ بیماری مکمل ٹھیک ہو جائے)۔

یہ مراقبہ سب سے آسان ہے اس مراقبہ سے غصہ، پریشانیاں، غم، ڈپریشن ختم ہو جاتا ہے، اس کے بعد آپکے اندر سے ڈر خوف ختم ہو جاتا ہے۔ آپکے پورے جسم میں برقی رو برابر بہتی ہے۔ جس سے آپ تندرست رہتے ہیں۔ نظر کی کمزوری بالوں کا گرنا ختم ہو جاتا ہے۔ مختصر طور پر یہ مراقبہ ہر بیماری، ہر پریشانی کا علاج ہے۔ آپکے اندر سے تمام نیگٹو منفی انرجی ختم ہو جاتی ہے۔ تمام جادو ٹونہ، تعویز، گندے اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور مستقبل میں یہ چیزیں کبھی آپ پر حملہ نہیں کر سکتی۔ نہ آپکو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ جیسے جیسے آپ میں انرجی بڑھتی ہے خیالات کی یلغار کم ہوتی ہے۔ خیالات جو آپکی انرجی استعمال کرتے ہیں وہ انرجی بچ جاتی ہے۔ اب یہ انرجی آپکو سکون دے گی آپکے لیے روزگار کے نئے دروازے کھلیں گے۔ نئے نئے خیالات آئیں

گے اور ایسا سکون ملے گا جو بڑے بڑے دعویٰ کرنے والے نام نہاد عاملوں اور جھوٹے پیروں کے وہم وخیال میں بھی نہیں ہوگا۔ یہ انرجی پھر بڑھ کر روشنی اور نور میں منتقل ہو جاتی ہے۔ جس سے آپکے لیے اپنی مرضی سے روحانی پرواز ممکن ہو جاتی ہے۔ اس روحانی پرواز میں آپ کائنات کے راز دیکھتے ہیں اور روحانی پرواز سے تمام نوری مخلوق سے رابطہ ممکن ہو جاتا ہے۔ کوئی بھی نیگٹو مخلوق یا چیز آپکے پاس نہیں آتی۔ تمام منفی اور نیگٹو چیزیں آپ سے دور بھاگتی ہیں اور آخر میں انسان اللہ پاک کے نور کو پالیتا ہے۔ اپنے رب کا دیدار کرتا ہے اور اپنی حقیقت پالیتا ہے۔ کیوں کہ یہ علوم آپکی روح میں پہلے ہی موجود ہیں۔

سوال نمبر 19: مراقبہ کرنے سے جسم میں درد تھکاوٹ کیوں ہوتی ہے؟

جواب: جیسا کہ آپکو پہلے بتایا جا چکا ہے کہ انسان روح اور مٹی کے جسم کا مرکب ہے۔ لیکن ہم اپنے مٹی کے جسم کو تو جانتے ہیں لیکن اپنی روح کو نہیں جانتے۔ مراقبہ کے ذریعے ہم آہستہ آہستہ مٹی کے جسم سے ہٹ کر روح میں جاتے ہیں۔ دیکھیں شروع میں ہمیں آنکھیں بند کر کے صرف اندھیرا نظر آتا ہے لیکن جیسے ہی ہم اپنی آنکھیں بند کرتے ہیں تو جو انرجی ہماری آنکھوں اور دوسرے کاموں کی وجہ سے باہر جا رہی تھی اب وہ ہمیں ہی مل رہی ہے اور ساتھ یونیورس یا قدرت کی انرجی بھی ہمیں ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ جب یہ انرجی جسم کے اندر جذب ہوتی ہے، مٹی کا جسم؛ جو تقریباً بہتر ۷۲ ہزار نالیوں کا مجموعہ ہے۔ یہ انرجی ان تمام نالیوں میں بہتی ہے۔ انسانی جسم میں کوئی بھی بیماری ان نالیوں میں کسی بلاکج، رکاوٹ کی وجہ سے ہی ہوتی ہے اور آپکو پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ بلاکج کسی جادو، ٹونے خیالات کی یلغار، ٹینشن، تعویزات کے اثرات کسی بیماری یا کسی نیگٹو انرجی کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ جب یونیورسل انرجی یا قدرت کی انرجی ہمارے

جسم میں بہتی ہے تو ان نالیوں کی بلاکج کو ٹھیک کرتی ہے۔ اس لیے ہمیں ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا ہے اور یہ تمام علامتیں مراقبہ کے درست اور کامیاب ہونے کی ہیں اور جیسے جیسے بلاکج ختم ہوتی جاتی ہے یہ درد بھی ٹھیک ہوتے جاتے ہیں اور ایک وقت ہمارے جسم سے تمام بیماریاں اور درد ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

بعض دفعہ کوئی بیماری ابھی ہمارے اورا/روشنی کے جسم میں ہوتی ہے لیکن مٹی کے جسم میں نہیں آتی لیکن مراقبہ کی وجہ سے قدرتی انرجی جب اورا یعنی روشنی کے جسم سے گزرتی ہے تو اس بیماری کو بھی کھینچ کر مٹی کے جسم میں لے آتی ہے۔ جس سے ہمیں وہ بیماری محسوس ہوتی ہے۔ جیسے کسی انسان کے اندر پیٹ کی بیماری تو ظاہر تھی لیکن اسکے گھٹنوں میں درد نہیں تھا لیکن گھٹنوں کا درد روشنی کے جسم میں موجود تھا۔ اب جیسے ہی کاسمک یا قدرت کی انرجی روشنی کے جسم سے گزر کر مٹی کے جسم میں جائے گی، تو انسان کو گھٹنوں کا درد محسوس ہوگا یہ بھی کامیابی کی علامت ہے۔ یہ درد اور بیماری وقت کے ساتھ روشنی اور مٹی کے جسم دونوں سے ختم ہو جائے گی۔

روحانیت میں جھوٹ بولنا، ظلم کرنا، حسد کرنا، ڈرنا تمام گناہ بیماری ہی سمجھے جاتے ہیں۔ مراقبہ کی انرجی ان تمام بیماریوں کو بھی آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہے۔ اسی طرح ہمیں جو پیشانی میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے وہ ہماری تیسری آنکھ یعنی روح کی آنکھ کھلنے کی نشانی ہے۔ اسی طرح اگر کسی انسان کی نظر کمزور ہے اسکو اپنی آنکھوں میں ہلکا ہلکا درد محسوس ہو سکتا ہے کیونکہ نظر جن نالیوں پٹھوں کی بلاکج کی وجہ سے کمزور ہوئی ہے وہ ٹھیک ہو رہے ہیں۔ ان دردوں پر دھیان نہیں دینا چاہیے انکا علاج اور زیادہ مراقبہ کرنا ہے۔ جب جسم تمام بیماریوں اور دردوں سے آزاد ہو جاتا ہے، تب ہماری اصل روحانی پرواز شروع ہوتی ہے۔ انسان کائنات کی وسعتوں سے نکل کر خدا

تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ایک بات بتا دوں! جو جنات پریوں کو قابو کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، سب جھوٹ ہے۔ان سے کوئی بھی مثبت کام کہیں ان سے نہیں ہوتا یہ سب ہماری روح کے پہلے پرت کے حصے ہیں اور انکی رسائی بہت محدود ہے جب کہ انسان خود اس کائنات کی وسعتوں سے پرے کا ہے۔ بہت دور سے انسان یہاں آیا ہے۔ جیسے جیسے آپ کامیاب ہوتے جائیں گے،آپ پر تمام راز کھلتے جائیں گے۔

سوال نمبر 20۔عرفان خودی جلد حاصل یا مراقبہ میں جلد کامیابی کے لیے کیا کیا جائے؟

جواب۔عرفان خودی کے لیے سب سے پہلے روز بلا ناغہ صبح فجر کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے یا جب وقت ملے مراقبہ روزانہ کرنا چاہیے۔جب تک انسان ماسٹر نہ بن جائے،ایک دن بھی ناغہ نہیں کرنا چاہیے۔ایک دن مراقبہ نہ کرنے سے پہلے سے موجود کم از کم سات دن کی انرجی ضائع ہو جاتی ہے۔پہلے زمانہ میں مرشد اسی لیے مرید یا شاگرد کو اپنے پاس رکھتے تھے کہ مرید یا شاگرد مسلسل مراقبہ کرے اور جلد کامیاب ہو۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ آپکو ہر حرکت عرفان خودی کی طرف لیکر جانی چاہیے۔جب بھی قرآن پاک پڑھیں ترجمہ کے ساتھ سمجھ سمجھ کر،ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر ہی پڑھنے کا حکم ہے۔ایسے ہی ٹھیک طرح نماز پڑھی جائے تو وہ بھی انسان کو جلد عرفان خودی کی طرف لیکر جاتی ہے۔ہمارے ہاں مسئلہ یہ کہ ہم ہر کام میں جلد باز ہو گئے ہیں۔

جب بھی نماز پڑھیں تسلی سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔جب کھڑے ہیں، جب رکوع میں ہیں، جب سجدہ میں ہیں، پوری توجہ وہی رکھی جائے!اگر نماز کا ترجمہ یاد کر لیا جائے تو جیسے جیسے لفظ ادا کیے جائیں انکے مفہوم پر غور کیا جائے!یعنی پوری توجہ نماز پر مرکوز کریں تا کہ آپکو حقیقی نماز کا

سکون ملے۔ٹھیک طرح سے پڑھی جانے والی نماز خود ایک عرفان خودی کا مراقبہ ہے۔لیکن ہم جلد باز ہو گئے ہیں۔ جب قرآن پاک ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا حکم ہے اور نماز میں بھی قرآن پاک پڑھا جاتا ہے تو ہم جلدی کیوں کرتے ہیں؟ ہمیں اللہ پاک کے حکم کے مطابق کام کرنا چاہیے! نماز پوری توجہ اور دھیان کے ساتھ پڑھنی چاہیے! ہر وقت خود پر توجہ رکھیں، خیالات کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیں، نہ خیالات سے لڑیں۔بس اپنی توجہ اپنے اندر رکھیں اور کہیں نہیں یا کم از کم اپنی توجہ ہر وقت اپنے سانس پر رکھ لیں، اپنی آتی جاتی سانسوں کو دیکھتے رہیں خود کو محسوس کرتے رہیں۔واک لازمی کریں اور پوری توجہ واک پر ہی کریں! کچھ دیر خالی زمین پر ننگے پاؤں لازمی چلیں اس سے آپکے جسم کی نیگٹو انرجی زمین میں منتقل ہو جائے گی۔تھوڑی دیر ورزش بھی کریں تا کہ جسم اور ذہن مضبوط ہوں۔زیادہ سے زیادہ کاسمک انرجی کو سما سکے۔اب آپ لوگ خود تجزیہ کر لیں آپ میں سے کون روز ورزش کرتے ہیں اور کتنی دیر۔کچھ دیر درختوں کے نیچے لازمی بیٹھیں ! پرسکون ہو کر درختوں کی ہریالی محسوس کریں۔جب پانی، چائے یا دودھ پئیں اپنی توجہ پانی، چائے یا دودھ پینے پر رکھیں! جلد جلد نہ پئیں سکون سے پئیں۔ جب بھی کھانا کھائیں پر سکون ہو کر کھائیں!ٹی وی موبائل دور رکھ دیں، پرسکون ہو جائیں! ہم سب کچھ اس کھانے کے لیے ہی کرتے ہیں لیکن جب کھانا کھاتے ہیں جلدی جلدی۔ بھائی کس بات کی جلدی ہے؟ پر سکون رہیں آپ کائنات کا مرکز ہیں۔کس چیز کی جلدی ہے؟ پرسکون رہیں۔ جتنا پرسکون رہیں گے اتنے کامیاب ہونگیں۔

سوال نمبر 21۔فیض کیا ہوتا ہے اور کیسے ملتا ہے؟

جواب: اصل فیض سے مراد کاسمک انرجی یا یونیورسل انرجی ہے جو روحانی ماسٹر سے ملتی

ہے۔آپ جب کوئی علم سیکھتے ہیں ۔آپ اس بندے کے پاس جاتے ہیں جس کو اسکا علم ہوتا ہے۔اگر آپ مکینک بننا چاہتے ہیں تو مکینک کے پاس جائیں گے،کسی سنار کے پاس نہیں جائیں گے۔ ایسے ہی اگر آپ سنار بننا چاہتے ہیں،سنار کے پاس جائیں گے کسی مکینک کے پاس نہیں۔ ایسے ہی روحانی علم ہے۔روحانی علم میں آپکو آپکا استاد روحانی انرجی سے روحانی علم سکھانا ہے۔جیسے آپکے سامنے کچھ تصویریں ہیں،آپ نے دیکھ لی،لیکن انکا مشاہدہ آپ نے نہیں کیا ،جب روحانی ماسٹر روحانی انرجی سے اس علم کو آپکی طرف منتقل کرے گا آپکو فوراً سمجھ آجائے گی یعنی روحانی ماسٹر آپکو آپکی روح کا ایتھر حصہ دکھانا چاہتا ہے۔جیسے ہی وہ روحانی پاور آپکو بھیجے گا آپکو فوراً ایتھر کی حقیقی سمجھ آجائے گی۔ یہاں اکثر عاملوں اور نام نہاد پیروں نے عوام کو بے وقوف بنایا ہے۔اپنے پاس انکے کچھ نہیں،عوام کو چلوں اور وظائف میں لگا دیا۔جس سے الٹا عوام کو نقصان ہوا۔حالانکہ ایک شعر کا مفہوم ہے اگر پیر پکڑنے سے درد نہ جائے تو ایسے پیر کا کیا کرنا؟ایسے ہی اکثر لوگ بھرم میں ہوتے ہیں کہ مجھے فلاں جگہ سے فیض مل رہا ہے یا فیض مل چکا ہے جب روحانیت کے چند سوال پوچھ لو آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں۔

روحانی ماسٹر پہلے اپنے شاگرد کو تیار کرتا ہے،اسکے اندر سے بیماریاں،گند نکالتا ہے،پھر فیض یا روحانی علم منتقل کرتا ہے۔ یہاں اکثر جھوٹے پیروں عاملوں کے فیض نے الٹا لوگوں کو بیمار کر دیا ہے۔اکثر لوگ دم کرتے ہیں اور انکو مشکلات آتی ہیں۔اسکی وجہ ایک وہ خود ماسٹر نہیں ہوتے جس سے دوسرے بندے کی نیگیٹویٹی انکو خود لگ جاتی ہے اور آپکو نیگیٹو انرجی کے بارے بتایا جاچکا ہے۔خاص طور پر اکثر جگہوں پر نسل در نسل پیری مریدی نے بہت نقصان کیا ہے۔اگر کسی بزرگ کے پاس علم تھا بھی تو وہ علم اکثر اگلی نسلوں میں منتقل نہ ہوا۔لیکن لوگ جوق در جوق

فیض لینے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ جب چند سوال پوچھ لو کم از کم یہ ہی پوچھ لو بھائی! یہ ہماری زمین اور دوسری دنیا کو کون سی انرجی اور کہاں پر ملا رہی ہے لوگ حیران ہو کر دیکھنے لگتے ہیں۔

اصل روحانی طالب علم ہونے کے ناطے آپ پر فرض ہے کہ لوگوں کی اصلاح بہتر انداز میں کریں! صرف ان تک پیغام پہنچادیں آگے ماننا یا نہ ماننا انکی مرضی ہے۔ کسی سے فضول بحث نہ کریں کوئی مانتا ہے ٹھیک نہیں مانتا پھر بھی ٹھیک۔ تاکہ آپکو اللہ پاک کی خوشنودی ملے اور روحانی ترقی ملے۔

سوال نمبر 22۔ نیند کی روحانی تشریح کیا ہے اور کیا نیند اور روحانی پرواز ایک ہی چیز کے نام ہیں؟

جواب: انسان روح اور جسم کا مرکب ہے اور یہ بات بہت بار بتائی گئی ہے۔ اصل چیز روح ہے مٹی کا جسم نہیں۔ مٹی کا جسم روح کے بغیر بیکار ہے۔ ہم میں سے اکثر کے کئی رشتہ دار اس دار فانی سے چلے گئے ہیں، اب ذرا غور کریں! جب وہ سانس لے رہے تھے، جب ان میں روح تھی کیا ہمیں انکے کفن دفن کی فکر تھی؟ جواب ہے نہیں۔ جیسے ہی روح گئی ہم سب کو انکے کفن دفن کی فکر ہو گئی۔ الفاظ کوئی بھی استعمال کریں لیکن جب تک روح رہتی ہے انسان کھاتا ہے، پیتا ہے باتیں کرتا ہے۔ اصل کام ہے ہی روح کا۔ اب آپ لوگ اپنی نیند پر غور کریں نیند کیا ہے؟ آپ بیڈ پر یا چارپائی پر لیٹتے ہیں کچھ دیر ویسے ہی رہتے ہیں جب تک آپکو اپنا ہوش ہے۔ آپکو نیند نہیں آتی لیکن بے اختیاری طور پر یک دم آپ اپنے مٹی کے جسم سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ جسے آپ نیند کہتے ہیں۔ چوبیس گھنٹوں میں ایک بار آپ لازمی اپنے مٹی کے جسم سے بے خبر ہونا چاہتے ہیں یعنی روح، روشنی کا جسم چند گھنٹوں کے لیے اس مٹی کے جسم سے رشتہ توڑ لیتا ہے۔ دوسرے انسان کے نزدیک آپ چارپائی پر ہیں، لیکن آپکو ہوش نہیں۔ پانچ یا چھ گھنٹے یا جتنا وقت

آپ سوتے ہیں آپ اپنے مٹی کے جسم کو بھولے ہوئے ہیں۔ یہ پانچ چھ گھنٹے اگر آپ مٹی کے جسم میں نہیں تو آپ کہاں تھے غور کریں؟ اس میں کسی پیر فقیر کا کوئی عمل دخل نہیں۔ نیند آپکو پہلے دن سے ہی آرہی ہے۔ آپ پہلے دن سے ہی مٹی کے جسم کو چھوڑ بھی رہے ہیں اور واپس بھی آرہے ہیں۔ جسے آپ جاگنا کہتے ہیں اور کچھ نہیں آپکا واپس اپنے جسم میں آنا ہے، کیا اس کام میں کوئی نسبت ،کوئی راکٹ سائنس ہے؟ جواب ہے نہیں۔ ہمارا پرابلم یہ ہے کہ کوئی کہیں جھوم رہا ہے، کوئی کہیں کوئی کہیں کا خود کو کتا کہہ رہا ہے، کوئی خود کو کہیں کا۔ اور نام نہاد پیروں کو اس میں مزہ بھی آرہا ہے انکو نذرانے مل رہے ہیں پیسے مل رہے ہیں وہ کیوں کر آپکو آپکی اصل سے واقف کریں گے؟ وہ تو یہ ہی چاہیں گے ہمارا کام چلتا رہے کوئی ایسے ہی کسی کی نسبت لیے پھر رہا ہے۔ کیا جس کی نسبت ہے اس نے آپکو اجازت دی ہے؟ کیا آپ اس سے روحانی طور پر ملے ہیں؟ او بھائی عقل کرو آپ انمول ہو! آپ روح ہو! وہ بھی کس کی؟ غور کرو غور! آپکی روح کو اللہ پاک نے اپنی روح کہا ہے۔ اس سے بڑھ کر آپکا کوئی مقام نہیں ہوسکتا ہے؟ آپ یونیک ہو روحانی استاد کا کام آپکو آپ سے روشناس کروانا ہوتا ہے لیکن اگر کوئی نہیں چاہتا نہ چاہے، پھرتے رہو! ٹکریں مارتے رہو! ہمارا مسئلہ یہ ہے سنی سنائی باتیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے یہ کتاب، کوئی کہتا ہے وہ کتاب۔ جب کہ **اللہ پاک کہتے ہیں اور خود تمہارے اندر۔ پھر تم دیکھتے کیوں نہیں سورۃ الذاریات**۔ یعنی آپکے اندر کوئی چیز ہے جسے آپ نے ڈھونڈنا ہے۔ یعنی انسان نے اپنے اندر کی کتاب پڑھنی ہے۔ لیکن نام نہاد جعلی پیروں، عاملوں، نام نہاد اکثر علما نے آپ کو کبھی کسی کتاب کے پیچھے لگا دیا، کبھی کسی کتاب کے پیچھے۔ اور ایسی ایسی تاویلات گھڑی ہیں اللہ ہی کی پناہ۔ اب جو آیت کریمہ اوپر لکھی گئی ہے اپنے اندر دیکھنا اللہ پاک کا حکم ہے اللہ پاک کا ہر حکم ماننا

ہم پر فرض ہے، تو بھائی دیکھو نا اپنے اندر۔ اس اندر میں موت تک آپ ہو اور جو اپنے اندر نہیں دیکھتا وہ اللہ پاک کے حکم کی خلاف ورزی کر رہا ہے وہ جانے اور اللہ پاک جانیں، جنت جہنم دینے کا اختیار صرف اللہ پاک کا ہے لیکن ہم الٹ چلتے ہیں۔ یہاں اکثر لوگ صبح سے شام تک پتہ نہیں کتنے بندوں کو جنت دوزخ تقسیم کر دیتے ہیں۔ آپ کبھی اس وقت تک اپنے ہوش قائم رکھیں۔ جب آپ اپنے مٹی کے جسم سے الگ ہوتے ہیں۔ آپکو پتہ لگ جائے گا کہ میں تو روز روحانی پرواز کر رہا ہوں۔ نیند اور روحانی پرواز میں فرق کوئی نہیں صرف اتنا کہ نیند میں آپ اپنا مٹی کا جسم اپنی مرضی کے بغیر چھوڑتے ہیں، اور روحانی پرواز میں اپنی مرضی سے۔ آپ یونیک ہیں پھر بھی آپ کُتے بنو یا مانگنے والے۔ کبھی ادھر ناچو کبھی ادھر۔ آپکی مرضی لیکن روحانی ماسٹر کا کام ہوتا ہے سچ لکھنا، سو وہ سچ کہتا اور لکھتا ہے ماننا یا نہ ماننا آپکی مرضی ہے۔ بتائیں! آپ جو روح ہیں وہ لازوال اور انمول ہے یا نہیں؟ جواب ہے جی ہاں! تو بھائی پھر ڈھونڈیں خود سے اپنی روح کو اور اپنی سوچ کو واپس اس جگہ لے کر جائیں جب آپ مٹی کے جسم میں نہیں آئے تھے۔ وہاں جا کر بتانا کس کتاب میں کیا لکھا ہے اور انسان نہیں کا کتا یا فقیر ہے **یا اصل میں بادشاہ؟**

روشنی کے جسم کا فرض ہے آپکے اس مٹی کے جسم کو بھی زندہ رکھنا لیکن بعض دفعہ اس لاشعوری پرواز میں روشنی کے جسم کو جلد واپس آنا پڑتا ہے۔ اس روحانی پرواز کا کچھ حصہ ہمارے مائنڈ میں آتا ہے۔ اب ہمارا دماغ جو چارپائی پر تھا اس کیفیت کو اپنے مطابق الفاظ پہنا دیتا ہے۔ اس پرواز کے حصوں کو اس دنیا جس میں وہ رہتا ہے کے مطابق آپکو دکھا دیتا ہے جتنا بھی حصہ آپکو خواب کا یاد رہتا ہے۔ کیا اس خواب کے دوران آپ نے کبھی کہا کہ نہیں یہ تو جھوٹ ہے یہ میں نہیں ہو سکتا کیونکہ میں تو چارپائی پر ہوں۔ جواب ہے نہیں۔ کچی نیند سے تو آپ واقف ہونگے

کیا ہے کچی نیند؟ آپکا روشنی کا جسم کہیں گیا ہوتا ہے لیکن آپکے مٹی کے جسم کو جب ہلایا جاتا ہے روشنی کا جسم فورا مٹی کے جسم میں واپس آتا ہے لیکن کیونکہ وہ ایک ایمرجنسی طور پر واپس آیا ہوتا ہے۔اس لیے مٹی کے جسم کو زیادہ روشنی ملتی ہے اور آپکا مٹی کا جسم درد کرتا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ تھوڑی دیر بعد وہ درد ختم ہو جاتا ہے اور آپ کو صرف اتنا یاد رہتا ہے کہ آپ کوئی خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ خواب نہیں حقیقت تھی لیکن آپکا دماغ وہاں تھا نہیں۔اس لیے اس کو مٹی کے جسم کے مطابق الفاظ اور معنی پہنا دیتا ہے۔

روحانی استاد کی عزت کی جاتی ہے لیکن روحانی استاد بھی اس بات پر خوش نہیں ہوتا کہ کوئی انسان خود کو اس کا کتا یا فقیر بتائے۔روحانی استاد اس سے خوش ہوتا ہے جو اپنے آپکو سب سے پہلے پہچانے۔لیکن یہاں الٹ کام ہے کوئی کسی پر اترا رہا ہے، کوئی کسی پر فتویٰ لگا رہا ہے۔جب کہ پریکٹیکل صفر۔اپنے اندر اپنے من میں جانے کہ یہ دو ہی طریقے ہیں جو آپکو بتا دیئے گئے ہیں۔باقی کتنے نام نہاد پیروں نے انکو مشکل کر دیا ہے، نہ خود کچھ حاصل کیا جب خود کچھ حاصل نہیں کیا تو آپکو کون کیا دے گا؟ اللہ پاک نے اپنے دوستوں کی نشانی بتائی ہے کہ اللہ کے دوستوں کو نہ غم ہوتا ہے نہ خوف نہ پریشانی۔اکثریت جو جنت دوزخ بانٹ رہی ہے اپنا تو معاملہ دیکھ لیں۔کیا وہ خود اللہ پاک کے دوست ہیں یا نہیں؟ اگر انکو کوئی غم پریشانی ہے تو انسان اللہ پاک کا دوست نہیں ہو سکتا اور اللہ پاک کے دوست وہ ہیں جن کو غم اور خوف نہیں ہوتا وہ جنت میں جائیں گے نہ کہ غم اور خوف والے جن کو خود غم اور خوف ہے وہ اللہ پاک کے دوست نہیں ہیں۔غور کریں آج ذرا جب نیند آئے اپنے آپکو قائم رکھیں پھر بتائیں! اصل بات کیا ہے؟ میرا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں سچ بتانا ہے اور یہ جواب سچ کے لیے ہے۔

سوال نمبر 23۔اس مراقبہ کی کیا صداقت ہے؟

جواب: اس مراقبہ کی صداقت آپ خود ہیں ابھی ہم سب مانتے ہیں کہ روح ہمارے اندر ہے۔جب کہ ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ ہم مٹی کے جسم میں ہیں۔یعنی ہم روح ہیں اور کچھ نہیں۔روح کے بغیر مٹی کے جسم کی کوئی حرکت نہیں، یہ بے کار ہے لیکن ابھی ہم اپنے صرف مٹی کے جسم کو جانتے ہیں روح کو نہیں اور اصل روح ہے، مٹی کا جسم نہیں۔

اس مراقبہ نے میری اپنی ایک لاعلاج معدہ کی بیماری ٹھیک کی، اسی لیے میں اس طرف آیا۔اگر آپکو سر درد پیٹ درد ہو تو ریلکس ہو کر آنکھیں بند کر کے اس درد کو دیکھیں، محسوس کریں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ درد ختم ہو جائے گا صرف مشاہدہ کریں! اپنی طرف سے کوئی معنی نہ پہنائیں ۔آپ اس مراقبہ سے خود دیکھیں گے کہ کس طرح ذہن آپکو لے کر ادھر ادھر بھاگے گا۔اگر آپکی صرف اپنے بازو پر توجہ ہے تو ادھر ہی رکھیں۔ذہن کو ادھر ادھر بھاگنے نہ دیں۔ہم سب خود میں یونیک ہیں۔ایک سوال میں آپکو بتا دیا گیا ہے کہ ہم سب پہلے دن سے ہی روحانی پرواز کر رہے ہیں۔ہم سب کائنات کا مرکز ہیں۔لیکن ہوا یوں کہ دو نمبر جعلی علما اور پیروں نے ہمیں کسی اور کاموں میں لگا دیا۔کوئی کسی کا کتا بنا پھرتا ہے کوئی پیر بالٹی کا مرید ہے،کوئی پیر ٹرل کا،تو کوئی کپڑوں سے فیض پانے کا دعویٰ کر رہا ہے،کوئی دھمال سے۔حقیقت میں صفر۔روحانی ماسٹر کو کیا ضرورت پڑی دھمالوں کی۔آپ خود میں ایک کائنات ہیں۔اس مراقبہ کی کتاب آپ خود ہیں آپنے خود سے خود کو پڑھنا ہے بس۔لیکن یہ دو نمبر پیر آپکو کیوں ایسا بتائیں گے۔انکی نذر و نیاز بند ہو جائے گی۔آپ جو انکے سامنے دھمالیں اور جھکے ہوئے ہیں وہ سب ختم ہو جائے گا۔خدا کے لیے خود کو سمجھیں! اتریں اپنے اندر آپ کسی کے محتاج نہیں۔امرت آپکے اندر ہے پئیں اس

امرت کو۔ ابھی بھی کتنے بندے، بس باتیں ہیں، فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے، فلاں کتاب میں وہ۔ او بھائی اپنی کتاب بھی تو پڑھ اپنے آپکو تو بھی پڑھ۔ کچھ لوگوں نے ولی کاملوں کی باتیں چرا لیں۔ اکثر نام نہاد گدی نشین جو مفت میں گدی کے مالک بن گئے وہ باتیں تو کریں گے، لیکن عمل کوئی نہیں۔ اور کوئی عمل ہے بھی تو بہت مشکل کہ کوئی کر ہی نہ سکے اور پھر اکثر جگہ پیری مریدی کا ایسا چکر ہے کہ بس اللہ پاک کی پناہ۔ نسل در نسل انسانوں کو اپنا غلام بنا لیا۔ نہ خود امرت پیا اور نہ لوگوں کو امرت پینے دیا۔ اس مراقبہ میں ایسا نہیں۔ یہ سب سے آسان طریقہ ہے، خود کو سر سے لے کر پاؤں تک محسوس کریں بس۔ خود ہی راز کھلتے جائیں گے اگر پھر بھی آپ نے باتیں ہی کرنی ہیں۔ تو آپکی مرضی۔ اصل روحانی ماسٹر کا کام ہوتا ہے آپکو آپکے اندر موجود امرت سے روشناس کروانا۔ جسکا دل کرے یہ اپنے اندر اتر کر امرت پی لے۔ نہیں تو جہاں مرضی جو مرضی خیالی باتیں کرتا رہے اور اکثر لوگ تو ایسے جنت دوزخ بانٹتے ہیں کہ بس اللہ پاک کی ان سے پناہ ہی مانگی جا سکتی ہے لیکن سب کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ سچ کیا تھا؟ آپ کو اگر کوئی بھی بیماری ہے چہرے پر دانے ہیں، چھائیاں ہیں، سر گنجا ہے، کوئی پرابلم ہے تو مراقبہ کے دو پورے جسم کے سیشن کرنے کے بعد اس جگہ دوبارہ توجہ کریں اس حصہ کو محسوس کریں! اس جگہ دس، بیس منٹ زیادہ توجہ کریں۔ ذہن کو ادھر ادھر بھاگنے نہ دیں! جلد ہی آپکو اچھے رزلٹ ملیں گے۔ یہ سوال کا جواب عوامی مفاد اور سچ کی تلاش میں دیا گیا ہے تا کہ لوگ اپنے اندر موجود اپنی امرت کو پیئیں۔

سوال نمبر 24۔ نیند اور موت میں کیا فرق ہے؟

جواب: آپ نے اکثر سنا ہوگا نیند آدھی موت ہے لیکن اس کی کوئی تشریح نہیں ہوگی۔ نیند آتی ہی تب ہے جب ہم اپنے مٹی کے جسم سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ اب ذرا نیند کی وجہ پر غور

کریں سب سے پہلے آپکی آنکھیں بند اور آپکی تمام حرکات بند ہونا ضروری ہیں۔ یاد رکھیں خیال اور سوچ بھی ایک حرکت ہے۔ اگر آپکی آنکھیں بند نہیں ہونگی اور آپ کوئی حرکت کر رہے ہیں تو نیند نہیں آئے گی۔ اب آپ کوئی حرکت نہیں کر رہے آنکھیں بند ہیں تو آپ کوئی انرجی استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ اب وہ انرجی آپکے اورا میں جا رہی ہے اورا/ آپکا روشنی کا جسم وہ انرجی استعمال کر کے جیسے ہی مٹی کے جسم سے آزاد ہوتا ہے آپکو نیند آجاتی ہے۔ اب اس پر مزید غور کریں بعض دفعہ خیالات کی یلغار ہماری انرجی کو استعمال کرتے ہیں، اس لیے ہمیں نیند نہیں آتی۔ اب اگر خیالات رک جائیں تو ہمیں نیند آجاتی ہے۔ نیند اور موت دونوں میں روشنی کے جسم کا مٹی کے جسم سے آزاد ہونا ہے لیکن فرق یہ ہے کہ نیند میں تمام چکراز ڈھیلے ہوتے ہیں لیکن روشنی کا جسم ایک نور کی تار سے بندھا ہوتا ہے۔ کوئی چیز اس نور کی تار کو توڑ نہیں سکتی نہ کاٹ اور جلا سکتی ہے۔ لیکن موت میں ان تمام چکراز کا کنکشن مٹی کے جسم سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ جس سے انسان کا واپس اس مٹی کے جسم میں پلٹنا ناممکن ہوتا ہے لیکن روحانی بندے اللہ پاک کے حکم سے اپنے مٹی کے جسم کے ساتھ فرشتوں کے ذریعے خود بھی کنکشن ختم کر لیتے ہیں۔ مراقبہ کرنے والے انسان کی موت پرسکون ہوتی ہے۔ موت صرف اس مٹی کے جسم کے ساتھ روح کا کنکشن ختم ہونا ہے اور کچھ نہیں۔ روح کسی بھی صورت مٹی کے جسم کی محتاج نہیں ہے۔ ہم تمام لوگ پہلے دن سے مٹی کے جسم کو چھوڑ اور واپس آرہے ہیں صرف اتنا فرق ہے وہ آنا یا جانا ہماری مرضی سے نہیں۔ مراقبہ میں کامیابی کے بعد یہ آنا جانا ہماری مرضی سے ہوتا ہے۔

سوال نمبر 25۔ مراقبہ میں کامیابی کی کیا علامتیں ہیں اور ان علامتوں سے بہتر طور پر کیسے مستفید ہوا جاسکتا ہے؟

جواب: جب ہم مراقبہ کرتے ہیں تو انرجی جو پہلے باہر جا رہی تھی اب ہمارے مٹی کے جسم میں جذب ہوتی ہے اور یہ خیالات انکو کبھی معمولی نہ سمجھیں۔ یہ بہت بڑی مقدار میں ہماری انرجی چوستے رہتے ہیں۔ آپکو پہلے بھی بتایا جا چکا ہے کہ آپکے اندر جو ڈی این اے ہے، وہ نسل در نسل چلا آ رہا ہے۔ اگر آپ ابھی یہاں موجود ہیں تو صرف اس لیے کہ آپکے بڑوں میں سے کوئی حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ، حضرت یوسفؑ ان تمام ادوار میں زندہ تھا ان تمام زمانوں کا ڈیٹا آپکے ڈی این اے میں موجود ہے۔ تمام خیالات سوچ بچار موجود ہیں۔ پھر آپ کے اپنے خیالات اور جذبات بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی طرف سے کرائے گئے جادو ٹونے تعویزات کا اثر بھی ہوتا ہے، جب ہم مراقبہ کرتے ہیں، انرجی ہمیں اندر سے صاف کرنا شروع کرتی ہے۔ آپکے اندر سے صفائی کا عمل شروع ہوتا ہے۔ تمام جادو، ٹونے، منتر، تعویزات کا اثر نکلنا شروع ہوتا ہے تو مندرجہ ذیل علامتیں ظاہر ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک یا ایک سے زائد لیکن ان تمام علامتوں کو نظر انداز کریں ان پر دھیان نہیں دینا چاہیے۔

1 نیند کے دورانیہ میں تبدیلی شروع میں نیند بڑھ بھی سکتی ہے کم بھی ہو سکتی ہے۔

2 سر درد ہو سکتا ہے لیکن ضروری نہیں کیوں کہ کراؤن چکرا کھلنا شروع ہو جاتا ہے اس میں انرجی بڑھتی ہے۔

3 ہلکی پھلکی دل کی دھڑکن بڑھ سکتی ہے۔

4 سانس لینے میں پرابلم آ سکتا ہے کیوں کہ انرجی کے جسم کو سانس کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

5 وزن ہلکا پھلکا بڑھ سکتا ہے اور پھر کم ہو جاتا ہے۔

6 نزلہ زکام ہوسکتا ہے کیونکہ اندر سے تمام گندگی باہر آ رہی ہوتی ہے۔

7 انسان کے اندر نیکی کرنے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے۔

8 انرجی کے پریشر سے ہلکا پھلکا جسم بھاری ہوسکتا ہے، کیونکہ تمام نیگٹو انرجی باہر خارج ہونا شروع ہوتی ہے۔

9 بچے اور جانور آپ سے محبت شروع کر دیتے ہیں، کیونکہ آپکی اضافی انرجی انکو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

10 جسم میں گرمی یا سردی محسوس ہوتی ہے، کیونکہ جسم میں سورج نالی اور چاند نالی میں جو پرابلم ہوتا ہے وہ ٹھیک ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

11 انرجی کے بڑھنے سے جسم میں ہلکا پھلکا درد ہوسکتا ہے، جیسے آپ پہلے دن بھاگتے ہیں تو آپکا جسم درد کرتا ہے بعد میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔

12 آپکے خواب واضح ہو جاتے ہیں۔

13 آپ فرشتوں اور اپنے سپرٹ گائیڈز کو محسوس کر سکتے ہیں۔

14 تیسری آنکھ پر ہلکا درد ہوتا ہے کیونکہ وہ پتہ نہیں کتنے عرصہ سے بند تھی اب کھلنے لگی ہے۔

لیکن ان تمام علامتوں کو نظر انداز کرنا چاہیے کیونکہ یہ سب عارضی ہوتی ہیں اور بہتری کی علامت ہیں۔ جب کسی چیز کو اکھاڑ کر باہر پھینکا جاتا ہے ایسے ہی آپکے اندر سے تمام گندگی باہر نکلنا شروع ہو جاتی ہے اگر کسی انسان کے اندر ڈر ہے تو اب ڈر آہستہ آہستہ باہر جانے لگ گیا ہے۔ کسی کو معدہ کا مسئلہ ہے تو ڈکاروں یا کسی اور وجہ سے بیماری آہستہ آہستہ جسم سے باہر نکل

جائے گی۔ان سے بچنے کے لیے مزید مراقبہ کریں۔سانس کی مشق بہتر ہے۔اپنا دھیان سانس
پر رکھیں۔سانس آہستہ آہستہ لمبا اور پیٹ کے ذریعے لیں۔مٹی کے اوپر ننگے پاؤں چلیں۔مٹی نہ
ملے تو کچھ دیر فرش پر ننگے پاؤں لازمی چلیں۔کولڈ ڈرنک کم پئیں۔سادہ خوراک کھائیں، نمک کا
استعمال کم کریں۔فروٹس کا جوس اور سلاد زیادہ استعمال کریں۔واک اور ورزش لازمی کریں۔
جب بھی ورزش کریں ایسی ورزش کریں جو آسانی سے بیٹھ کر کی جا سکے۔اپنی آنکھیں بند رکھ کر
جس جگہ دباؤ ہے اسکو محسوس کریں، آہستہ آہستہ وہ درد ختم ہو جائے گا۔یاد رکھیں! یہ آپکا اپنا سفر
ہے اور اسے آپ نے خود ہی کرنا ہے۔کوئی کسی کی روح کا سفر نہیں کرتا۔آپکے سامنے مثال ہے
جاپان کی وہ ایک مسلم ملک نہیں لیکن ایمانداری، صفائی، انصاف میں، ساری دنیا سے آگے ہے۔
ہمارے ہاں نام نہاد علما اور پیروں نے فضول بحثوں اور ایسی ایسی نام نہاد کتابوں سے حوالے اور
کئی گناہ ثواب بڑھا دیے ہیں۔اب ہر کوئی گناہ کر کے سمجھتا ہے کوئی بات نہیں فوراً معافی مل
جائے گی اور اسی بھرم میں انکا انتقال ہو جاتا ہے لیکن جناب سرکار دو عالم ﷺ نے واضح کہہ دیا
ہے: جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔اب بتائیے جو دودھ میں پانی ڈال رہا ہے جو
مرچوں، ہلدی میں ملاوٹ کر رہا ہے وہ کہاں کھڑا ہے؟ اور رہ گئی بات جنت دوزخ کی ٹکٹ کی جو
اکثر بندے ہر وقت لوگوں کو دے رہے ہیں اسکا فیصلہ اللہ پاک نے کر دیا ہے۔فرمایا! اللہ کے
دوستوں کو غم اور خوف نہیں ہوتا۔دوسرے الفاظ میں جس انسان کو بھی کوئی غم خوف ہے تو وہ شخص
اللہ کا دوست نہیں ہے۔اب ہر بندہ اپنا جائزہ لے کر دیکھ لے اگر اسے کوئی غم، خوف اور پریشانی ہے
تو وہ اللہ پاک کا دوست نہیں۔اور جنت میں اللہ پاک کے دوست جائیں گے یا دشمن؟ جواب
ہے جنت میں اللہ پاک کے دوست جائیں گے۔نہ کہ اللہ پاک کے دشمن اور اکثر کسی بابے ٹل کا

کوئی بابے پمپ کی نسبت لیے ہوئے ہیں وہ بھی اپنا تجزیہ کرلیں کہ کیا جس نسبت پر انکو مان ہے اور بھرم ہے اس نسبت نے انکے اندر سے دنیا میں ہی ڈر اور خوف پریشانی، بیماری نکال دی ہے یا نہیں؟ اور اگر دنیا میں ان نام نہاد نسبتوں کے باوجود انسان کے اندر ڈر اور خوف پریشانی بیماری ہے تو آخرت میں وہ نام نہاد نسبت کیا کام آئے گی؟ کچھ بھی نہیں۔ جو چیز یہاں آپکو فائدہ نہ دے سکی وہ چیز وہاں کیا فائدہ دے گی؟ اور جو لوگ نہیں سمجھتے جب آپکی تیسری آنکھ کھلے گی خود آپ دیکھ لیں گے، وہ لوگ کیسے روتے چلاتے ہیں کہ ہم کو کسی نے بتایا نہیں۔ ہمیں پتہ نہیں چلا، اس وقت انکو انکی ریکارڈنگ دکھا دی جاتی ہے اور جدید سائنس مانتی ہے کہ انسان اپنی ساری ریکارڈنگ دیکھ کر مرتا ہے۔ لہذا خود سے خود کو ڈھونڈیں! اپنے آپکو اندر سے دیکھیں تمام گندگی ختم ہو کر سکون ہی سکون ملے گا۔

سوال نمبر 26۔ گولڈن ایج کیا ہے اور اسکی تشریح کر دیں؟

جواب۔ گولڈن ایج ایسے سنہری دور کو کہتے ہیں جہاں امن سکون انصاف اور حقیقی محبت ہوتی ہے۔ یہ دور 2033 سے 2040 تک مکمل ہو جائے گا۔ اس دور کے لیے قدرت اس دنیا کو تھری ڈی سے فائیو ڈی کے لیے زیادہ کاسمک انرجی دے رہی ہے۔ یہ جو زائد کاسمک انرجی ہماری زمین کو مل رہی ہے اس میں تین قسم کے لوگ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

سٹار سیڈ

امپیتھ

انرجی ورکر

یہ تین اہم قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو سب سے پہلے اس کاسمک انرجی کو قبول کرتے ہیں کا

سمک انرجی ہر انسان کے ڈی این اے میں تبدیلی لاتی ہے لیکن یہ تین قسم کے لوگ اس انرجی کو بہت جلد جذب کرتے ہیں اور مستقبل میں یہ اپنا اہم کام سرانجام دیں گے۔ سٹار سیڈ بہت ایڈوانس روحیں ہیں۔ یہ سب سے پہلے اس کا سمک انرجی کو جذب کرتے ہیں پھر اس انرجی کو انرجی ورکر کو منتقل کرتے ہیں تا کہ پورا سسٹم احسن طریقے سے چل سکے۔ سٹار سیڈ پر ایک بہت بڑی پوسٹ بنائی جاسکتی ہے۔ لیکن وقت کی کمی کے باعث پوسٹ کو مختصر کر رہا ہوں۔ انرجی ورکر اور امپیتھ کو زیادہ پرابلم بھی آتے ہیں۔ آپ اپنے اردگرد نظر ڈالیں، اکثر لوگ بس کھانے، بچوں اور مرنے تک محدود ہیں لیکن کچھ حساس لوگ ہوتے ہیں۔ جنہیں معاشرہ کا دکھ ہوتا ہے اور وہ معاشرہ کی بہتری چاہتے ہیں، یہ لوگ انرجی ورکر اور امپیتھ ہوتے ہیں لیکن کیوں کہ وہ اس تھری ڈی ورلڈ کے ساتھ ایک ان پیور ڈی این اے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں اور انکو انرجی میں تبدیلی کا پتہ نہیں ہوتا اس لیے انکو مسائل کا سامنا رہتا ہے۔ یہ لوگ اکثر دم درود بھی کر دیتے ہیں جس سے انکی اپنی انرجی مزید کم ہو جاتی ہے یا اکثر امپیتھ دوسرے لوگوں کے دکھ کو محسوس کرتے ہیں۔ جس سے انکا اپنا انرجی لیول کم ہو جاتا ہے۔ جب انکا انرجی لیول کم ہو جاتا ہے انکو ہر چیز سے نفرت ہو جاتی ہے۔ پھر دوبارہ جب انرجی زیادہ ہو جاتی ہے انکو دوسری چیزیں اچھی لگنے لگ جاتی ہیں۔ ضروری ہے کہ پہلے یہ اپنے انرجی لیول کو اچھے طریقے سے بڑھائیں تا کہ انکو کم مسائل کا سامنا کرنا پڑے اس گولڈن ایج کے لیے ضروری ہے کہ ہر انسان اپنے شعور کو بڑھائے گولڈن ایج میں دنیا سکھ کا سانس لے گی لیکن اس سے پہلے بہت کوشش کرنا پڑے گی۔

سوال نمبر 27: اس مراقبہ میں تیسری آنکھ یا روح کی آنکھ یا وجدان کی آنکھ استعمال ہوتی ہے یا نہیں اور اپنے مٹی کے جسم سے ہم اپنی روح کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ یعنی ہم نے سوچنا کیا ہے

کیا مٹی کے جسم کو سوچنا ہے یا روح کو۔

جواب۔ جب آپ بیٹھ کر اپنی مٹی کی آنکھیں بند کر لیتے ہیں تو اس وقت کونسی چیز ہے جس سے آپ اپنی توجہ اپنے جسم پر کرتے ہیں؟ وہ آپکی تیسری آنکھ / وجدانی آنکھ ہی ہے جس سے آپ اپنی توجہ اپنے جسم کے مختلف حصوں پر کرتے ہیں۔ تو اس مراقبہ میں شروع سے ہی آپکی تیسری آنکھ استعمال ہوتی ہے۔ انسان دو چیزوں کا مجموعہ ہے مٹی کا جسم اور روح۔ کتنے لوگ اس میں نفس کو بھی شامل کرتے ہیں جو غلط بات ہے۔ صرف دو چیزیں استعمال ہوئی ہیں مٹی جو مختلف عناصر پر مشتمل ہے پھر مٹی کے اجزا پر کچھ عمل ہوا ہے۔ جیسے پانی کا استعمال، گارا گوندنے میں وغیرہ لیکن روحانیت میں یہ تمام چیزیں ایک ہی چیز مٹی ہی شمار ہوتی ہے۔ مٹی سے انسان کا جو جسم بنایا گیا، جسے سنوارا بھی گیا، لیکن پھر بھی اسکی کوئی حرکت نہیں ہوئی اس پر تفصیلی بات ہو چکی ہے۔ پھر اس میں اللہ پاک کی طرف سے اپنی روح سے۔ **حوالہ سورت ص**۔ اب جب دو چیزیں مل گئیں مٹی کا جسم اور روح (بس دو چیزوں کا ذکر ہے لوگ اس میں نفس کو شامل کرتے ہیں پتہ نہیں کس بنیاد پر)؟ مٹی کے جسم میں روح آ گئی۔ مٹی کے جسم میں حرکت ہوئی۔ یعنی حرکت آپکی روح کی ہے۔ اب وہ روح آپ میں کہاں ہے؟ جواب یہ ہی بنتا ہے کہ روح انسان کے اندر ہے۔ اب جب آپ ظاہری آنکھیں بند کر دیتے ہیں جو مٹی کے جسم کی آنکھیں ہیں، پھر باقی کیا رہ جاتا ہے؟ باقی آپکی روح کی آنکھ رہ جاتی ہے جسے آپ تیسری آنکھ وجدانی آنکھ یا روح کی آنکھ کہتے ہیں۔ کچھ لوگ یہاں نفس کو لے کر آتے ہیں جو غلط ہے۔ اب ہم ظاہری مٹی کی آنکھیں بند کر کے اپنے پورے جسم، سر سے لے کر پاؤں تک دھیان کرتے ہیں، اپنے جسم کو محسوس کرتے ہیں اور کوئی شکل نہیں بناتے تو ہم اصل میں اپنے جسم میں موجود روح کو ہی دیکھنے اور محسوس کرنے کی کوشش

کرتے ہیں۔ جیسے جیسے ہم کوشش کرتے جاتے ہیں ہم اپنی روح کے مزید قریب ہوتے جاتے ہیں۔ یعنی روح میں موجود علوم حاصل ہوتے جاتے ہیں۔ پھر ہم پر راز کھلتے جاتے ہیں۔ اس مراقبہ میں سوائے تیسری آنکھ کو اپنے جسم میں لے کر جانے کے علاوہ ہم نے کچھ نہیں کرنا۔ جیسے جیسے تیسری آنکھ، جو پتہ نہیں کب سے انتظار کر رہی ہے، کھلتی جاتی ہے انسان پر راز بھی کھلتے جاتے ہیں۔ جب مراقبہ کرنے والا اس مقام تک پہنچتا ہے کہ اسکی فہم اور فراست میں آجاتا ہے کہ میں ایک روح ہوں اور مٹی کا جسم تو صرف ایک گھر ہے تو اسکی روحانی پرواز شروع ہو جاتی ہے۔ آپکو پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ہم روحانی پرواز روزانہ کرتے ہیں لیکن وہ شعوری طور پر نہیں ہوتی۔ روحانی پرواز پر ایک پورے سوال کا جواب دیا جا چکا ہے۔ اس روحانی پرواز میں انسان پر راز اور علوم کھلتے ہیں آگے اس پرواز کی اقسام ہیں ایک لمحہ ایسا بھی آتا ہے کہ ایک جگہ بیٹھے ہی انسان پر راز کھل جاتے ہیں۔

سوال نمبر 28۔ مرجاؤ مرنے سے پہلے کی وضاحت کر دیں؟

جواب: حقیقی علم ایک ہی رہتا ہے جیسے دو جمع دو ہمیشہ چار رہتے ہیں۔ لیکن کم علم لوگ بات کو کیا سے کیا بنا دیتے ہیں۔ سب سے پہلے بات کو سمجھیں! کہ آپ ہیں کیا؟ بار بار یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ آپ دو چیزوں کا مجموعہ ہیں روح اور مٹی کا جسم۔ قرآن پاک نے واضح کر دیا ہے کہ مٹی، جسے مختلف مدارج سے گزارا گیا، پھر اسکا ایک پتلا بنایا گیا، اسکو سنوارا گیا، سب کچھ کیا گیا لیکن پتلے نے کوئی حرکت نہیں کی یعنی اسکی کوئی حیثیت، کوئی حرکت نہیں۔ اب دوسری چیز شامل ہوتی ہے روح۔ جسے اللہ پاک نے اپنی روح کہا ہے۔ ان دو چیزوں سے انسان بنا۔ جب مٹی پتلے کی شکل میں تھی وہ پتلا تھا۔ پتلے کو توڑ دیا جائے تو وہ صرف مٹی بن جائے گا۔ اور جیسے

ہی روح مٹی کے جسم سے الگ ہو کر اپنی اصل جگہ واپس جائے، وہ کیا ہو گی؟ مٹی کے پتلا کے ساتھ جب روح ملی تو انسان بن گیا، انسان، نفس اور جان ایک ہی چیز ہیں۔ تمام مخلوقات بھی دو چیزوں سے بنی ہے مٹی اور خدا کی طرف سے مہیا کی گئی جان، وہ جان یا روح ہر ایک میں کیسی ہے؟ وہ ایک الگ سوال ہے **کل نفس ذائقۃ موت**۔ ہر نفس۔ ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ یعنی نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اب کوئی بندہ سوال کرے جناب میں تو انسان ہوں، میں مرد ہوں، میں عورت ہوں، وہ ہاتھی ہے اور شیر ہے۔ کیوں کہ یہ نفس نہیں اس لیے یہ موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے۔ تو آپ کیا کہیں گے۔ مختلف زبانوں میں ایک چیز کے مختلف نام ہیں جیسے ہم پانی کہتے ہیں انگریز واٹر کہتے ہیں، انڈیا والے پانی کو جل کہتے ہیں ایسے ہی باقی سب، لیکن چیز ایک ہی ہے۔ آگے پانی کی مختلف اقسام بھی بنتی ہیں جیسے شربت، میٹھا پانی، گرم پانی، دودھ سوڈا۔ خیر ہم واپس سوال کی طرف آتے ہیں۔ تو ہر نفس یعنی موت کے علاوہ ہر چیز نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ جب کہ بار بار آپکو سمجھایا جا رہا ہے کہ آپ ہیں تو مجموعہ دو چیزوں کا لیکن آپکی اصل روح ہے۔ روح مٹی کے جسم کے بغیر سنتی بھی ہے اور بولتی بھی ہے۔ **حوالہ سورہ اعراف آیت نمبر 177 تا 172**۔ پھر اصل میں موت ہے کیا؟ موت کی وضاحت ایک الگ سوال میں کر دی گئی ہے۔ لیکن مختصر بتا دوں؛ روح کا مٹی کے جسم سے الگ ہو جانا موت ہے۔ بس اور کچھ بھی نہیں۔ پرابلم یہ ہے کہ ابھی صرف ہم اپنے مٹی کے جسم کو سمجھتے ہیں، دیکھتے ہیں، سو طرح کے پردے بہانے بناتے ہیں، میرے بچے، میرا خاندان، یہ، وہ۔ جب آپ سوتے ہیں اور ہر چیز روز سوتی ہے اس سونے میں آپ تمام کچھ بھول جاتے ہیں، چاہے آپ پانچ گھنٹے سوئیں یا سات گھنٹے لیکن کیوں کہ یہ سب کچھ

لاشعوری طور پر ہوتا ہے، اس لیے آپکو یاد نہیں رہتا ہے لیکن اگر یہ سب کچھ شعوری طور پر ہو جائے تو آپکو سب یاد رہے گا۔ اب یہ بات کہ مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ اسکا مطلب بھی کچھ لوگوں نے عجیب سا لیا ہے کہ بندہ تمام سہولتیں ترک کر دے۔ کچھ کہتے ہیں بندہ جنگلوں میں نکل جائے بقول بابا بلھے شاہؒ سرکار، اگر جنگلوں میں ہی اللہ ملتا تو پھر سب سے پہلے جانوروں کو ملتا جو اکثر بیلوں اور جنگلوں میں گھومتے رہتے ہیں۔ اور اگر کھانا پینا چھوڑنا ہوتا تو درخت پھل دینا بند کر دیتے۔ آپکے سامنے ہے، کبھی کسی درخت نے اپنا پھل خود کھایا ہے؟ کیا کبھی کسی آم نے اپنے آم خود کھائے ہیں؟ جواب ہے نہیں یعنی اللہ پاک چاہتے ہیں کہ انسان دنیا میں آیا ہے تو کھائے پئے بھی، لیکن دئے گئے اصولوں کے مطابق، کسی پر ظلم نہ کرے۔ کچھ لوگ ترک دنیا سمجھتے ہیں وہ بھی غلط، اگر ترک دنیا ہوتا تو آپکو ایسا بنایا ہی نہیں جاتا۔ دیکھیں غور کریں! مر جاؤ مرنے سے پہلے۔ یعنی جہاں تم نے مرنے کے بعد جانا ہے وہاں مرنے سے پہلے چلے جاؤ۔ اس جگہ کا شعور لے لو۔ انسان مرنے کے بعد کہاں جاتا ہے؟ انسان مرنے کے بعد عالم اعراف میں جاتا ہے، یعنی آپ نے خود میں اتنی صلاحیت پیدا کرنی ہے کہ آپ عالم اعراف میں مرنے سے پہلے چلے جائیں۔ اس جگہ کا مشاہدہ کرلیں کہ جہاں ہم نے مرنے کے بعد رہنا ہے۔ اور یہ سب روحانی پرواز سے ممکن ہوتا ہے۔

سوال 29۔ روحانی معاہدہ روح سے کیا مراد ہے؟

جواب: آپ کو پتہ ہے کہ انسان صرف مٹی کا جسم نہیں، انسان مٹی اور روح کا مرکب ہے اور مٹی کے جسم کی حیثیت روح کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ سورۃ اعراف 172 تا 176 ہمیں روح کے پہلے معاہدے کا بتاتی ہے ترجمہ: **"اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم یعنی ان کی پیٹھوں**

سے ان کی اولاد نکالی "۔ تو ان سے خود انکے مقابلے میں اقرار کروالیا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ سب نے کہا، کیوں نہیں ہم گواہ ہیں ثابت ہوتا ہے۔ روح نے پہلا معاہدہ اللہ کی ربوبیت کا کیا۔ پھر ہم نے بار، امانت اٹھایا۔ جس کا ذکر سورۃ احزاب آیت نمبر 72 میں ملتا ہے:

" ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسکو اٹھالیا بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا "۔ ثابت ہوتا ہے کہ ہم، یعنی ہماری روح نے امانت کو اٹھالیا۔ تیسرا ذکر سورۃ یٰس آیت نمبر 60 میں ملتا ہے،

ترجمہ: **" اے آدم کی اولاد ہم نے تم سے وعدہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے "** ہمیں خود سے سوچنا چاہیئے۔ کیا ہم کو یہ یاد ہے یا نہیں؟ ہم جیسے جیسے اپنی روح کے قریب ہوتے جاتے ہیں، ہماری روح کی صلاحیتیں ہم پہ آشکار ہوتی جاتی ہیں۔

بس فرق اتنا ہے کہ ہم سب کچھ اپنے مٹی کے جسم کو مان رہے ہیں لیکن مٹی کے جسم کو چلانے والی چیز روح سے دور ہیں۔ جیسے جیسے ہم روح کے قریب ہوتے جائیں گے ہم پہ حقیقت آشکار ہوتی جائے گی۔ اور تمام روحانی معاہدوں کی سمجھ آجاتی ہے۔

سوال نمبر 30۔ روحانی دعا اور وظائف کیسے پڑھنے چاہیئے؟

جواب: انسان سب سے پہلے رزق حلال کھائے اور جب دعا مانگے تو پوری توجہ ادھر ہونی چاہیئے اور ذہن میں اللہ پاک کی محبت اور عظمت ہونی چاہیئے۔ روحانی طور پر انسان پرسکون جگہ پہ بیٹھ جائے لیکن آنکھیں بند رکھے تو بہتر ہے اور اگر آنکھیں بند رکھنا ممکن نہ ہو تو توجہ اپنی دعا اور وظیفے پر رکھے اور تصور کرے کہ خدا کی ذات اسکو دیکھ رہی ہے۔ تصور کے بعد اپنا مقصد بیان کرے اور یقین رکھے کہ اللہ پاک اسکی دعا ضرور سنیں گے۔ وظیفہ پڑھتے ہوئے اللہ پاک کے

تصور کے بعد توجہ اپنے جسم کے اندر مرکوز کرے اور الفاظ کی وائبریشن کو اپنے مٹی کے جسم میں جذب ہوتا محسوس کرے۔ ایسا کرنے سے وظائف کے اثرات جلد ملتے ہیں۔ اکثر لوگ نماز میں خیالات کی یلغار کی بات کرتے ہیں۔ اگر آپ نماز پڑھتے ہوئے اپنی توجہ اپنی زبان پر رکھیں۔ اور زبان سے آہستہ آہستہ الفاظ ادا کریں تو آپکو خیالات نہیں آئیں گے اور آپکو نماز کا حقیقی لطف اور مزا آئے گا۔ اکثر لوگ جب دعا مانگتے ہیں تو اپنے موبائل یا کسی اور طرف دھیان کرتے ہیں، جو غلط ہے۔ آپکا دھیان الفاظ پر ہونا چاہیے۔ کیونکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں باادب بیٹھنا چاہیے۔ پوری توجہ اپنے الفاظ اور اپنی زبان پر رکھیں تاکہ دنیا اور آخرت میں کامیابی ملے۔

سوال نمبر 31۔ ہم اپنے (ڈی این اے) یا جسم میں موجود بلاکیج رکاوٹ کو کیسے ختم کر سکتے ہیں؟

جواب: ہمارا مٹی کا جسم اپنے والدین کے ڈی این اے کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اور ہمارے ماں باپ کا مٹی کا جسم ان کے اپنے ماں باپ کا ڈی این اے ہے۔ یہ ڈی این اے ہمیں نسل در نسل منتقل ہوا ہے۔ ہمارے اس ڈی این اے میں ہماری تمام نسلوں کا ڈیٹا خیالات اور سوچ

موجود ہے۔ ڈی این اے کو صاف کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان آرام دہ بستر پر لیٹ جائے، آنکھیں بند رکھے کیونکہ آنکھیں دماغ کا دروازہ ہیں۔ اب اپنے ہاتھ اپنے سر پہ رکھیں اور پوری نظر، سر سے لیکر پاؤں تک کریں اور کم از کم پانچ بار دہرائیں کہ میرے اندر سے تمام بلاکیج، رکاوٹیں، بیماریاں ختم ہو چکی ہیں میں پرسکون ہو چکا ہوں، میں اپنے آپ سے پیار کرتا ہوں، اب توجہ اپنے سر پہ لائیں اور خود سے کہیں کہ میرا سر بہت اچھا ہے، میں بہترین ہوں، 3 سے 5 بار کہنے اور محسوس کرنے کے بعد اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر رکھیں اور بولیں اور

محسوس کریں، میں اپنے چہرے سے پیار کرتا ہوں، میرا چہرہ خوبصورت اور صحت مند ہے۔ پھر اپنا ہاتھ گردن پر رکھیں اور محسوس کریں کہ میری گردن طاقتور اور صحت مند ہے، میں اپنی گردن سے پیار کرتا ہوں۔ پھر اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں بازو پر رکھیں اور بولیں محسوس کریں کہ میرا دایاں بازو صحت مند اور طاقتور ہے پھر دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھیں اور بولیں، محسوس کریں کہ میرا بایاں بازو صحت مند اور طاقتور ہے۔ پھر دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھیں اور بولیں / محسوس کریں کہ میرا بایاں بازو صحت مند اور طاقتور ہے۔ اب اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے کے اوپر رکھیں اور بولیں محسوس کریں کہ میرے سینے سے تمام بیماریاں ختم ہو چکی ہیں، میرا سینہ صحت مند اور طاقتور ہے۔ اب اپنے دونوں ہاتھ اپنے پیٹ کے اوپر رکھیں بولیں اور محسوس کریں کہ میرا معدہ، جگر، تلی، آنتیں، سارا پیٹ تمام بیماریوں سے پاک، صحت مند ہیں۔ میں خوبصورت ہوں، میں خود سے پیار کرتا ہوں۔ پھر دایاں ہاتھ اپنی دائیں ٹانگ پر رکھیں، خود سے بولیں اور محسوس کریں، کہ میری دائیں ٹانگ صحت مند اور خوبصورت ہے۔ آخر میں اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ٹانگ پر رکھیں اور بولیں اور محسوس کریں کہ میری بائیں ٹانگ صحت مند خوبصورت اور طاقتور ہے۔ ہر حصہ پر یہ الفاظ کم از کم پانچ سے دس بار بولیں اور محسوس کریں، کہ میں صحت مند اور طاقتور بن چکا ہوں، میں کمال ہوں، میں تمام بیماریوں سے پاک ہو چکا ہوں، پھر دوبارہ اپنے سر سے یہ عمل کریں ۔ اس عمل کو روزانہ صبح شام کرنے سے ڈی این اے صاف اور طاقتور ہو جاتا ہے اگر شروع میں اپنے بارے میں نیگٹو خیالات آئیں تو ان پر توجہ نہ دیں۔

دوسرا طریقہ :

جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے رب کو پہچانا، مرشد کامل (روحانی استاد) سے پوچھا

جناب اپنے آپکو پہچاننا کیا ہے؟ کیا یہ پہچاننا ہے کہ یہ میرا ہاتھ ہے یہ میرا منہ ہے، یہ میرے بال ہیں، یہ تو سب کو پتہ ہے استاد محترم نے فرمایا یہ جسم یہ بال یہ ہاتھ تو ہیں لیکن ان میں حرکت کیسے ہے ایک مرے ہوئے شخص کے بھی ہاتھ ہوتے ہیں، ٹانگیں ہوتی ہیں، کیا وہ حرکت کرتا ہے؟ عرض کی نہیں تو کہنے لگے پھر انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ میرے تمام اعضاء میں کیسے حرکت ہوتی ہے۔ان اعضاء کو چلانے والی طاقت روح ہے ہم اپنے ان ہاتھوں کو تو دیکھتے ہیں لیکن اپنی روح کے ہاتھوں کو نہیں دیکھتے۔ ہماری تمام حرکات روح کے تابع ہیں۔ روح ہے تو ہر چیز کام کرتی ہے اگر روح نہیں تو ہر چیز بیکار ہے۔ پھر ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ تمام حرکت، تمام کام ہماری روح کا ہے۔ کہا ایک مردے اور زندہ انسان میں فرق کیا ہے؟ ایک زندہ اور مرے انسان میں روح کا ہی فرق ہے۔ عرض کی پھر روح کو کیسے پہچانا جائے؟ ارشاد فرمایا: زندہ انسان میں اور مردے میں ظاہری فرق کیا ہوتا ہے؟ پھر کہنے لگے جب تک کسی انسان میں سانس ہوتا ہے یعنی وہ سانس لیتا رہتا ہے، آپ اسے مردہ نہیں بول سکتے، مردہ تبھی ہو گا جب اسکی سانس بند ہو جائے۔ مزید ارشاد فرمایا: سانس پھر کونسی چیز لیتی ہے؟ سانس ہماری روح لیتی ہے۔ جب ہم اپنی سانس پر دھیان دیتے ہیں، تو اصل میں ہم اپنی روح پر ہی دھیان دیتے ہیں۔ جیسے جیسے ہم اپنی سانس پر دھیان دیتے جاتے ہیں ہم اپنی روح کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ ایک وقت آتا ہے کہ روح کی تمام توانائی اور طاقت ہمارے مٹی کے جسم میں منتقل ہو جاتی ہے۔ عرض کی پورا طریقہ عنایت کریں! ارشاد فرمایا: صبح بندہ اٹھ کر آلتی پالتی یعنی چوکڑی مار کر ظاہری آنکھیں بند کرے اور اپنی توجہ اپنی سانس پر رکھے بس سانس ناک کے اندر آتا جاتا دیکھے۔ خیالات آئیں انکی پرواہ نہ کرے۔ دوبارہ اپنا دھیان اپنی سانسوں پر کرے روزانہ صبح شام آدھا یا ایک گھنٹہ کرے۔ پہلے

دن ہی یا دو تین دن میں انسان اپنے اندر ایک انرجی، سکون محسوس کرے گا۔ اگر اس دوران جسم میں خارش یا درد ہو تو یہ بہتری کی علامت ہے۔ کیوں کہ مٹی کے جسم میں 72 ہزار نالیاں ہیں۔ ان میں کوئی بلاکیج ہو جاتی ہے، روشنی کا جسم یعنی ہماری روح کی انرجی ان نالیوں کو ٹھیک کرتی ہے۔ عرض کی کوئی خطرہ تو نہیں؟ ارشاد فرمایا: اپنی سانس اپنی روح سے کیسا خطرہ؟ آپ حقیقت میں ایک روح ہی ہو، جس نے جسم بطور ایک گھر رکھا ہوا ہے۔ عرض کی فوائد کیا ملیں گے؟ ارشاد فرمایا روزانہ مشق کرنے سے 3 تا 4 دن بعد جسم میں انرجی بڑھ جائے گی ایک سکون آ جائے گا اور تمام علوم پہلے ہی آپکی روح میں ہیں، وہ تمام علوم انسان پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ آپکی روح سات آسمان کراس کر کے آئی ہے۔ ہر انسانی روح اللہ پاک کی آواز سن چکی ہے (سورت اعراف آیت نمبر 172) روح کی انرجی سے آپکا تمام جسم، تمام بیماریوں سے پاک ہو جاتا ہے اور انسان کو سکون ملتا ہے۔ پھر اس کائنات کے راز کھل جاتے ہیں۔ سلسلہ میں عوام کی سہولت کے پیش نظر پانچ طریقے رائج ہیں۔

تیسرا طریقہ:

وظائف پر مشتمل ہے۔

چوتھا طریقہ:

تصورِ مرشد فنا فی المرشد آنکھیں بند کر کے مرشد کا تصور کریں، مرشد کے مٹی کے جسم کے نقش و نگار نہیں بنانے، شروع میں اندھیرا ہو گا بعد میں روشنی میں تبدیل ہو جائے گا۔

توجہ کریں کہ مرشد سامنے بیٹھا ہوا ہے، اس کتاب میں کئی جگہ لفظ تصور آیا ہے لیکن تصور سے مراد تصویر بنانا نہیں ہے۔ آپ آنکھیں بند کر کے اللہ کا تصور کریں۔ اللہ پاک کی تصویر بنانے

سے آپکا مائنڈ قاصر ہے۔ تصور ہمیشہ اس چیز کا ہی کیا جائے جس کی تصویر مائنڈ نہ بنا سکے۔

پانچواں طریقہ:

تصور کریں کہ آپ اللہ کے حضور موجود ہیں اور آپکا دل اللہ اللہ کر رہا ہے جلد ہی رزلٹ ملنا شروع ہو جاتے ہیں۔

ابھی تک ان مراقبہ جات کو پبلک کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اجازت ملنے پر یہ مراقبہ جات پبلک کیئے جائیں گے اور اگر اجازت نہ ملی تو سینہ بہ سینہ ہی منتقل کیئے جائیں گے۔ وہ مراقبہ جات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اوپننگ سپر چوئل ہارٹ

2۔ مراقبہ کراسنگ ناسوت ونصرت

3۔ مراقبہ ڈی کوڈ نگ وقائم صلوٰۃ بااصول حضرت علیؓ

4۔ مراقبہ ڈی کوڈ نگ درود شریف بااصول حضرت علیؓ

5۔ مراقبہ یصلی علیٰ المومنین بااصول حضرت علیؓ

6۔ مراقبہ حقیقت حج بااصول حضرت علیؓ

7۔ مراقبہ سجین وعلیین

8۔ مراقبہ قائم بعداز ناسوتی موت

9۔ مراقبہ قائم تخلیق کائنات

10۔ مراقبہ ابتدائے تخلیق کائنات

11۔ مراقبہ انتہاء کائنات

12۔مراقبہ حشر،نشر و پل صراط

13۔مراقبہ یوم الحساب

14۔مراقبہ جنت و دوزخ

15۔مراقبہ شہداء

16۔مراقبہ سابقون و مقربین

17۔مراقبہ وحدیت واحدیت با اصول حضرت علیؑ

سوال نمبر 32 ۔مراقبہ یا غور و فکر و ہیلنگ یعنی صحت یابی کے لیے زیادہ سے زیادہ لیل یعنی رات یعنی اندھیرا کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب۔انسان کے اپنے اندر لامحدود طاقتیں ہیں لیکن وہ پردہ میں ہیں اور ہمیشہ جہاں ایک چیز زیادہ ہو جائے۔اسکو بیلنس کرنے کے لیے دوسری چیز آتی ہے۔مراقبہ یا غور و فکر کرنے کے لیے لیل یعنی رات یعنی اندھیرا زیادہ کیا جاتا ہے تو اس کو بیلنس کرنے کے لیے انسان کے اندر مغلوب نہار یعنی دن یعنی نور و انرجی بھی بڑھ جاتی ہے۔اس لیے مراقبہ زیادہ سے زیادہ اندھیرا میں کرنا چاہیے تاکہ کامیابی ہو۔

لیکن شروع میں اگر ڈر لگے یا ایشو بنے تب کم روشنی میں مراقبہ کیا جائے لیکن جب پریکٹس کافی بڑھ جائے۔تب ممکن حد تک زیادہ سے زیادہ اندھیرا کیا جائے۔

نیز جتنا زیادہ اندھیرا ہوتا ہے۔اتنی ہی زیادہ سینس وشعور بڑھنے لگتا ہے اور زیادہ اندھیرے میں ہمارے اوپر ہر چیز کی اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

انسانی وجود میں تمام بیماریاں روحانی نقطہ نظر سے اپنا وجود رکھتی ہیں اور جتنی بیماری پرانی

ہوتی ہے۔اتنی ہی زیادہ اسکی جڑیں انسانی وجود میں پھیلی ہوتی ہیں۔جب انکونورو انرجی دیا جاتا ہے تو بعض دفعہ یہ بیماریاں پورے وجود میں اپنے بچاؤ کے لیے حرکت کرتی ہیں لیکن جب زیادہ اندھیرا ہو تو نورو انرجی کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے۔جس سے ان بیماریوں کو دیکھا جاسکتا ہے اور پھر دیکھ کر ختم کیا جاسکتا ہے۔

ہیلنگ یا صحت یابی کے لیے زیادہ سے زیادہ اندھیرا اور خاموشی ہونی چاہیے۔ جہاں ہیلنگ وصحت کا عمل کیا جائے وہاں مکمل اندھیرا و خاموشی ہونی چاہیے تا کہ ہیلنگ وصحت کا عمل مکمل ہو سکے۔جب روحانی معالج و ماسٹر ہیلنگ کا عمل شروع کرتا ہے تب سانس تک برا لگتا ہے۔لہذا ہیلنگ وصحت کا عمل مکمل اندھیرا و خاموشی میں ہونا چاہیے۔تا کہ روحانی ماسٹر کا شعور ٹوٹے نہیں اور وہ آپکے اندر موجود بیماریوں اور DEMONS کو ختم کر سکے۔

حصہ "ج"

وظائف و عملیات

وظائف

رات کے دو بجے کے بعد شروع میں ۲ رکعت نفل پڑھ کر بعد میں یہ ورد کریں۔

۱. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — کم از کم 100 بار

۲. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہ — 100 بار

۳. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — 100 بار

۴. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہ — 100 بار

۵. اِلَّا اللّٰہ — 100 بار

۶. اِلَّا اللّٰہ ھُوْ — 100 بار

۷. اِلَّا اللّٰہ ھُو اِلَّا اللّٰہ — 100 بار

۸. اللّٰہ — 100 بار

۹. اللّٰہ ھُو — 100 بار

نوٹ: بعد میں درود شریف ہزارہ ایک دو دفعہ ضرور پڑھیں۔

درود ہزارہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَ دِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَاَلفِ اَلفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِک وَسَلِّم۔

اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہر ایک ذرہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے اور سلام بھیج۔

عملیات

1. پسند کی شادی کے لیے عمل:

شکر الحمد اللہ میری شادی ۔۔۔نام لڑکا یا لڑکی بمعہ والدہ کا نام ۔۔۔۔کے ساتھ بہت آسانی کے ساتھ ہو چکی ہے اور ہم دونوں پرسکون خوشگوار زندگی گزار رہے ہیں۔اس کو نیلی مارکر سے کسی کاغذ پر لکھ کر رات سونے سے پہلے کم از کم پانچ منٹ دیکھیں یا پڑھیں اور پھر سر ہانے کے نیچے رکھ کر سو جائیں لیکن اگر سر ہانہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹاتے تو دو کاغذوں پر لکھیں ایک سرہانے کے نیچے رہنے دیں۔ دوسرے کاغذ کو روزانہ سوتے وقت دیکھیں اور پڑھیں اور دراز میں رکھ دیں۔

2. کاروبار یا بزنس کی ترقی کے لیے:

مراقبہ کے ساتھ۔ شکر الحمد اللہ میرا۔۔۔۔۔نام بزنس۔۔۔۔بہت اچھا چل رہا ہے اور مجھے بہت پرافٹ ہو رہا ہے۔ نیلے مارکر سے سفید کاغذ پر لکھ کر رات سونے سے پہلے کم از کم پانچ منٹ پڑھیں یا دیکھیں۔ پھر سر ہانے کے نیچے رکھ دیں۔ تھوڑی دیر کسی سے بات نہ کریں ۔تھوڑی دیر کم از کم آدھا گھنٹے کے بعد بات کر سکتے ہیں۔ کچھ بھی کر سکتے ہیں اگر سر ہانہ تکیہ تبدیل نہ کریں تو دو کاغذوں پر لکھیں ایک تکیہ کے نیچے رہنے دیں۔ دوسرا روزانہ دیکھ یا پڑھ کر دراز میں رکھیں لیکن جس تکیہ یا سرہانے کے نیچے لکھا گیا کاغذ ہے۔اس پر آپکے علاوہ کوئی نہ سوئے۔ جب تکیہ دھونا ہو کاغذ ہٹا لیں۔اور پھر تکیہ کے نیچے رکھ لیں۔

3. میاں بیوی اولاد سے اچھے تعلقات قائم کرنا:

مراقبہ کے ساتھ شکر الحمد اللہ میری بیوی نام/میرا شوہر نام/میرے بچے انکا نام لکھنا ہے۔

بہت اچھے ہیں ہم بہت خوش ہیں اور میری زندگی بہت پرسکون ہے۔ نیلی مارکر سے سفید کاغذ پر لکھ کر رات سونے سے پہلے کم از کم پانچ منٹ پڑھیں یا دیکھیں۔ پھر سرہانے کے نیچے رکھ دیں۔ تھوڑی دیر کسی سے بات نہ کریں۔ تھوڑی دیر کم از کم آدھے گھنٹے کے بعد بات کر سکتے ہیں اور کوئی کام ہو تو کر سکتے ہیں۔ اگر سرہانہ تکیہ تبدیل نہ کریں تو دو کاغذوں پر لکھیں۔ ایک تکیہ کے نیچے رہنے دیں۔ دوسرا روزانہ دیکھ یا پڑھ کر دراز میں رکھیں لیکن جس تکیہ یا سرہانے کے نیچے لکھا گیا کاغذ ہے۔ اس پر آپکے علاوہ کوئی نہ سوئے جب یہ دھونا ہو تو کاغذ ہٹا لیں اور پھر تکیہ کے نیچے رکھ لیں۔

4۔استخارہ کے لیے مراقبہ کے ساتھ:

مراقبہ اس لیے ضروری ہے کہ پہلے نیگیٹویٹی ختم ہو سکے۔ شکر الحمد اللہ مجھے۔۔۔۔نام مقصد۔۔ کہ فلاں کام۔ لڑکا یا لڑکی سے شادی۔۔ مناسب ہے یا نہیں۔۔ پتہ لگ گیا ہے۔ اس کو نیلی مارکر سے کسی کاغذ پر لکھ کر رات سونے سے پہلے کم از کم پانچ منٹ دیکھیں یا پڑھیں اور پھر سرہانے تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائیں لیکن اگر سرہانہ تکیہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹاتے تو دو کاغذوں پر لکھیں ایک سرہانے کے نیچے رہنے دیں۔ دوسرے کاغذ کو روزانہ سوتے وقت دیکھیں اور پڑھیں اور دراز میں رکھ دیں لیکن یہ سرہانہ آپکے علاوہ کوئی استعمال نہ کرے۔ اس کے بعد سو جائیں اور کسی سے بات نہ کریں۔

5۔ قرض سے نجات کا عمل:

مراقبہ کے ساتھ ایک سفید کاغذ پر نیلی مارکر سے لکھیں۔ شکر الحمد اللہ میرا تمام قرض ادا ہو چکا ہے۔ اب مجھ پر کوئی قرض نہیں ہے۔ میں بہت خوش ہوں اور اس کاغذ کو رات کو سوتے وقت

دیکھیں اور پڑھیں۔کم ازکم دس منٹ اور پھر سرہانے کے نیچے رکھ کر سوجائیں۔ کچھ دیر بعد بات کر سکتے ہیں۔

6. دولت کے لیے عمل:

مراقبہ کے ساتھ ایک سفید کاغذ پر نیلی مارکر سے لکھیں۔شکر الحمداللہ میرے پاس بہت زیادہ دولت ہی دولت آچکی ہے۔ میں بہت امیر ہو چکا ہوں۔ میں بہت خوش ہوں اور اس کاغذ کو رات کو سوتے وقت دیکھیں اور پڑھیں۔کم ازکم دس منٹ اور پھر سرہانے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ کچھ دیر بعد بات کر سکتے ہیں۔

7. بیماری سے نجات کا عمل:

مراقبہ کے ساتھ ایک سفید کاغذ پر نیلی مارکر سے لکھیں۔شکر الحمداللہ میری تمام بیماریاں ختم ہو چکی ہیں۔ میں صحت منداور تندرست ہوں۔ میں بہت خوش ہوں۔اور اس کاغذ کو رات کو سوتے وقت دیکھیں اور پڑھیں۔کم ازکم دس منٹ اور پھر سرہانے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ کچھ دیر بعد بات کر سکتے ہیں۔

8. اولاد کے لیے عمل:

مراقبہ کے ساتھ ایک سفید کاغذ پر نیلی مارکر سے لکھیں۔شکر الحمداللہ میری زندگی بہت پرسکون ہے۔ مجھے اللہ پاک نے اولاد/ نرینہ اولاد سے نوازا ہے۔میں بہت خوش ہوں اور اس کاغذ کو رات کو سوتے وقت دیکھیں اور پڑھیں۔کم ازکم دس منٹ اور پھر سرہانے کے نیچے رکھ کر سوجائیں۔ کچھ دیر بعد بات کر سکتے ہیں۔

ضروری ہدایت:

ان اعمال کی کم از کم دوسو دفعہ صبح اور شام تکرار کی جائے تا کہ رزلٹ اچھے ملیں یعنی ان اعمال کی دو تسبیح صبح وشام کی جائیں اور اپنے مائنڈ میں جو آپ چاہتے ہیں، ہوتا ہوا محسوس کریں۔ تا کہ نیگٹو انرجی ختم ہو کر مثبت انرجی کام کرے۔

واٹر تھراپی۔ یعنی پانی کا عمل:

جب بھی پانی پیئیں، پرسکون ہو کر گلاس ہاتھ میں لیکر پانی کو مسکرا کر دیکھیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں دہرائیں اور پھر پانی کو مسکرا کر دیکھیں پانی کو گھونٹ گھونٹ پیئیں اور ساتھ محسوس کریں پانی کی انرجی سے آپکا مقصد حاصل ہو رہا ہے۔ یہ اعمال کم از کم چالیس سے نوے دن تک کرنے چاہیے۔

ح"د"

تعارف روحانی ہستی

حضرت پیر سید محمد صدیق شاہؒ صاحب چشتی صابری

بقول زبان مبارک:

آپ جنابؒ 1916 کو پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے ساتھ ہی آپؒ کو روحانی تعلیم کا بہت شوق تھا،شروع سے دو روحانی شخصیتوں کا ساتھ ملا۔قرآن پاک کی تعلیم مکمل کر کے اپنی روحانی تعلیم عرفان خودی کا سفر شروع کیا۔روحانی پرواز روحانی سفر میں سب سے پہلے اپنے مرشد تک رسائی حاصل کی۔پھر اپنے سلسلہ چشتی صابری کے بزرگ خواجہ غریب نوازؒ کے دربار تک رسائی حاصل کی۔اس کے بعد روحانی مقام خطیرۃ القدس تک رسائی حاصل کی۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اجازت سے دربار رسالت حضور محمد صلی اللہ علیہ وآل وسلم تک پہنچے۔وہاں سے مقام فنا فی اللہ اور بقا باللہ حاصل کیا اور عوام تک عرفان خودی کی تعلیمات پہنچائیں۔آپ جنابؒ نے ابھی خود کو دنیا پر ظاہر نہ کیا تھا لیکن ایک مجذوب وقت نے آپکے عہدہ اور مرتبہ کو پہچان لیا۔جناب رانا ظہور صاحب مجذوب وقت کے بیعت ہو کر عرفان خودی کی تعلیمات چاہتے تھے لیکن عرفان خودی کی تعلیمات سالک مرد ہی دے سکتا ہے۔اس لیے مجذوب وقت نے جناب رانا ظہور صاحب کو اپنی بیعت نہ کرنے دی اور ارشاد فرمایا کہ آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ میرے پاس نہیں بلکہ سالک مرد حضرت سید محمد صدیق شاہؒ صاحب کے پاس ہے۔آپ انکے پاس جاؤ صرف وہ ہی آپکو عرفان خودی کا جام پلا سکتے ہیں اور دادا حضورؒ سے مل کر فرمایا کہ بھائی میں ظہور کا والی وارث نہیں،مہربانی فرما کر اسے اپنی بیعت میں لیں اور اسے عرفان خودی کا جام پلائیں اور

مجذوب وقت نے جناب ظہور صاحب سے ارشاد فرمایا کہ آپ شہنشاہوں کے شہنشاہ کے مرید بنو۔ (شہنشاہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جو عرفان خودی کا جام پی کر اپنا شعور برقرار رکھتا ہے اور پھر عوام تک حقیقی تعلیمات پہنچاتا ہے۔) یہ ان عظیم ہستیوں کا عوام پر احسان ہوتا ہے کہ جو ہماری رہنمائی اس علم حقیقی کی طرف کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے انسان کو خود اپنا خلیفہ بنایا ہے اور انسان ہی کو تمام فرشتوں سے خود سجدہ کروایا ہے۔ **حوالہ سورۃ ص آیت نمبر اکہتر بہتر تہتر**۔ اور پھر سابقون کو اپنا مقرب بتایا ہے اور انکے تخت پر بیٹھنے کی وضاحت کی ہے۔ **حوالہ سورۃ واقعہ کی ابتدائی آیات**۔ اور ایک استاد بادشاہ گر ہوتا ہے، یعنی بادشاہ بناتا ہے، اس لئے استاد شہنشاہ ہوتا ہے۔ روحانی علوم کے ماہر کا یہ احسان ہوتا ہے کہ عرفان خودی کا خود بھی جام پیتا ہے اور عوام کو عرفان خودی تک لے کر جاتا ہے اور پیشوا اس لیے کہ روحانی استاد روحانی طالب علم کو دربار رسالت ﷺ میں پیش کرتا ہے۔ جہاں روحانی طالب علم اصل علم سیکھ کر: **اور پھونک دوں اس میں اپنی روح/ جان سے**، کے مصداق اپنی حقیقت تک جاتا ہے۔ حوالہ سورۃ ص آیت نمبر اکہتر بہتر تہتر) ظہور صاحب بھی فوراً خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرفان خودی کی تعلیمات حاصل کی۔ جناب ظہور صاحب مرتبہ فنا فی مرشد کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور اپنے مرشد جناب حضرت پیر سید صدیق شاہؒ صاحب کی تعلیمات عوام تک پہنچائیں تا کہ عوام حقیقی علم تک آئے اور معرفت و حقیقت کی تعلیمات حاصل کرے۔

اسی طرح دادا حضور حضرت پیر سید محمد صدیق شاہؒ صاحب حق حلال کی روزی کے لیے بیوپار کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ سلہو کے چٹھہ میں باغوں کا کاروبار کرتے تھے۔ ایک رات بیٹھ کر یاد الٰہی میں مصروف تھے (لیکن جو ذکر کرتے وہ پورے جسم مبارک سے ہوتا تھا نہ کہ صرف جسم کے

ایک حصے سے)اور وجدان کی کیفیت میں تھے کہ ایک شخص نے انوار و تجلیات کو دیکھ لیا اور فوراً صبح کو خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیعت کی درخواست کی۔ بعد بیعت ایک عقل مند، ذہین اور معاملہ فہم شخص جناب سلطان احمد چٹھہ صاحب کو آپکے بارے میں بتایا کہ ایک اصل وارث عرفان خودی شخص سے ملا ہوں۔ آپؒ بھی ان سے ملاقات کریں۔ جناب سلطان احمد چٹھہ صاحب چند دوستوں کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور روحانی گفتگو شروع ہوئی۔ دادا حضورؒ نے جناب سلطان احمد صاحب سے سوال کیا کہ بھائی کیا آپنے خود کو پہچانا ہے کہ انسان کی اصل کیا ہے؟ جناب سلطان صاحب نے کہا آپؒ ارشاد فرمائیں۔ یہاں دادا حضورؒ نے سورۃ ص کی آیات نمبر اکہتر بہتر تہتر پڑھی:

سورۃ الذاریات آیت نمبر-۲۱

جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں۔

جب اسکو درست کرلوں

یہاں بابا جیؒ نے فرمایا کہ ہاں بھائی کیا یہاں تک مٹی کا جسم حرکت کر رہا ہے یا نہیں۔ سلطان صاحب نے فرمایا جناب ابھی تک مٹی کے جسم میں کوئی حرکت نہیں۔ پھر آگے آیت پڑھی اور اس میں اپنی روح سے پھونک دوں۔ یہاں ارشاد فرمایا ہاں بھائی یہ جان یہ روح پھر کس کی ہوئی؟ کہاں سے آئی؟ کیسے بنی؟ کبھی اس پر غور کیا ہے؟ اور فرمایا بھائی کیا آپکو پتہ ہے کہ آپ اصل میں ایک روح ہیں۔ جس نے یہ ایک مٹی کا جسم بطور گھر رکھا ہوا ہے اور جو آپکی اصل روح ہے وہ تو اس جسم کی محتاج نہیں۔ وہ تو آسمانوں سے آئی ہے اور پھر روح کے معاہدوں سورۃ اعراف آیت نمبر 172۔ اور جب تمہارے رب نے بنی آدم سے یعنی انکی پیٹھوں سے انکی اولاد

نکالی۔ یہاں دادا حضورؒ نے پوچھا ہاں بھائی ہم سب کس کی اولاد ہے؟ جناب سلطان صاحب نے فرمایا جی ہم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔تو دادا حضورؒ نے کہا پھر ہماری ہی بات ہوئی نہ۔ جناب سلطان صاحب نے کہا جی جناب۔ پھر آگے پڑھا تو انکے مقابلے میں اقرار کرالیا کیا میں **تمہارا رب نہیں ہوں وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں**۔ یہاں دادا حضورؒ نے پوچھا: اچھا بھائی بتاؤ کیا تم کو یہ وعدہ یاد ہے کیونکہ روح تو آپکے اندر موجود ہے۔پھر سورۃ احزاب آیت نمبر بہتر پڑھی:

ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انھوں نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسکو اٹھالیا۔ بیشک وہ ظالم اور جاہل تھا۔

یہاں دادا حضورؒ نے سوال کیا کہ ہاں بھائی، کچھ امانت کے بارے یاد ہے کیا؟ کہاں اور کیسے امانت اٹھائی؟ کیونکہ ہم انسان ہونے سے انکار نہیں کر سکتے۔ جواب دیا کہ جناب نہیں پتہ پھر دادا حضورؒ نے سورت یٰسین کی آیت نمبر ساٹھ پڑھ کر سنائی:

اے آدم کی اولاد کیا ہم نے تم سے وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی پوجا نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

ارشاد فرمایا ہاں بھائی اس وعدہ کے بارے یاد ہے یا نہیں؟ اور پوچھا کیا آپکو اپنے ان معاہدوں کا علم ہے۔ جناب سلطان احمد چٹھہ صاحب نے کہا جناب ابھی تو علم نہیں لیکن یہ علم سیکھنا چاہتا ہوں اور اپنی اصل کو پانا چاہتا ہوں۔ مجھے اپنی شاگردی میں لے لیں اور آپ جناب کے بیعت ہو گئے۔اسی دوران ایک جادوگر نے جناب سلطان احمد چٹھہ صاحب کی بھینسوں پر

کالا جادو کردیا۔ جس سے دودھ سے مکھن نہیں نکلتا تھا اور لسی بدبودار ہو جاتی تھی۔ جب یہ واقعہ آپ جناب کے گوش گزار کیا گیا تو آپؒ نے فوراً اپنی روحانی طاقت سے کالے جادو کو ختم کردیا ۔ پھر کبھی دودھ خراب نہ ہوا۔ سلطان احمد چٹھہ صاحب اکثر دادا حضورؒ سے روحانی گفتگو کرتے تھے، عین الفقر اور جناب بابا بلھے شاہؒ صاحب کی کتاب قانون عشق پر سیر حاصل گفتگو ہوتی تھی ۔ جناب سلطان احمد چٹھہ صاحب فنا فی مرشد کے درجہ پر فائز ہوئے اور تکوینی نظام میں مقام شہود تمثال معائنہ خطوات کا مشاہدہ کیا اور آپ جناب سے اس بارے پوچھا تو دادا حضورؒ نے ان تمام قوانین کی وضاحت فرمائی۔ آپ جنابؒ کی صحبت کا اثر تھا کہ کوئی شخص بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ مجھے جناب سلطان احمد چٹھہ صاحب کی ذات سے کوئی نقصان پہنچا ہو۔ جناب سلطان احمد چٹھہ صاحب تکوینی نظام کے آٹھویں مقام، مقام ابرار کے درجہ پر فائز ہوئے۔ دادا حضورؒ کی تعلیمات کا سب سے اہم جز عرفان خودی ہے۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو خود میں خود کو ڈھونڈنا چاہیئے ۔ انسان کے اندر ایک گوہر نایاب یعنی انسان کی روح ہے جو کبھی نہیں مرتی، جو مٹی کے جسم سے پہلے بھی تھی اور مٹی کے جسم کو چھوڑنے کے بعد بھی قائم رہتی ہے اور وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنی روح کا عرفان حاصل کرلیا۔

حضرت پیر سید محمد صدیق شاہؒ صاحب کی کرامات

(بقول عوام الناس) آپ جنابؒ کرامات کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن بعض حالات میں مریدین کو بچانے کے لئے کرامات کرتے تھے حالانکہ آپؒ کی بہت زیادہ کرامات ہیں لیکن یہاں چند ایک تحریر ہیں اور میرے نزدیک آپ جنابؒ کا حسن سلوک اور ایمانداری سب سے بڑی کرامت تھی۔ آپ جنابؒ ہمیشہ رزق حلال کھانے کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔

نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حصہ پر زمین کاشت کی تقسیم دوسرے بندے نے خود کی لیکن بعد میں آپ جنابؒ نے خود زمین کی پیمائش کی تو زمین کا تھوڑا سا حصہ اپنی طرف زیادہ پایا آپ جنابؒ فوراً گھر گئے اور زائد زمین کا جتنا حصہ بنتا تھا اتنی نقدی واپس کی دوسرا شخص آپؒ کا یہ حسن سلوک اور ایمانداری دیکھ کر حیران رہ گیا۔

1۔ نقل کیا ہے ایک مرید نے عرض کیا جنابؒ زمین پر کاشتکاری کیلئے جہاں بھی کنواں کھودتے ہیں پانی نہیں نکلتا۔ آپ جنابؒ اسکی درخواست پر تشریف لے گئے زمین کی ایک مخصوص جگہ پر لاٹھی ماری اور فرمایا کہ یہاں کنواں کھودو وہاں کنواں کی کھدائی کی گئی تو وافر مقدار میں پانی ملا۔

2۔ نقل کیا ہے کہ ایک مرید کے گھر جنات کے ڈیرے تھے۔ ہر چند بہت علاج کروایا لیکن افاقہ نا ہوا۔ مرید نے عرض کیا کہ جنابؒ میں آپؒ کے در سے خالی نہ جاؤں گا۔ آپ جنابؒ نے روحانی نظر سے تمام جنات کو قید کر دیا اور فرمایا جاؤ بھائی اپنے گھر اب آرام سے رہو۔ اس کے بعد گھر سے جنات کی شکایت نہ آئی۔

3۔ نقل کیا ہے کہ ایک انتہائی پیارے مرید اپنا ٹریکٹر اپنے علاقے کے بند کے اوپر لے کر جا رہے ہیں لیکن ٹریکٹر اونچائی سے گر گیا۔ تمام لوگ سمجھے ٹریکٹر میں موجود شخص فوت ہو گیا ہے لیکن لوگ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ شخص کو کچھ بھی نہ ہوا اور وہ محفوظ تھا۔ بعد میں اس شخص نے بتایا کہ مرشد کریم کے ہاتھ نے بچا لیا۔

4۔ نقل کیا ہے کہ ایک گھر کے دروازے پر بہت زور سے دستک ہوتی بہت زیادہ پرابلم تھی۔ آپ جنابؒ کی خدمت میں عرض کیا گیا، کہنے لگے کہ شیطانی طاقت ہے آپ اپنے

چھوٹے بیٹے شبیر حسین ؒ شاہ جو خود بھی امانت صداقت کے پیکر تھے، کے ساتھ گئے دوبارہ ان دروازوں پر دستک نہ ہوئی۔ کیونکہ آپ ؒ نے روحانی طاقت سے شیطانی طاقت کو جلا دیا تھا۔

5۔ نقل کیا ہے کہ ایک پیارے مرید کی شادی کے دن اسکی والدہ کی طبیعت بہت زیادہ بگڑ گئی۔ تمام آپ سرکار ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اب شادی پر جائیں یا نہ جائیں۔ آپ ؒ نے لوح محفوظ پر نظر ڈال کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور شادی کرو ابھی آپ کی والدہ کی حیات کافی زیادہ ہے۔ وہ لوگ ہنسی خوشی بارات لیکر گئے اور جتنے دن آپ جناب ؒ نے کہے تھے اتنے دن کے بعد اس عورت کا انتقال ہو گیا۔

6۔ نقل کیا ہے کہ ایک مرید کی طبیعت بہت خراب تھی۔ حالت نزاع میں مرید نے کہا کہ بھائی اچھی چارپائی لگاؤ میرے مرشد آ گئے ہیں اور اسی وقت مرید کا پرسکون طریقے سے انتقال ہو گیا۔

ایسی بے شمار سینکڑوں کرامات کے لوگ شاہد ہیں لیکن آپ ؒ کی تعلیمات کا مرکز ہمیشہ انسان کی ذات تھی۔ انسان خود میں موجود حقیقت کو دیکھے اپنی حیات طیبہ میں ہی اپنی خلافت اپنے چھوٹے بیٹے اور مرید شبیر حسین شاہ ؒ کو عطا کی اور فرمایا کرتے تھے کہ جس نے مجھے میرے بعد دیکھنا ہو وہ میرے بیٹے شبیر حسین شاہ ؒ کی شکل میں دیکھے۔ اسم اعظم اور بیعت کرنے کی تعلیمات عطا کیں، آپ ؒ نے فرمایا کہ جو میرے بعد میرا جانشین ہونے کا دعوی کرے۔ اس سے روحانی سوالات پوچھنا اور یہ کسوٹی ہے اگر درست جواب دے تو سچا ہے ورنہ وہ شخص جھوٹا ہے اور کل کو میرے سامنے شرمندہ ہو گا جو بھی میری طرف منسوب کرے وہ میرے سلسلے سے خارج ہے۔

1۔ ملاالاعلی کیا ہے؟ ملاالاعلی کی ورکنگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے کیا

تھی؟ اسٹرکچر آف ورکنگ پوچھا ہے۔

2۔ مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکمل قیام اور کام کرنے کے طریقہ کار کے بعد ابملا الاعلی کی تشکیل اسکے کام کرنے کا طریقہ پوچھا ہے؟

3۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت العالین ہیں۔ روحانی طور پر درود شریف سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو تمام عالمین میں پڑھا جاتا ہے۔ تمام عالمین میں رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو درود شریف پڑھنا کیوں ضروری ہے۔ تمام عالمین میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو درود شریف حرکت صعود اور نزول میں پڑھنے کا مکمل طریقہ کیا ہے اور درود شریف کو پہلے حرکت صعود میں پڑھنا کیوں ضروری ہے۔ یعنی درود شریف کے نور کو پہلے حرکت صعود میں کیوں ایکٹو (Active) کیا جاتا ہے۔

4۔ جب روحانی طور پر درود شریف کو حرکت نزول میں پڑھتے ہیں۔ تب نور کی ایکٹیویشن (Activation) کیا اور کیسے ہوتی ہے؟

5۔ بعض دفعہ لطیفہ روحی کو حرکت دینے کے لیے ایک مخصوص کا سمک انرجی کی ضرورت ہوتی ہے اس مخصوص کا سمک انرجی کا نام کیا ہے؟

6۔ حدود داعیون کیا ہیں؟

7۔ ماہیت اور کیفیات رجال الغیب مکمل کیا ہیں؟

8۔ کس قانون کی بنیاد پر کسی کو غوث کسی کو قطب کا درجہ ملتا ہے۔ قانون کا نام پوچھا ہے؟

9۔ قطب الاقطاب ہدایت کہاں سے لیتے ہیں؟

10۔ ابتدائی معلومات کہاں درج ہیں؟

11۔ عالم نصرت کی ماہیت اور کیفیت کیا ہیں؟

12۔ نسمہ مفرد اور نسمہ مرکب کی مکمل ماہیت اور کیفیت کیا ہے؟

13۔ نسمہ مفرد جب نسمہ مرکب بنتا ہے تو پھر مٹی کے جسم کو کیسے بیلنس کیا جاتا ہے؟

14۔ لطائف میں تبدیلی کو کیسے کنٹرول کیا جاتا ہے تاکہ زمینی شعور متاثر نہ ہو؟

15۔ روشنی کے جسم میں اگر مسلسل تبدیلی جاری رہے تو اسکو کیسے کنٹرول کیا جاتا ہے؟

16۔ ثانوی معلومات کہاں درج ہیں؟

17۔ حد عین اور حد ثابت میں کیا فرق ہے؟

18۔ روحانی ترتیب مثلث اور روحانی ترتیب دائرہ کیا ہے؟ اور یہ کیسے ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں؟

19۔ نور کے چشموں کی ماہیت اور ترکیب کیا ہے؟

20۔ ہفت اقلیم کی کیا تقسیم ہے اور یہ تقسیم کس بنیاد پر کی گئی ہے؟

21۔ روحانی ترتیب مثلث اور دائرہ میں کس کو اور کیوں فوقیت ہے؟

22۔ نور اور تجلی ذات کی کیا ماہیت ہے؟

23۔ نسمہ مفرد اور نسمہ مرکب میں کیا فرق ہے؟

24۔ نور کی کل تقسیم کیا ہے اور کس بنیاد پر ہے؟

25۔ روحانیت میں کس مقام پر صرف خالی پن محسوس ہوتا ہے اور پھر کونسی انرجیز کام کرتی ہیں؟

26۔ مجذوب اور سالک کی انرجیز میں کیا فرق ہے؟

(مجذوب وہ شخص ہوتا ہے جو نور کی جھلک برداشت نہ کر سکے اور مقام حیرت میں رہے اور سالک نور کو پورا اپنے اندر سما لیتا ہے اور مقام حیرت سے باہر آ کر اپنا شعور قائم رکھتا ہے) اور دو مجذوبوں کے درمیان تنازعہ کیسے حل ہوتا ہے اور اسکا کیا قانون ہے؟

27۔ سالک کس انرجی کی وجہ سے مجذوب کی انرجی کو ختم کر دیتا ہے؟

28۔ اگر مجذوب اور سالک کی انرجیز مسلسل ٹکراتی رہیں تو کس مقام پر کس بنیاد پر کونسی انرجی فائنل کام کرتی ہے؟

29۔ مقام جبروت پر حیرت کیوں اور کس نور/ انرجی سے ہوتی ہے اور کس نور/ انرجی سے حیرت کو ختم کیا جاتا ہے؟

30۔ مقام ہاہوت کی کیا ماہیت ہے؟

31۔ مقام ہاہوت اور لاہوت کو کونسی انرجی الگ الگ کرتی ہے؟ اور یہ حد بندی کیسے قائم رہتی ہے؟

32۔ مقام لاہوت میں کیسے کام ہوتا ہے؟

33۔ عالم ناسوت میں مین سورس کی روحانی انرجی کیا ہے اور اسکی انرجی تمام عالم ناسوت میں کس بنیاد پر تقسیم ہوتی ہے؟

34۔ مقام ھو میں نور کی کیا ماہیت ہوتی ہے؟

35۔ حرکت نور کیا ہے اسکی ماہیت کیا ہے؟

36۔ حرکت نور کل اور حرکت نور جزو کیا ہیں اور کیسے ورک کرتے ہیں؟

37۔ حرکت نور کل کا ڈھانچہ کیا ہے؟

38۔حرکت نور جزو کا ڈھانچہ کیا ہے؟

39۔اصل اصول حرکت نور کیا ہے؟

40۔قانون نور کیا ہیں؟

41۔مٹی کے جسم اور روشنی کے جسم کا کیا قانون ہے؟اور یہ کیسے بیلنس رہتے ہیں؟

42۔روشنی کے جسم کی حرکات کل کیا ہیں؟

43۔نسمہ مفرد پر نسمہ مرکب کیسے غالب ہے اور ان میں کیسے تبدیلی کی جا سکتی ہے؟

44۔ہیولا نور اور حقیقت نور کیا ہے اور انکی ماہیت میں کیسے فرق کیا جا تا ہے؟

45۔روحانی خضیرہ کے کیا قوانین ہیں؟

46۔عکس تجلی کیا ہے؟

47۔عکس نور کیا ہے؟

48۔عکس نور اور عکس تجلی کو کیا چیز الگ الگ کرتی ہے؟

49۔نور اور اوراکا آپس میں کیا تعلق ہے اور یہ کس طرح کام کرتے ہیں؟

50۔نور اور روشنی کے جسم کی فریکوئنسی کا معیار کتنا ہے؟

51۔مجذوب کس بنیاد پر سالکیت کا مقام حاصل کر سکتا ہے؟

52۔نور کو زیادہ سے زیادہ کیسے مٹی کے جسم میں سمایا جا سکتا ہے اور کون سے قانون لاگو ہوتے ہیں؟

53۔نورانی اور روحانی کیفیات میں کیا فرق ہے؟

54۔مقام فنافی اللہ کی ماہیت و کیفیات اور قوانین کیا ہیں؟

55۔معلومات ثالث کہاں درج ہیں؟

56۔معلومات چہارم کہاں درج ہیں؟

57۔معلومات پنجم کہاں درج ہیں؟

58۔معلومات ششم کہاں درج ہیں؟

59۔معلومات ہفتم کہاں درج ہیں

60۔ابتدائی ثانوی ثالث، چہارم، پنجم، ششم اور ہفتم معلومات کی ورکنگ میں کیا فرق ہے؟

61۔ام لکتاب، کتاب مبین، کتاب مکنون، کتاب مرقوم، کتاب معلوم میں کیا فرق ہے؟ اوران تمام کتابوں کی ورکنگ کیسے ہوتی ہے؟

62۔روحانیت میں مجلس محمدی صَلَّی اللہُ تعَالٰی علَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بہت ذکر آتا ہے۔ یہ جگہ کائنات کے کس حصہ میں ہے اوراسکا کیا نام ہے؟

63۔ و نفخت فیه من روحی۔سورت ص

اورجب پھونکوں اس میں اپنی روح سے۔

سوال یہ کہ جب کائنات نہیں بنی تھی یا بن رہی تھی اس وقت روحی کیا تھی؟ اسکی ماہیت اور کیفیت کیا تھی؟اورکیا آپکو یہ سب یاد ہے یانہیں؟

64۔جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے/ پاکی بیان کرتی ہے۔ سورت الصّف آیت نمبر 1

سوال یہ ہے کہ ہمارا دایاں بازو، بایاں بازو، سر، آنکھیں، بال، پھیپھڑے، سینہ، پیٹ،

معدہ، جگر لبلبہ وغیرہ کون کون سا ذکر/تسبیح/ پا کی بیان کرتے ہیں۔ یہ پہاڑ، یہ ہوا، یہ بادل، یہ اتنے ستارے، یہ ریت کے ذرات کونسی، کونسی تسبیح/ ذکر/ پا کی بیان کرتے ہیں؟

65۔ ”جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا“

اس قلم کی ماہیت اور ورکنگ کیا ہے اور کس عالم میں قلم نے ورک کیا؟

66۔علم لدنی والا شخص لڑکے کو قتل کر دیتا ہے۔ حوالہ سورت کہف

وہ لڑکا بخار سے مر جاتا، ہارٹ اٹیک ہو جاتا، پانی میں ڈوب کر مر جاتا، اس لڑکے کو طبعی موت کی بجائے قتل ہی کیوں کروایا گیا؟

67۔ برجوں کی ماہیت اور ورکنگ کیا ہے؟

68۔ بروج اور آسمانوں میں کیا فرق ہے؟

69۔علم لدنی کی مکمل ماہیت اور ورکنگ کیا ہے؟

70۔علوم ابتدائیہ کیا ہیں؟

71۔علوم ثانویہ کیا ہے؟

72۔علوم چہارم کیا ہیں؟

73۔علوم پنجم کیا ہیں؟

74۔علوم ششم کیا ہیں؟

75۔علوم ہفتم کیا ہیں؟

76۔علوم ابتدائیہ سے علوم انتہائیہ کی ماہیت اور حد بندی کیا ہے؟

77۔شعور احسن تقویم کیا ہے؟

78۔احسن تقویم شعور سے اسفل السافلین شعور کی منازل کیا ہیں؟

79۔اسفل السافلین شعور سے احسن تقویم شعور کا سفر کیا ہے؟

80۔خطیرۃ القدس کیا ہے۔اوراس میں کیسے کام ہوتا ہے؟

81۔خطیرۃ القدسی کیا ہےاور یہاں کیسے ورک ہوتا ہے؟

82۔خطیرۃ القدس اور خطیرۃ القدسی کا آپس میں تعلق اور فرق کیا ہے؟اوران میں کیسے حد بندی کی جاتی ہے؟

83۔سورۃ احزاب آیت نمبر 72 انسان کوایک امانت دی گئی ہے وہ امانت کیا ہے؟امانت کے بعدانسان کو جاہل اور ظالم کیوں کہا گیا ہے؟کیا آپکواس امانت کا پتہ ہے۔

84۔حکمت العالمین کیا ہے؟

85۔نقاط نزولیاں اور نقاط صعود یہ کیا ہیں؟

86۔طریقت چشتی صابری میں ایک مخصوص مقام پر ایک مخصوص نور کی چائے پی جاتی ہے۔اس چائے کی ماہیت کیفیت کیا ہے؟

87۔جہاں یہ نورانی چائے پی جاتی ہے اس جگہ کا نام کیا ہے؟

88۔سلاسل طریقت میں نور کی ماہیت کا فرق کیا ہے؟

89۔غوث مدار اور غوث الغوث فی درجات قلندر میں فرق کیا ہے؟

90۔مخلصین الارض اور مخلصین السموات کون ہیں؟اورانکی ورکنگ کیا ہوتی ہے؟

91۔کائنات جب ملی ہوئی تھی اس وقت نور کی ماہیت اور کیفیت کیا تھی؟

92۔جب کائنات الگ الگ ہورہی تھی نور کی ماہیت اور کیفیت کیا تھی؟

93۔ جب کائنات الگ الگ ہوگئی تب نور کی ماہیت اور کیفیت کیا ہوئی ؟

94۔ کائنات کس انرجی سے اکٹھی تھی ؟

95۔ کائنات کو کس انرجی نے الگ الگ کیا اور اس وقت وہ انرجی کہاں ہے؟

96۔ عرفان خودی اور علم لدنا کے موضوعات کون کون سے ہیں؟

97۔ عرفان خودی اور علم لدنا میں مماثلت اور فرق کیا ہے۔

98۔ تجلی/نور اور انرجی میں مماثلت اور اختلاف کیا ہے؟

99۔ کیا نور میں بھی مثبت اور منفی چارج ہوتا ہے؟

100۔ انرجی میں کس بنیاد پر مثبت اور منفی چارج پایا جاتا ہے؟

101۔ تخلیق میں مثبت چارج پہلے آیا یا منفی چارج ؟

102۔ کیا لا منفی چارج ہے؟

103۔ کیا لا یعنی منفی انرجی نے ملکر مثبت چارج کو تخلیق کیا؟ یا مثبت چارج ٹوٹ کر منفی چارج میں تحلیل ہوا۔

104۔ اکیلا منفی چارج خود میں کیا ہے اور اکیلا مثبت چارج خود میں کیا ہے؟

105۔ کائنات شروع سے ہی الگ الگ تخلیق کیوں نہیں تھی ؟

106۔ کائنات کو اکٹھا بنا کر ہی الگ الگ کیوں کیا گیا ؟

107۔ کائنات کس پرنٹ پر تخلیق ہے؟

108۔ اگر کائنات کسی پرنٹ پر تخلیق ہے تو پرنٹ پر کیسے اور کس تبدیلی سے کائنات پر اثر پڑے گا؟

109۔ اگر

روشنی x2 مادہ = نور

تو نور پر مادہ کو تقسیم کرنے سے کیا تبدیلی آئے گی؟

110۔ جب کائنات تخلیق ہو گئی تو کائنات کو پھیلانے کی کیا حکمت ہے؟

111۔ کائنات کے پھیلاؤ کی مین وجہ کیا ہے؟

112۔ تقسیم اقلیم۔ یعنی آسمانوں کی تقسیم کی کیوں ضرورت پڑی؟

113۔ بروج کی فارورڈ اور ریورس حرکت کیا ہے؟

114۔ کچھ سیاروں کو سورج کے نزدیک اور کچھ کو دور بنانے کی کیا حکمت ہے؟

115۔ مختلف نظام شمسی کو مختلف فاصلہ کیوں دیا گیا ہے؟

116۔ کہکشاؤں کی تقسیم کس بنیاد پر کی گئی ہے؟

117۔ مختلف کہکشاؤں اور ملکی ویز میں کس بنیاد پر تقسیم کی گئی ہے؟

118۔ کیا بلیک انرجی نے پہلی تخلیق کی؟

119۔ کیا وائٹ انرجی نے پہلی تخلیق کی؟

120۔ بروج کس انرجی سے ورک کرتے ہیں اور ان کی ورکنگ کیا ہے؟

121۔ کیا کتاب مرقوم علین سے سجین اور سجین سے علین میں تبدیل ہوتی ہے؟

122۔ وارثان اہل تکوین کے قوانین اور ورکنگ کیا ہے؟

123۔ وارثان سلسلہ طریقت کے قوانین اور ورکنگ کیا ہے؟

124۔ روح کے مین سورس روحی پر امر کی کیفیت اور ماہیت کیا تھی اور جب روح عین

مین سورس میں خود کو ڈی کوڈ کرتی ہے تب اسکی ماہیت اور کیفیت کیا ہوتی ہے؟ پھر کس پروسیجر/طریقہ پر روح روحی سے الگ ہو کر اپنا سفر جاری رکھتی ہے؟

125۔ اسفل السافلین شعور میں دعا کیسے مانگی جاتی ہے اور احسن تقویم شعور میں دعا کیسے مانگی جاتی ہے؟

ان دو شعوروں میں دعا مانگنے کے طریقہ کار میں کیا فرق ہے

126۔ آپکی روح کی تاریخ پیدائش کیا ہے۔ یعنی اگر روح کی سالگرہ منانا چاہے تو آپ کس تاریخ اور دن کو سالگرہ منائیں گے؟

127۔ روح کے پہلے مین سورس کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟

128۔ روح کے سب سے پہلے مین سورس کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟

129۔ فنا فی اللہ، بقا باللہ ہونے سے پہلے کس آخری منزل۔ آخری عمل یا آخری ایکٹ سے گزرنا ہوتا ہے۔ یہ منزل وا یکٹ کہاں پر ہے؟

یہاں فنا فی رسول ﷺ کی روحانی منزل نہیں پوچھی اور نہ عالمین کی منازل پوچھی ہیں۔ فنا فی اللہ کی ابتدا جس عمل سے ہوتی ہے وہ پوچھا ہے۔ یعنی فنا فی اللہ ہوتے ہوئے کس عمل سے گزرنا ہوتا ہے۔ یعنی روح کس آخری روحانی پروسیجر/طریقہ کار سے گزرتی ہے۔ اس پروسیجر/طریقہ کار کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔

130۔ ایک وقت تھا جب کوئی تخلیق نہیں تھی۔ کوئی فرشتے، جن، کچھ بھی تخلیق نہیں تھا۔ جب مالک خودا کیلا ہی اکیلا تھا۔ اس وقت اسکا کیا نام تھا؟ کون، کیسے اور کیا اسکا نام لیتا تھا؟ یاد رہے میں نے اس وقت کا پوچھا ہے جب مالک خودا کیلا تھا۔

131۔ انسان کے بطور خلیفہ ہونے سے پہلے تمام مخلوقات موجود تھیں۔ خلیفہ کی تخلیق سے پہلے خلیفہ کا اعلان کیوں کیا گیا؟

132۔ انسان کو خلیفہ بنا کر زبردستی تمام مخلوقات سے خلیفہ کیوں نہیں منوایا گیا۔

اس کے پیچھے روحانی راز کیا ہے؟

133۔ ارشاد باری تعالی ہے۔ اس نے سات آسمان بنائے اور سات ہی ان جیسی ارض بنائی۔

انی جاعل فی الارض خلیفه.

میں ارض پر اپنا خلیفہ بنانے لگا ہوں۔ یہاں کس ارض پر انسان کو خلیفہ بنایا گیا۔ یاد رہے خلیفہ بننے کے بعد خلیفہ جنت میں گیا تھا۔ جہاں سے پھل کھا کر اسفل السافلین ہوتے ہوئے اس سیارہ زمین پر خلیفہ پہنچا۔

134۔ **خلقنا الانسان فی احسن تقویم. ثم رددنه اسفل سفلین.**

انسان احسن تقویم سے اسفل السافلین کیسے ہوا؟ مکمل پروسیجر/ طریقہ کار اور منازل کیا ہوئیں؟

135۔ معرفت کی کتنی اقسام ہیں؟ طریقت چشتی صابری میں کس معرفت کو عین معرفت مانا جاتا ہے؟ نظریات نہیں پوچھے۔

136۔ نظریہ وحدت الوجود اور نظریہ وحدت الشہود کس طرز معرفت میں ہیں؟ کس طرز معرفت میں نہیں ہیں اور کیوں نہیں ہیں؟

137۔ طریقت چشتی کس معرفت کی بنیاد پر طریقت چشتی صابری بنی۔ معرفت کا نام و

کیفیت پوچھی گئی ہے؟

138۔طریقت چشتی صابری و طریقت چشتی نظامی میں کیا فرق ہے؟ طریقت چشتی صابری میں صرف ایک ہی مرید کیوں بنایا گیا جبکہ طریقت چشتی نظامی میں زیادہ مرید کیوں بنائے گئے؟

139۔اللہ کی پہچان کیا ہے؟ یعنی کیسے پتہ لگتا ہے کہ اللہ کی پہچان ہوگئی۔جواب سے پہلے سوال پر دھیان کریں پھر جواب دیں۔طریقہ نہیں پوچھا۔نہ یہ پوچھا ہے کہ جس نے خود کو پہچانا اس نے رب کو پہچانا۔پوچھا گیا ہے کہ اللہ کی پہچان ہے کیا؟

140۔انسان کے بطور خلیفہ وجود سے پہلے فرشتے۔جن آباد تھے یعنی مخلوقات آباد تھیں۔؟اللہ پاک کا ہر کام حکمت سے ہوتا ہے۔خلیفہ بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

دادا حضورؒ کا ارشاد ہے ۔ ہر روحانی طالب علم کو خود سے پوچھنا چاہیئے کہ کیا اسے ان سوالوں کے جوابات کا علم ہے یا نہیں اور ہر روحانی طالب علم کو ان سوالوں کے جوابات کا علم ہونا چاہیے اور ہر روحانی طالب علم کا فرض ہے کہ سچ کی تلاش کریں !اور جسے اپنا مرشد مانے اس سے ضرور ان سوالوں کے جوابات پوچھے تا کہ حقیقت تک رسائی حاصل ہو ہم کسی روحانی علم کے ماہر کے اس لئے بیعت ہوتے ہیں کہ عرفان خودی کی منازل طے کر سکیں۔جو بھی شخص عرفان خودی کی منازل طے کرتا ہے اسے ان سوالوں کے جوابات کا ضرور پتہ ہوتا ہے اور جس کو نہیں پتہ وہ اپنے گریبان میں ضرور جھانکے کہ کہیں سب محنت غارت تو نہیں گئی؟ سچ ہمیشہ سچ رہتا ہے، ارشاد ہے:بقول محترم والدؒ صاحب اگر کوئی شخص یہ بولے کہ ہمیں ان سوالوں کا نہیں پتہ ہے مرشد یا کوئی اور روحانی ہستی وہاں لے کر جاتے ہیں تو اس سے کہنا کہ آج جب ایسا ہو تو مجھے مرشد یا اس

روحانی ہستی سے پوچھ کر صبح بتا دے۔ وہ سچا ہوگا تو جواب ضرور دے گا وگرنہ جھوٹا ہے اور جو بولے کہ میری رسائی مرشد کے قدموں تک ہے تو اس سے پوچھنا کہ میرے قدم روحانی طور پر کہاں ہیں؟ اور جو میرے ساتھ خواب کے ذریعے تعلق کا کہے یا کوئی بھی روحانی کیفیت کہے اس سے وہ سوال پوچھنا کے خواب میں یا روحانی طور پر جوابات معلوم کریں یا بتا دے اگر نہ جواب دے تو سمجھ جانا جھوٹا ہے اور پیار سے اسے نصیحت کرنا کہ مجھ پر جھوٹ نہ باندھے اگر میرے سلسلے میں رہنا چاہتا ہے تو تعلیمات پر عمل کرے۔ مجھ تک روحانی رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اور جھوٹ سے اجتناب کرے ورنہ میرے سلسلے سے خارج ہے۔ جب بھی کوئی مرید یا دوست آتا تو آپ اسے قرآن پاک سے تعلیمات دیتے آپکا ارشاد ہے نہ مجھے کھانے کا شوق نہ قوالیوں کا، مجھے تو بس یہ ہے کہ لوگ اپنے اندر موجود امرت عرفان خودی کو حاصل کریں! جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے رب کو پہچانا، **اور خود تمہارے اندر تم دیکھتے کیوں نہیں۔ آسمان اڈ دیاں پھڑ داجہڑ اگھر بیٹھا اونوں پھڑیا ای نہیں** کے مصداق مجھے صرف وہ شخص پسند ہے جو اپنے اندر موجود امرت عرفان خودی کو حاصل کرے۔

حضرت پیر سید شبیر حسینؒ شاہ صاحب چشتی صابری

آپ جنابؒ 1960/10/12 کو پیدا ہوئے۔نہایت شریف نیک اور ایماندار تھے۔ نہایت پاکباز شخصیت کے حامل تھے۔آپؒ کی توجہ کا مرکز اپنے والد جناب پیر محمد صدیق شاہؒ صاحب ہوتے تھے۔سلسلہ میں بیعت کرنے کی تعلیمات اور طریقہ صرف آپ کے پاس تھا۔ حضور پیر محمد صدیقؒ شاہ کے دنیا سے پردہ کرنے کے بعد ایک شخص نے لوگوں کو سلسلہ میں بیعت کرنا چاہا تو آپؒ نے فرمایا کہ کیا تم کو وہ آیت آتی ہے۔جس کو پڑھ کر اباجی بیعت کیا کرتے تھے ؟اور کل کو تم اپنے مرشد کا کیا منہ دکھاؤں گے۔یہ سن کر وہ شخص حیران ہو گیا اور بیعت کرنا چھوڑ دیا اور آپکا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے مجھے غلطی کرنے سے بچا لیا۔

آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ بس صرف وہ شخص بیعت کر سکتا ہے جو اس نور سے خود منور ہو اور اسکو بیعت کرنے کے لئے آیت کا علم ہو اور اسم اعظم اللہ ھو کا طریقہ آتا ہو کہ اسم اعظم پورے جسم سے کیسے کیا جاتا ہے؟ تمام تعلیمات طریقے اور اسم اعظم اپنی اولاد کو عطا فرمایا 2022/01/07 کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے آپ کی بھی بے شمار کرامات ہیں جو اگلے ایڈیشن میں شائع کی جائینگی۔اپنی حیات طیبہ میں ہی اپنے بیٹے ظہیر حسینؒ شاہ کو اسم اعظم اللہ ھو بیعت کرنے والی آیت تمام سوالات کے جوابات عطا کیئے اور فرمایا کہ یہ سچ جاننے کی کسوٹی ہیں اسے ہمیشہ یاد رکھنا۔

حضرت پیر سید ظہیر حسین شاہ صاحب

قائم مقام سلسلہ عالیہ چشتی صابری

آپ جناب 14.08.1982 کو پیدا ہوئے۔ آپکی پیدائش سے پہلے ہی جناب پیر جیون محمد شاہؒ صاحب نے جناب سید شبیر حسین شاہؒ کو خواب میں ایک نیک صالح اہل علم فرزند کی بشارت دی تھی اور ایک گلاب کا پھول عطا کرتے ہوئے کہا تھا کہ آپکے اس بیٹے کا علم گلاب کے پھول کی طرح دنیا میں پھیلے گا۔

آپ جناب شروع سے ہی روحانیت کا شوق رکھتے تھے اور ہمیشہ اپنے دادا حضور حضرت پیر سید محمد صدیق شاہ صاحبؒ کی روحانی محفل میں شریک رہے۔ ہمیشہ دادا حضورؒ سے علمی گفتگو کی۔ ابھی بھی صرف ایک ویڈیو کلپ ہے جس میں آپ اپنے دادا حضورؒ سے روحانی سوال جواب کر رہے ہیں۔

آپ نے باقاعدہ اپنی روحانی تعلیم کا آغاز 2002 سے کیا اور آپکے بقول جب دادا حضورؒ ہر ایک سے کہتے کہ انسان اپنی پہچان کے لیے آیا ہے۔ انسان کو اپنی پہچان کرنی چاہیے تو پہلی بار دادا حضورؒ سے پوچھا کہ اپنی پہچان کیسے کی جائے؟ کیا یہ دیکھا جائے کہ یہ میرے ہاتھ ہیں۔ یہ میری آنکھیں ہیں۔ یہ میری زبان ہے؟ یہ تو سب کو پتہ ہوتا ہے۔ مرشد مسکرائے اور بولے یہ تو تمہارے مٹی کے جسم کے ہاتھ ہیں۔ تمہاری روح کے ہاتھ کہاں ہیں؟ یہ تو تمہارے مٹی کے جسم کے کان ہیں۔ تمہاری روح کے کان کہاں ہیں؟ یہ تو تمہارے مٹی کے جسم کی آنکھیں ہیں۔ تمہاری روح کی آنکھیں کہاں ہیں؟ یہ تو تمہارے مٹی کے جسم کی زبان ہے۔ تمہاری روح کی زبان کہاں ہے؟

اس بات نے مجھے حیران کر دیا کیوں کہ میں نے نہ کبھی اپنی روح کے کانوں کے بارے سوچا تھا۔ نہ روح کی آنکھوں کے بارے اور نہ کبھی روح کی زبان بارے۔

اور مرشد نے حکم دیا کہ اب سورت اعراف کھولو اور آیت نمبر 171 پڑھو۔

جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم کی پشت سے انکی اولاد نکالی اور اور خود انسے انکے مقابلہ اقرار کروایا

الست بربکم

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

قالو

بولے

بلیٰ

جی ہاں۔

اب مرشد بولے۔ تمام انسان آدمؑ کی اولاد ہیں یا نہیں؟ میں نے کہا۔ جی تمام آدمؑ کی اولاد ہیں۔ پھر فرمایا یہ جو مٹی کا جسم۔ جسے تم سب کچھ سمجھ رہے ہو یہ تو سو سال پہلے تھا ہی نہیں۔ پھر اللہ پاک کی آواز کس نے سنی؟ اللہ پاک سے ہم کلام کون ہوا؟ وہ تمہاری روح۔ تمہاری روح اس مٹی کے وجود کے بغیر بھی دیکھ سکتی ہے۔ سن سکتی ہے اور بول سکتی ہے۔ اور تمہاری روح تمہارے اندر ہے۔ بس اپنی یعنی اپنی روح کی پہچان کرو اور خود پر خود روشن ہو جاؤ۔ تبھی کامیابی ملے گی۔

اس بات سے اپنے آپکو جاننے اور پہچاننے کی طلب پیدا ہوئی۔ مرشد کریم کے بتائے گئے طریقہ کے ساتھ مراقبہ شروع کیا۔ شروع میں مراقبہ نہ تھا۔ لیکن جب 2007 میں مغرب کے

بعد مراقبہ کر رہا تھا۔ اللہ کا نور اتنا زیادہ ہو گیا کہ آنکھیں بند رکھنا مشکل ہو گیا اور آنکھیں کھول دیں۔ جیسے ہی آنکھیں کھول کر دیکھا ایک انتہا درجے خوبصورتی کا نور آنکھوں کے سامنے موجود تھا۔ اب آنکھیں بند کروں تب بھی نور موجود۔ آنکھیں کھولوں تب بھی نور موجود۔ واہ سبحان اللہ کیا کمال نظارہ تھا۔

اللہ کے حضور شکرانے کا سجدہ کیا۔لیکن نور بہت دیر تک موجود رہا۔ یہاں سے طلب مولا کا عشق بھڑک اٹھا۔بس پھر تو مولا اللہ ہی اللہ کی طلب ہو گئی۔ تمام انوار و تجلیات کو دیکھا۔ عالمین کی روحانی سیر کی لیکن طلب پھر بھی کم نہ ہوئی۔ تب بس ایک ہی لگن کہ اے زمین و آسمان کے مالک میں بس آپ سے آپکو چاہتا ہوں۔ پھر ایک وہ انمول دن بھی آیا جب روح نے اپنے آپ کو اسکے نور میں فنا کر دیا۔ بس پھر نور ہی نور تھا۔ یہاں وہ حکمت سیکھی جو کہیں اور نہیں ملتی۔ یہاں سے انمول موتی ملا۔ اسکے بعد تکوینی نظام میں قدرت نے ڈیوٹی لگا دی۔

07.01.2022 کو بعد وصال والد محترم مجلس محمدؐ سلسلہ عالیہ چشتی صابری کا حقیقی نور اور مرتبہ قائم مقام سلسلہ عالیہ چشتی صابری ملا۔ تکوینی اور تشریحی نظام کی کل حکمت ملی اور عوام کو ان پر انکو روشن کرنے اور عرفان خودی کی تعلیمات کو عام کرنے کی اجازت ملی۔ اس وقت عوام کے علم اور بہتری کے لیے عرفان خودی کا دوسرا ایڈیشن تیار کر دیا گیا ہے۔ جلد ہی اسکا تیسرا ایڈیشن اور بعد میں چوتھا ایڈیشن شائع کیا جائے گا۔

عرفان خودی سکھانے کے لیے ہر جمعہ مبارک کی رات 8.00 بجے اور اتوار کو صبح 10.00 بجے زوم پر کلاس ہوتی ہے۔

ہدیہ نعت شریف





بخدمت جناب مصطفیٰ ﷺ

رخ مصطفیٰ ﷺ کی تعریف ممکن نہیں ہے
کیونکہ ایسا حسن کہیں دیکھا نہیں تھا
ایسا نظارہ کہیں دیکھا نہیں تھا
روشن ہے چہرہ موتی ہیں روشن
دیکھا نہیں تھا دیکھا نہیں تھا
لافانی تجلیاں جہاں آ کے رک جائیں
سمجھ لینا وہ ہی رخ مصطفیٰ ﷺ ہے
معطر ہیں سب ہی سب ہی کمال ہیں
ایسا نظارہ کہیں دیکھا نہیں ہے
ہوتی ہے جب اس نور سے ملاقات
ایسا نظارہ ایسا نظارہ ایسا نظارہ
باتوں کو چھوڑ کر کرلے خود کو روشن
تبھی ملے گا وہ کامل نظارہ
کامل نظارہ کامل نظارہ
دیکھ کر پھر طلب اور بڑھے گی
کمال ہے نظارہ کمال ہے نظارہ
دیکھا سکے گا
دیکھا سکے گا
رخ مصطفیٰ ﷺ کی تعریف ممکن نہیں ہے
کیونکہ ویسا حسن کہیں اور دیکھا نہیں ہے

رخ مصطفیٰ ﷺ کی تعریف ممکن نہیں ہے
ایسا نظارہ کہیں دیکھا نہیں تھا
روشن ہے چہرہ موتی ہیں روشن
ایسا نظارہ کہیں دیکھا نہیں تھا
دیکھا نہیں تھا دیکھا نہیں تھا
لافانی تجلیاں جہاں آ کے رک جائیں
رخ مصطفیٰ ﷺ ہے رخ مصطفیٰ ﷺ ہے رخ مصطفیٰ ﷺ ہے
ایسا نظارہ کہیں دیکھا نہیں تھا
ہوتی ہے جب اس نور سے ملاقات
بھول جاتے ہیں سب کچھ ایسا نظارہ
کمال ہے نظارہ کمال ہے نظارہ کمال ہے نظارہ
باتوں کو چھوڑ کر کرلے خود کو روشن
کامل نظارہ کامل نظارہ
دیکھ کر پھر طلب اور بڑھے گی
کمال ہے نظارہ کمال ہے نظارہ
یہ نظارہ تجھ کو صرف کامل مرشد
دیکھا سکے گا
رخ مصطفیٰ ﷺ کی تعریف ممکن نہیں ہے
ظہیر ایسا حسن کہیں دیکھا نہیں تھا
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سلسلہ چشتی صابری ظہیری کی جانب سے مزید درج ذیل عنوانات پر کتابیں شائع کی جائیں گی۔

1۔ جو میں روحانیت کو سمجھا

2۔ روحانیت۔ کتنا سچ کتنا جھوٹ

3۔ حق کی تلاش میں

4۔ ایک روحانی مسافر کی تلاش

5۔ سلاسل میں مماثلت اور اختلاف

6۔ روحانیت وڈی این اے

7۔ میری روحانی ڈائری

8- IN THE DEPTH OF SPRITUALISM

9۔ امرت خودی

10- INNER PEACE

11- COSMIC ENERGY

12- COMPARTIVE STUDY OFSPRITUALISM

13۔ کاسمک انرجی اور ہومیوپیتھی کا تعلق

14۔ حق ایک ہے

15۔ سفر نور

16۔ ماورائی دنیا

LIVE PARADISE۔35

36۔عرفان انسان, عرفان خدا

37۔حال ارواح

38۔محدود سے لامحدودیت کا سفر

39۔مشاہدہ کتاب مرقوم

کسی سے مماثلت محض اتفاقیہ ہوگی۔

روحانی ماسٹر سید ظہیر حسین شاہ

قائم مقام سلسلہ عالیہ چشتی صابری

قرآنی حوالہ جات

وَ نَحنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ.

ترجمہ:اورہم اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ اسکے قریب ہیں۔سورۃ ق آیت نمبر۱۶

وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ.

ترجمہ:اورخودتمہارے اندر،تم دیکھتے کیوں نہیں؟سورہ الذاریات آیت نمبر۲۱

وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً.

ترجمہ:اور یاد کروجب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔سورۃ البقرۃ آیت نمبر۳۰

قَالَ اِنِّیٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ.

ترجمہ:فرمایاجومیں جانتاہوں تم نہیں جانتے۔سورۃ البقرۃ آیت نمبر۳۰

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَـٰٓئِكَةِ إِنِّى خَـٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ. فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى فَقَعُوا۟ لَهُۥ سَـٰجِدِينَ.

ترجمہ:جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں۔جب اسکودرست کرلوں اوراس میں اپنی روح سے پھونک دوں تواس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔سورۃ ص آیت نمبر۷۱،۷۲

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ.ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ.

ترجمہ:ہم نے انسان کوبہترین بنایا پھراسکواسفل سافلین میں(غلطی کرنے کی وجہ سے) پھینک دیا۔سورۃ التین آیت نمبر۴،۵

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ .

ترجمہ:اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولادکونکالا اوران سے ان کی جانوں پراقرار کرایا،کیامیں تمہارارب نہیں ہوں،انہوں نے کہا ہاں،ہم اقرار کرتے ہیں،(یوں نہ ہوکہ) کہیں قیامت کے دن کہنےلگوکہ ہمیں تواس کی خبر نہ تھی۔سورۃ الاعراف آیت نمبر۱۷۲

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ.

ترجمہ:"اے آدم کی اولاد! کیامیں نے تم سے وعدہ نہیں لیاتھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا کیونکہ وہ تمہاراصریح دشمن ہے۔"(سورۃ یٰس آیت نمبر۶۰)

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

.

ترجمہ: ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے امانت پیش کی پھر انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور اسے انسان نے اٹھالیا، بے شک وہ بڑا ظالم بڑا نادان تھا۔سورۃ الاحزاب آیت نمبر۷۲

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ.

ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے "سورۃ العنکبوت

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ.

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بنو۔سورۃ البقرۃ آیت نمبر۱۸۳

وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ.

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے، اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۰۴

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ.

ترجمہ: تمہارے لئے محمد (ﷺ) کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔سورۃ الاحزاب آیت نمبر۲۱

یہ کتاب عوام کی بہتری اور علم کے لئے لکھی گئی ہے۔ کسی سے مماثلت محض اتفاقیہ ہوگی۔

عرفان خودی

عین اس لمحے کا experience کرنا ہے کہ جب اللہ کے سوا کچھ نہ تھا تب ہماری روح کیا تھی اور جب اللہ پاک کے علاوہ کچھ نہ ہوگا تب ہماری روح کے ساتھ کیا ہوگا۔ان لمحات کے experience میں ہی انسان پر تمام حکمتیں کھلتی ہیں۔جبکہ اکثریت جہاں لگ جاتی ہے، اندھی عقیدت میں کھوئی رہتی ہے۔

جیسے اکثر لوگ کہتے ہیں۔ جیسے ہی میں اپنے مرشد کے پاس بیٹھا۔ میرے مرشد نے میرے من کی بات سمجھ لی۔ میرے مرشد نے ایسا کر دیا۔ میرے مرشد نے ویسا کر دیا۔ کرامات قوانین کے تحت ہوتی ہیں۔ کسی بھی انسان کو کوئی مسئلہ ہے اسکی وجہ اسکا اسفل السافلین ڈیٹا/ اعمال بد ہیں۔ روحانی ہستیاں ایسے ہی فوراً کسی کے اعمال کو نہیں بدل دیتے۔ اکثریت کے پاس سنی سنائی باتوں کے علاوہ کچھ نہیں۔ اب اکثریت یا اپنے اپنے ظاہری مرشدوں سے سوال کرتی ہی نہیں اگر کرتی بھی ہے تو دنیا کا کوئی سوال۔ کوئی لطائف کے ساتھ کہیں پہنچ رہا ہے۔ اور کوئی لطائف کو الگ مخلوق بتا رہا ہے۔ جبکہ عرفان خودی میں حکمتیں اور راز جانے جاتے ہیں۔ جیسا کہ سورت انبیا آیت نمبر 30: "زمین اور آسمان ملے ہوئے تھے ہم نے ان کو الگ کیا۔"

قرآن پاک میں اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اللہ کا ہر کام ایک حکمت سے ہوتا ہے۔ ظاہر ہے جب زمین اور آسمان مل کر بنائے گئے انکی کوئی حکمت ہوگی۔ اور پھر جب انکو الگ الگ کیا گیا انکی کوئی حکمت ہوگی۔ اب جب صرف یہی پوچھ لیا جائے کہ بھائی اپنے مرشد سے ہی پوچھ کر بتا دو۔ زمین و آسمان کو ملا کر بنانے کی کیا حکمت تھی اور الگ الگ کرنے کی کیا حکمت۔

اس بات کے جواب کی بجائے لوگ الٹا لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اب یہاں کیا کہا

جائے۔

سنی سنائی باتوں پر نہیں۔ اپنے ذاتی اعمال کی بات کرو۔ تم پر کوئی حکمت کھلی یا نہیں۔ حکمت سے بھرپور سوال بھیجے گئے جواب تو کسی نے بھی نہیں لکھا۔

اب ہر انسان کی اپنی مرضی ہے کہ حقیقی علم سیکھ کر خود پر روشن ہوتا ہے یا بس طعنے بازی اور غیبت کرتا ہے۔

ہر انسان اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہے۔

روحانی ماسٹر سید ظہیر حسین شاہ

قائم مقام سلسلہ عالیہ چشتی صابری

عرفان خودی
و
روحانی علاج

روحانی ماسٹر سید ظہیر حسین شاہ

0343 6012894

"اور تمہارے اندر، پھر تم دیکھتے کیوں نہیں۔"

سورۃ الذاریات آیت نمبر-۲۱

جس نے اپنے آپ کو پہچانا، اس نے اپنے رب کو پہچانا

سلسلہ عالیہ چشتی صابری کے اغراض و مقاصد

1۔ سلسلہ عالیہ کا مقصد معرفت اللہ و معرفت رسول ﷺ اور انسان کو اسکی اپنی پہچان کروانا ہے۔

2۔ سلسلہ عالیہ کا مقصد حب اللہ اور حب رسول ﷺ اور تمام حقیقی روحانی ہستیوں سے محبت واحترام ہے۔

3۔ سلسلہ عالیہ کا مقصد عرفان خودی کی تعلیمات کو عام کرنا اور فلاح معاشرہ وفلاح انسانیت ہے۔

4۔ سلسلہ عالیہ کا مقصد عوام تک حقیقی روحانی تعلیمات آسان ترین طریقہ سے پہنچانا ہے۔

5۔ سلسلہ عالیہ کا مقصد انسانوں کو خود ان پر روشن کرنا ہے تا کہ وہ اسفل السافلین سے اٹھ کر اپنا مقام کم از کم احسن تقویم حاصل کر سکیں۔

6۔ سلسلہ عالیہ کا مقصد دنیاوی۔ دینی۔ روحانی اور سائنسی تعلیمات کو ملا کر انسانیت کی فلاح و بہبود کرنا ہے۔

شکر الحمد اللہ

شجرہ عالیہ

طریقت سلسلہ چشتی صابری

اللہ

محمد ﷺ

"اور تمہارے اندر، پھر تم دیکھتے کیوں نہیں"
سورۃ الذاریات آیت نمبر-۲۱

عرفان خودی
و
روحانی علاج

روحانی ماسٹر سید ظہیر حسین شاہ
0343 6012894

"جس نے اپنے آپ کو پہچانا، اس نے اپنے رب کو پہچانا"

2 حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم	3 حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	4 حضرت عبدالواحد زاہد نوری شاہ رحمۃ اللہ علیہ
5 حضرت خواجہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ	6 حضرت خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ	7 حضرت خواجہ عجیب رحمۃ اللہ علیہ
8 حضرت خواجہ ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ	9 حضرت علوی ممشاد رحمۃ اللہ علیہ	10 حضرت خواجہ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ
11 حضرت خواجہ ابو محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	12 حضرت خواجہ یوسف ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ	13 حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
14 حضرت خواجہ حاجی شریف رحمۃ اللہ علیہ	15 حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	16 حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
17 حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ	18 حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	19 حضرت مخدوم علی احمد علاؤالدین صابر رحمۃ اللہ علیہ
20 حضرت خواجہ شمس الدین ترکی رحمۃ اللہ علیہ	21 حضرت جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ	22 حضرت عبدل اردولوی رحمۃ اللہ علیہ
23 حضرت احمد عارف رحمۃ اللہ علیہ	24 محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ	25 حضرت عبدالقدوس گنگوہیؒ رحمۃ اللہ علیہ
26 شیخ بندگی جلال شاہ رحمۃ اللہ علیہ	27 حضرت نظام الدین بلخی بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ	28 حضرت ابوسعید نوری رحمۃ اللہ علیہ
29 حضرت صادق رحمۃ اللہ علیہ	30 حضرت داؤد بندگی رحمۃ اللہ علیہ	31 حضرت ابومعالی رحمۃ اللہ علیہ
32 حضرت سید میراں جی بھیکھ رحمۃ اللہ علیہ	33 حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	34 حضرت محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ
35 حضرت نور علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	36 حضرت خواجہ پیر بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	37 حضرت فتح محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ
38 حضرت پیر جیون شاہ رحمۃ اللہ علیہ	39 حضرت پیر سید محمد صدیق شاہ رحمۃ اللہ علیہ	40 حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ
	41 سید ظہیر حسین شاہ صاحب	

حقیقت عالمین

اللہ جل جلالہ

عالم وحدیت واحدیت	روحی،نور
عالم ہاہوت عرش پانی پر	عالم باہوت
عالم لاہوت تخلیق کائنات کا زیرو پوائنٹ - کتاب مبین	
عالم جبروت	سابقون کا مقام
عالم ملکوت	فرشتوں کا عالم
عالم نصرت	جنات کا عالم
عالم ناسوت	اسفل السافلین عالم

عالم ناسوت حرکت نزول کی آخری حد ہے۔یہاں سے انسان روحانی مشقوں کے ذریعے اوپر کے عالمین کی طرف پرواز شروع کرتا ہے۔عالم ناسوت سے اوپر عالم نصرت یعنی جنات کے عالم کو دیکھتا ہے۔عالم نصرت سے اوپر عالم ملکوت یعنی فرشتوں کے عالم کو دیکھتا ہے۔عالم ملکوت سے اوپر عالم جبروت جہاں سابقون کی ارواح ہیں دیکھتا ہے۔عالم جبروت کے بعد عالم لاہوت کائنات کی تخلیق کے زیرو پوائنٹ کو دیکھتا ہے۔یہاں کتاب مبین کی حقیقت آشکار ہوتی ہے۔عالم لاہوت سے اوپر روح عالم ہاہوت میں عرش کا مشاہدہ کرتی ہے اور پھر روح عین اپنے

مین سورس روحی میں جا کر نور و تجلیات کل کا مشاہدہ کرتی ہے۔ کچھ لوگ عالم وحدیت اور احدیت میں فرق کرتے ہیں۔ جو غلط ہے۔ جہاں عالم وحدیت ہے، وہی عالم احدیت ہے۔ عالم احدیت میں ہر وقت نہیں رہا جا سکتا ہے۔ عالم احدیت کے EXPERIENCE کے بعد انسان کو عالم باہوت کا EXPERIENCE ہوتا ہے۔ اگر عالم وحدیت /احدیت کا EXPERIENCE نہ ہو تو عالم باہوت کی حقیقت کبھی آشکار نہیں ہوتی۔ اسکے بعد انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے دوبارہ اس عالم ناسوت میں روح مٹی کے جسم میں آجاتی ہے۔ ابھی تک ان مراقبہ جات کو پبلک کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اجازت ملنے پر یہ مراقبہ جات پبلک کیئے جائیں گے۔ اور اگر اجازت نہ ملی تو سینہ بہ سینہ ہی منتقل کیئے جائیں گے۔ وہ مراقبہ جات مندرجہ ذیل ہیں

1۔ اوپننگ سپر چوئل ہارٹ

2۔ مراقبہ کراسنگ ناسوت و نصرت

3۔ مراقبہ روحانی قائم صلوٰۃ

4۔ مراقبہ ورد روحانی درود شریف

5۔ مراقبہ روحانی یصلی علیٰ مومنین

6۔ مراقبہ حقیقت روحانی حج

7۔ مراقبہ سجین و علین

8۔ مراقبہ قائم بعد از ناسوتی موت

9۔ مراقبہ وجہ تخلیق کائنات

10۔ مراقبہ ابتدائے تخلیق کائنات

11۔ مراقبہ انتہا کائنات

12۔ مراقبہ حشر نشر و پل صراط

13۔ مراقبہ یوم الحساب

14۔ مراقبہ جنت و دوزخ

15۔ مراقبہ شہداء

16۔ مراقبہ سابقون و مقربین

17۔ مراقبہ وحدیت واحدیت

روحانی ماسٹر سید ظہیر حسین شاہ

قائم مقام سلسلہ عالیہ چشتی صابری

0343 6012894

عرفان خودی۔عرفان خدا

اپنی روح کی پہچان کا سفر

یہ علمی پمفلٹ صرف علم کے لیے نیک نیتی سے شائع کیا گیا ہے۔

روحانی کتاب عرفان خودی مکمل پڑھنے کے لیے واٹس ایپ نمبر پر میسج کر سکتے ہیں۔

آپکو پی ڈی ایف کتاب، میسج اور ویڈیوز بھیجے گئے ہیں۔کتاب و میسج

پڑھ کر اور ویڈیوز دیکھ کر روحانی علم آپ گھر بیٹھے زوم کلاس میں سیکھ سکتے ہیں۔

اپنے ہی اندر جا کر خود پر خود روشن ہوں اور عین اس لمحے کا Experience کریں۔جب کوئی تخلیق نہیں تھی تب کیا اور کیسے تھا؟ اور جب کوئی تخلیق نہیں ہوگی تب کیا اور کیسے ہوگا؟

زوم کلاس ہر جمعہ کو رات 8.00 بجے اور اتوار کو صبح 10 بجے ہوتی ہے۔

بالمشافہ ملاقات کے لیے آستانہ پر فون پر وقت لیکر آ سکتے ہیں۔آستانہ پر ہر مہینہ کے آخری ہفتہ اور اتوار کو عملی کلاس ہوتی ہے، جس میں رہائش، کھانا، پینا فری ہے۔

طریقہ کار۔اس عمل و طریقہ کی فیس و ہدیہ مبلغ =/10,000 روپے ہے۔فیس ہدیہ کے بعد اس عمل کا پی ڈی ایف طریقہ آپکو بھیج دیا جائے گا اور عملی طور پر زوم کلاس میں سکھایا جاتا ہے۔

روحانی ماسٹر سید ظہیر حسین شاہ

قائم مقام سلسلہ عالیہ چشتیہ صابری

03157949529 03436012894

Irfan Khudi or Rohani Elaj

آستانہ عالیہ دربار حضرت پیر سید محمد صدیق شاہ صاحبؒ گلی نمبر 1۔محلّہ ڈیرہ عبداللہ۔شہر رسول نگر۔ تحصیل علی پور چٹھہ۔ضلع وزیر آباد۔پنجاب۔